تبارک اللہ احسن الخالقین
مولفہ وحید زمن جناب سید حمید حسن صاحب بسمل متوطن ریاست رامپور حال مقیم
گلشن آباد عرف جاورہ تلمیذ جناب مولوی محمد عبدالرحمن صاحب راسخ دہلوی مدظلہ العالی
حصہ اول
سنہ ۱۹۰۴ع
حسب الارشاد فیض بنیاد جناب سید محمد حاتم میر صاحب المتخلص بہ حاتم
گلشن آبادی تلمیذ حضرت بسمل رامپوری
اول مرتبہ ۱۰۰۰ جلد
سید محمد اکبر آبادی نوشت
قیمت فی جلد ۱۲؍

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

کمترین زمن سید حمید حسن عرف بنّے میان تخلص بسمل متوطن مصطفےٰ آباد عرف ریاست رام پور حال مقیم گلشن آبادی عرف جاورہ محلہ مغل پورہ خلف خیر خواہ خلق اللہ جناب سیّد محمد شاہ صاحب مائل رامپوری مدظلہ العالی خدمت مین صاحبان فہم و ذکا و عاقلان با صفا کے ملتمس ہے کہ ایک مدت سے اس خاکپائے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوق میلاد خوانی دامنگیر ہے اور سخن لاحاصل و افسانہ ہائے باطل سے نفرتِ کامل ہے لہذا تالیف میلاد کا خیال ہوا اور ویرانہ دلِ خزانۂ شوق غزلیات دلچسپ سے مالامال ہوا چنانچہ اس ایام مبارک فرجام مین اس عاجز نے بفضل خداوندِ انام بہ تعجیل تمام ایک کتاب بنام دفتر نعت حصّہ اوّل ترتیب دیگر جابجا سے کلام جدید شامل کئے گئے امید کہ کہین ان مضامین نزہت آئین مین سہو و خطا پائین براہ عفو و عطا درگذر فرمائین نہ ہدفِ سہام ملام نبائین بمصداق الانسان مرکب من الخطا والنسیان

راقم شکستہ دل بندہ سیّد حمید حسن بسمل مقیم جاورہ محلہ مغل پورہ

رباعی

تیری ثنا زبان بشر سے محال ہے

رباعی

ثنا کہ بارگاہ تری لایزال ہے

تو واجب الوجود عدیم المثال ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حصہ اوّل

دفتر لغت
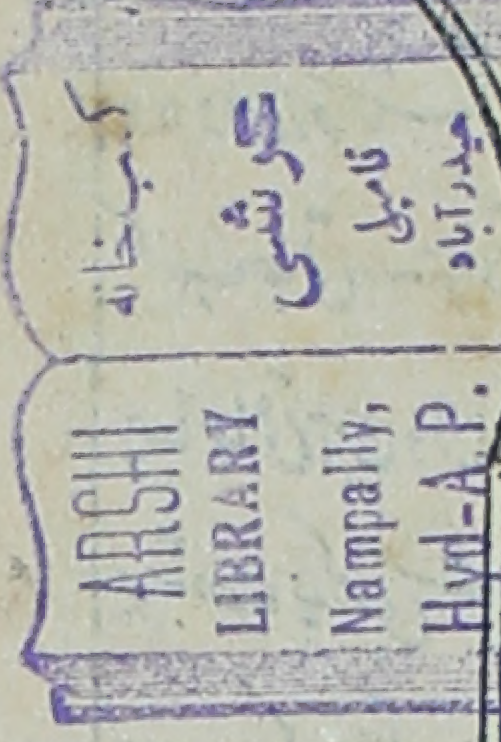
کروں کس زبان سے تری ثنا تری شان جل جلالہ
کوئی ہوے تیرا شریک کیا تری شان جل جلالہ
کہیں تیرا نام کلیم ہے کہیں ماہ تجھ سے دو نیم ہے
جو بتوں کے رخ پہ یہ نور ہے ترا ادنی اسا یہ ظہور ہے
تیری شکل صورت آدمی تری صنع خلقت آدمی
ترا سب میں جلوہ و نور ہے تری قدر تو لکا ظہور ہے
ترا وصف ہو کیا زبان سے تو بری ہے وہم و گمان سے
کبھی رند کا تو رفیق ہے کبھی شیخ کا تو شفیق ہے
کبھی طور پر تو ہوا عیاں کبھی سیر سے وطن ہوا نہان
تو عرب میں عین نگاہ ہے بڑی تیری رفعت و جاہ ہے

ہمہ صفت ہے تو اے خدا تری شان جل جلالہ
یہی لم یلد سے مجھے کھلا تری شان جل جلالہ
کہیں ہے تو یوسف مہ لقا تری شان جل جلالہ
یہ تو ایک تیرا ہے معجزہ تیری شان جل جلالہ
ہے تجھی سے سبکو تو واسطہ تری شان جل جلالہ
مہ و مہر میں ہے تری ضیا تری شان جل جلالہ
یہی عاقلوں کا ہے مسئلہ تری شان جل جلالہ
کبھی قدسیوں میں ترا ثنا تری شان جل جلالہ
ترا کیسا کیسا ہے شعبدہ تری شان جل جلالہ
یہ ظہور تیرا ہے ماسوا تری شان جل جلالہ

کوئی کہتا ہے تجھے یثربی کوئی نام لیتا ہے احمدی
کہیں تو خدا کہیں مصطفےٰ تیری شان جل جلالہ

کس منہ سے ہو وصفِ رخِ نیکوئے محمدؐ
جب خالقِ اکبر ہو ثنا گوئے محمدؐ

کب دیکھئے اوٹھتا ہے مری آنکھوں سے پردہ
کب دیکھئے آتا ہے نظر روئے محمدؐ

خود صلِ علی کہنے لگا خالقِ اکبر
دیکھا شبِ معراج میں جب روئے محمدؐ

وہ دن ہو میسر کہیں اے خالقِ عالم
رویا میں نظر آئے مجھے روئے محمدؐ

کب جاتی ہے دیکھیں دلِ بیتاب کی الجھن
کب ہوتا ہے نظارۂ گیسوئے محمدؐ

چھا جاتی ہیں دل پر مرے گھنگھور گھٹائیں
یاد آتے ہیں جسدم مجھے گیسوئے محمدؐ

یوسف پہ کبھی شیفتہ ہوتی نہ زلیخا
گر دیکھتی حسنِ رخِ نیکوئے محمدؐ

حوروں کی تمنا ہے نہ ہے خواہشِ جنت
مسکن ہو الٰہی چمنِ کوئے محمدؐ

روشن مرے اس خانۂ تیرہ کو بنا دے
آ- دل میں خیالِ رخِ نیکوئے محمدؐ

آنکھوں کی ضیا دل کی دوا زخم کا مرہم
اے صلِ علی خاکِ رہِ کوئے محمدؐ

آنکھوں میں کھٹکتی ہے بہارِ گلِ جنت
دیکھی جو فزائے چمنِ کوئے محمدؐ

صدیقؓ و عمرؓ اور علیؓ حضرتِ عثمانؓ
ہیں چاروں یہی قوتِ بازوئے محمدؐ

اے کاش دمِ نزع سنائیں مجھے احباب
یٰسین کے بدلے صفتِ روئے محمدؐ

داورا ملکِ دو عالم پہ ہے قبضہ تیرا
لامکاں فرش زمیں عرشِ معلی تیرا

دیر میں کعبہ میں پنہاں نہیں جلوہ تیرا
ڈھونڈ لیگا تجھے ہر چیز میں جویا تیرا

تجھکو ڈھونڈا تو ملا تو رگِ گردن کے قریب
خانۂ دل ہی میں ہے مسکنِ زیبا تیرا

کہہ کے کُن تو نے جو اظہار دو عالم کا کیا
شکلِ احمد میں ہوا نور ہویدا تیرا

کعبہ و دیر میں بت کیوں نہ ہیں سر بسجود
شورِ ناقوس برہمن میں ہے نغمہ تیرا

حشر تک ہوش میں آتے نہ جنابِ موسیٰ
ہوتا بے پردہ اگر طور پہ جلوہ تیرا

جز ترے در کے نہ منت کشِ عالم یہ رہے

میرے مولا ہے قمر بندۂ ادنیٰ تیرا

ہے زمانہ ہی نہ کچھ محو تماشا تیرا
تو وہ محبوب ہے خالق بھی ہے شیدا تیرا

دیکھ لین چہرۂ پُر نور جو عیسےٰ تیرا
اُتر آئین ابھی پڑھتے ہوئے کلمہ تیرا

وقتِ گلگشتِ چمن مُنہ سے نکلتا ہے درود
پتّے پتّے پہ نظر آتا ہے جلوا تیرا

کیون نہ کہیئے تجھے توحید کی روشن تصویر
مہر و مہ نے کبھی سایہ نہین دیکھا تیرا

انبیا جن و ملک سب ترے پروانے تھے
شمع انوار تھا گویا قد بالا تیرا

تیرے دربان کے ٹالے سے کہین ٹلتا ہون
در سے اُٹھونگا مگر دیکھ کے جلوا تیرا

حور کیا دیگی فریب آکے مجھے جنت مین
کھینچکر دل مین لئے جاتا ہون نقشا تیرا

ہے تصور سے ترے دل مین نزول رحمت
اپنے پہلو مین لئے بیٹھا ہون روضا تیرا

رشک کے پاس جو سامان ہے سب تیرا ہے
جان کس کی ہے تری مال ہے کس کا تیرا

صفت لکھون اگر شاہ دو عالم کے تبسم کی
دکھاؤن کھینچکر کاغذ پہ صورت برق انجم کی

ابو جہل لعین کا نارِ دوزخ ہو گیا مسکن
رسالت مین محمدؐ کے جو کین باتین توہم کی

فرشتے قبر مین پرسش کو آئین گے تو کہدونگا
نہین ہے تاب ہجر شاہ سے مجھ مین تکلم کی

رہِ طیبہ مین جب دم بیٹھ جاتا ہون کہین تھک کر
صدا دیتا ہے میرا شوق دل چل آگے قم قم کی

پڑا ہون ہجر مین مردہ کی صورت جی اُٹھونگا فوراً
لب جان بخش حضرت دے اگر مجکو صدا قم کی

کلامِ لغو گوئی سے سدا پرہیز کرتا ہون
لگی ہے چاٹ مجکو نعت کے خوان تکلم کی

جنون عشق احمدؐ نے کیا آزاد بسمل کو
مبارک فکر ہو زاہد تجھے غسل و تیمم کی

محمدؐ سے ہم لو لگائے ہوئے ہین
اسی عشق سے دل جلائے ہوئے ہین

محمدؐ ہی اس گھر مین آئے ہوئے ہین
محمدؐ ہی دل مین سمائے ہوئے ہین

دعائے مدینہ ہو مقبول یارب
کہ ہم ہاتھ اپنے اُٹھائے ہوئے ہین

ترے روبرو ہم گناہون کے باعث
خجالت سے منہ کو چھپائے ہوئے ہین

بچا جور گردون سے اے عدل گستر
کہ ظالم کے ہاتھون ستائے ہوئے ہین

تری یاد مین اے حبیب خدا ہم
غم دین و دنیا بھلائے ہوئے ہین

ادہر بھی نگاہ کرم یا محمدؐ
غلام آپ کے در تک آئے ہوئے ہین

جس شخص نے روئے شہ والا نہین دیکھا
اوس شخص نے اللہ کا جلوا نہین دیکھا

کچھ تم نے ابھی حضرت موسیٰ نہین دیکھا
گر روئے محمدؐ کا تجلی نہین دیکھا

کیون چھوڑ کے جاتے ہو مجھے قافلے والو
مین نے بھی تو کوئے شہ والا نہین دیکھا

سمجھے کہ یہ مداح گیا ہم کے مدینے
مرقد مین فرشتون نے جو لاشا نہین دیکھا

کیون گر گئے کیون ڈر گئے ای حضرت موسیٰ
جی کہوں کے کیون یار کا جلوا نہین دیکھا

یون پوچھتی تھی وحشت تہامہ مین حلیمہؓ
لوگو مرا وہ گیسوون والا نہین دیکھا

طیبہ مین بلا لیجے کہ فرقت مین تمہاری
اس گردش افلاک سے کیا کیا نہین دیکھا

اک وہ ہے کہ رہتا ہے لگا ہو مین تمہارے
اک مین ہون کہ چہرہ بھی تمہارا نہین دیکھا

مرتی رہی یوسف پہ مگر تو نے زلیخا
افسوس کہ روئے شہ والا نہین دیکھا

ہے ساتھ ترے حسرت دیدار محمدؐ
ارمان مدینہ تجھے تنہا نہین دیکھا

اک روضہ حضرت سے ہین محروم وگرنا
بسمل مری آنکھون نے تو کیا کیا نہین دیکھا

تڑپ جو شوق مدینہ مین ہم دکھاتے ہین
تو اضطراب یہ زائر بھی تلملاتے ہین

لحد سے ہم سوئے حضرت چلے تو بولے ملک
گناہ گار گنہ بخشوانے جاتے ہین

فزون ہو اس سے بھی کوئے نبی مین عز مشاہیر
مین بیٹھا جاتا ہون زردار جب اُٹھاتے ہین

ہمین بھی روضہ دکھا لاؤ قافلے والو — کہ صورت نظر آنکھون مین ہم سماتے ہین
نبیؐ کے ہجر مین بیتابیان ہین روز افزون — مثال برق تڑپتے ہین تلملاتے ہین
فرشتے دیتے ہین مژدے اُنہین مبارکباد کے — سوئے مدینہ جو ہندوستان سے جاتے ہین

فدا کوئی مجھے کہتا نہین ہے یون اگر
کہ جا مدینے شہ دین تجھے بُلاتے ہین

کاش رویا مین نظر روئے پیمبر آئے — یا الٰہی مری امید کہین بر آئے
عاصیون کے جو مطالب تھے وہ سب بر آئے — دُھوم ہے حشر مین وہ شافع محشر آئے
اُمتی سنے جو المدد اے شاہ اُمم — کہہ کے لبیک قیامت مین پیمبر آئے
دیکھکر ہم کو فرشتون نے یہ محشر مین کہا — دولت عشق محمدؐ کے تونگر آئے
ہمسری عکس کفِ پائے شہ عالم سے — کہدو خورشید سے مُنہ اپنا بنا کر آئے
اتنا بیتاب ہو پیاس سے اے تشنۂ دید — دیکھ وہ جام لئے ساقی کوثر آئے

کوچۂ شاہ سے جائے نہین عاقل ایسا
اس کو سودا نہین فردوس سے باہر آئے

ہم امیدِ شہ مرسل کہائے بیٹھے ہین — مکان خلد مین اپنا بنائے بیٹھے ہین
فدائے شمع ہو پروانہ گرد پھر پھر کر — چراغ کعبہ سے ہم لو لگائے بیٹھے ہین
جلائیگا ہمین کیا آفتاب روز جزا — غم فراق مین جان کو جلائے بیٹھے ہین
ڈرائے اور کو واعظ عذاب دوزخ سے — شفیع ہم شہ دین کو بنائے بیٹھے ہین
نہ باغ خلد کی ترغیب دے ہمین رضوان — ہم آنکھ سوئے مدینہ لگائے بیٹھے ہین
اب اور قدر کرین کیا حضور فرماؤ — متاعِ جان حزین ہم لٹائے بیٹھے ہین

اُٹھین گے حشر مین آزاد عاصیون مین نہ ہم
خطِ غلامی احمدؐ لکھائے بیٹھے ہین

شیدا ہون مین جسپر وہ جوان عربی ہے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی ہے

کھراے نگیون پاے نظر کوے نبی ہے
آنکھون سے بھی چلنا تو یہان بے ادبی ہے

پوچھے کوئی خالق سے تری اصل مکرم
اے نور خدا کیا تری عالی نسبی ہے

احول تو نہ بن او نہین کہان وخل دوئی کو
اے دل نبی اللہ ہے اللہ نبی ہے

ہے نام الٰہی بھی ترے نام سے روشن
اے احمد بے میم یہ کیا خوش لقبی ہے

مردہ ہے مسیحا تری رفتار کے آگے
جان بخش کو ٹھوکر سے تری جان طلبی ہے

وہ شافع عصیان مین گنہگار ہون منت
وہ بحر عنایت ہے یہان تشنہ لبی ہے

جب سے مین آشفتۂ روے پیمبر ہو گیا
دل یہ رشک برج خورشید منور ہو گیا

صدق دل سے جو کہ شیداے پیمبر ہو گیا
مستحق قصر جنان کا وہ مقرر ہو گیا

منعمون کا مین نہین محتاج دنیا مین رہا
دولت عشق محمد سے تو نگر ہو گیا

جو شفاعت کا ہوا منکر وہ کافر ہے ضرور
دین و دنیا سے گیا شیطان کا ہمسر ہو گیا

گرمی خورشید محشر سے اوسے کیا خوف ہے
آپ کے دامن کا سایہ جسکے سر پر ہو گیا

ہو گئے جسدم تولد حضرت خیر الورا
مرحبا کا شور کل عالم مین گھر گھر ہو گیا

اُمت عاصی کو روز حشر کا کچھ ڈر نہین
روز محشر شافع محشر پیمبر ہو گیا

گلشن ہستی مین راسخ کو خدا قایم رکھے
آپ کا شاگرد مداح پیمبر ہو گیا

یا محمد بہر حق بسمل کو بلوا لو وہین
جا ورہ اوسکی نظر مین ابتو بدتر ہو گیا

احد احمد مجتبے ہے محمد
رسول خدا مصطفے ہے محمد

مجھے نعت احمد مین حیرت ہے ہر دم
مین حیران ہون کیا جانون کیا ہے محمد

اسی نام سے مین پکارون خدا کو
عجب نام نام خدا ہے محمد

نہین موجود ہر دو سرا مین — خدا ایک ہے دوسرا ہے محمدؐ
مین حق ہو کے پہونچا حقیقت کو اوسکی — مُوا ہون تو مجھہ کو بلا ہے محمدؐ
مجھے دو بدو ہو کے دیکھے نہ دیکھے — مری دید مین جا بجا ہے محمدؐ
یہ آنکھین تو بن دیکھے کب مانتی ہین — مرا دل تجھی پر فدا ہے محمدؐ
وہ صورت مجھے اپنی اے جان دکھلا — خدا جسپہ پیارا ہوا ہے محمدؐ
خدا کس کو کہتے تھے کیا جانتے تھے — تیرے مُنہ سے ذکر خدا ہے محمدؐ
جسے کہتے ہین سب کلام الٰہی — وہ تیری زبانی سنا ہے محمدؐ

تو ختم الرسل خاتم الانبیا ہے
تیرے نام پر خاتمہ ہے محمدؐ

مدینے سے تشریف لاؤ محمدؐ — جمالِ مبارک دکھاؤ محمدؐ
مجھے صورت اپنی دکھاؤ محمدؐ — میری جان جاتی ہے آؤ محمدؐ
چھڑاؤ مجھے غیر کی بندگی سے — فقط اپنا بندہ بناؤ محمدؐ
نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے — کہین اب تو تشریف لاؤ محمدؐ
اِدہر کا اگر آنا جاتا نہوئے — مدینے مین مجھہ کو بلاؤ محمدؐ

تیرا تشنہ مرتا ہے تشنہ لبی سے
اسے جام کوثر پلاؤ محمدؐ

تھا یہ حورون مین غُل مصطفےٰ آگیا — دیکھو دیکھو حبیب خدا آگیا
جا کے جبرئیلؑ نے حق سے یون عرض کی — میرا ہادی میرا پیشوا آگیا
ذکر تھا قدسیون مین یہ صلِ علےٰ — چلو دیکھین حبیب خدا آگیا
جا کے معراج مین حق سے کر التجا — اپنی اُمت کو وہ بخشوا گیا
شان مین جسکے لولاک حق نے کہا — وہ نبیؐ صاحب حق اُلیٰ آگیا

مقام قاب قوسین اور سدرۃ المنتہیٰ
سے پہئے تعظیم عرش معظم جو پہنچا
عرش سے فرش تک جن و انس و ملک
سطے کرا کے دم مین ارض و سما آگیا
مرحبا مرحبا مصطفیٰ آگیا
کہتے تھے سب کہ شمس الضحیٰ آگیا

جسکا مداح ہے تو حمید حسین
وہ ترا پیشوا رہنما آگیا

بشر کو طاقت مدحت نہین ہے
نبی کا نام گویا نام خدا ہے
تیری مدحت کو ہے کام و زبان شاہ
مجھے ہے نبی پاک دین مین
نبی کے مرکب باعز و شان کا
ثنا خوان جس کا رب العالمین ہے
کہ نقش دلنشین زیب رنگین ہے
تیری تسلیم کو دست و جبین ہے
غضب ہے موت بھی آتی نہین ہے
فلک اک گوشہ و دامان زمین ہے

ادب کہتا ہے کیجیے ختم بسمل
کہ یہ توصیف ختم المرسلین ہے

بس انداز نظر اے شہ دین تھوڑی سی
غرقہ رنج و مصیبت کو نہ پہنچون ہرگز
نار دوزخ سے بھلا کیونکہ ہو مجکو خطرہ
جا و ذرہ سے مجھے نفرت ہے مدینہ جاکر
تا کہ خوش ہوئے میری جان حزین تھوڑی سی
نظر لطف جو ہو جائے کہین تھوڑی سی
صورت پاک دکہا دین جو ہمین تھوڑی سی
ہان کرون عمر بسر اب تو وہین تھوڑی سی

وہ بھی ہو جائین بسر عشق نبی مین یارب
سانسین بسمل کی جو اب باقی رہین تھوڑی سی

دل مین پھر جوش دلاسے شہ امجد آیا
قبر مین نزع مین آفت مین الم مین غم مین
مدح کب ہو سکے اے شاہ دو عالم تیری
لب پہ پھر صلی علیٰ نام محمد آیا
کام ہر وقت مرے نام محمد آیا
وصف قرآن مین جب ہو ترا ابجد آیا

تازگی قلب کو فرحت دل شیدا کو ملی
لب پہ جسوقت مرے نام محمدؐ آیا

کیا ہدایت سے رسولؐ دوسرا کی واللہ
ہو گیا نیک جو خدمت مین کوئی بد آیا

آدمؑ و یونسؑ و ادریسؑ و کلیمؑ و عیسیٰؑ
جو یہان آیا وہ مشتاق محمدؐ آیا

اوسکی آنکھون پہ ہون قربان میری آنکھین بسمل
دیکھکر جو کہ مدینے کا وہ گنبد آیا

دور ہون دل سے ارمان یہ تو ممکن ہی نہین
ہون نہ جنت مین مسلمان یہ تو ممکن ہی نہین

یہ تمنا تو مبارک حضرت واعظ کو ہو
مین رکھون حورون کا ارمان یہ تو ممکن ہی نہین

قبلۂ دین کعبۂ ایمان تو ہین مولا مرے
بُت کو جانون دین و ایمان یہ تو ممکن ہی نہین

میری درد بیکسی کے تو مسیحا آپ ہین
غیر سے ہو میرا درمان یہ تو ممکن ہی نہین

ناامیدی اون کے بندون سے تو کوسون دور ہے
مین رہون بسمل پُر ارمان یہ تو ممکن ہی نہین

تیری امت کو یون دوزخ جلائے یہ نہین ممکن
مسلمان جو ہین اون پر آنچ آئے یہ نہین ممکن

تیری سچی محبت جسکے دل مین ہو رسول اللہ
کسی صورت مدینہ وہ نہ ائے یہ نہین ممکن

بھروسہ جسکو ہے تجھپر جو ایمان تجھپہ لائے ہین
عقیدہ اون کا تجھسے ڈگمگائے یہ نہین ممکن

اطاعت مین تیری بخشش محبت مین تیری جنت
غلامی سے تیری اب سر اُٹھائے یہ نہین ممکن

تیرا جس جا ہو ذکر پاک اخلاص و عقیدت سے
قدم وان خیر و برکت کا نہ آئے یہ نہین ممکن

چلے جو راہ پر تیری دو عالم کی بھلائی ہے
بُرائی سے کوئی اونگلی اُٹھائے یہ نہین ممکن

سفر تیرے سوا ممنوع ہے یہ حکم تیرا ہے
بجز تیرے قدم بندہ اُدھر لائے یہ نہین ممکن

سوا تیرے محبت کفر ہے دنیا مین ہر شے کی
محبت غیر سے بندہ جتائے یہ نہین ممکن

نہ ڈر منکر نکیرون کا نہ ہم کو خوف محشر ہے
لحد اور تیری اُمت کو دبائے یہ نہین ممکن

وسیلہ جسکو تیرا ہو بھروسہ جسکو خالق کا
وہ اپنی آرزوے دل نہ پائے یہ نہین ممکن

ہے تیری آل مین افسوس اور یہ تجھ پہ نازان ہے
دلی امید اسکی بر نہ آئے یہ نہین ممکن

ان آنکھون سے دیکھون مدینہ الٰہی
وہی موت ہو اور جینا الٰہی

یہی کہتے کہتے نکل جائے گا دم
مدینہ الٰہی مدینہ الٰہی

اگر تو نے پوری نہ کی دل کی خواہش
تو پھر سنگ ہے اور سینہ الٰہی

ڈبو دینے کو بحر غم کا تلاطم
کنارے لگا دے سفینہ الٰہی

دکھا دے وہ روضہ شہ لامکان کا
کہ جس کا ہے عرش ایک زینہ الٰہی

اوسے روسیہ دونون عالم مین کرنا
محمدؐ سے جس کو ہو کینہ الٰہی

غم شہ مین اب تک جو ہے رشک زندہ
یہ ہے بیحیائی کا جینا الٰہی

کسی دن اے فلک دیدار پیمبر تو ہونے دے
جمال روئے روشن سے منور گھر تو ہونے دے

دکھا دین گے فزون سوز غم سرور تو ہونے دے
فلک تو دل کو مجروح داغ کو اخگر تو ہونے دے

گرا دیتا ہے جوش بیخودی جلدی سے کیون اتنی
نظارہ روضۂ احمد کا ذرا جی بھر تو ہونے دے

پس مردن بھی طیبہ سے رہون یون دور یا قسمت
مجھے خاک در حضرت فلک مر کر تو ہونے دے

نہ ٹپکے کوئی آنسو ضبط گریہ تا نوک مژگان سے
نبی کی یاد مین پہلے اسے گوہر تو ہونے دے

قیامت کیون اٹھا رکھی ہے رونے یاد حضرت مین
پھر بپا اے دل مفتون ابھی محشر تو ہونے دے

در شاہ نبی صدا سے مین پھر کہتا ہون
تب غم مجھکو ڈر ہی کیا ہے درد جگر تو ہونے دے

کیا نظارہ عش بھی آ گیا جان تمنائی
نہان پردہ مین اب ہو وہ رخ انور تو ہونے دے

رہو لگا سرمہ چشم حقیقت تیکے آنکھون مین
مجھے خوش قسمتی سے خاک در دلبر تو ہونے دے

تڑپنے کا مزہ رہ رہ کے آئیگا دل مضطر
ابھی کچھ کم ہے درد دل ابھی بڑھکر تو ہونے دے

قمر خاموش بزم احمدی مین کیون ابھی سے ہے

*

ہجوم مرحبا صد مرحبا لب پر تو ہونے دے

گیا جو دل نے تمہین یا رسول اللہ — دیار جان ہوا آباد یا رسول اللہ
مین پہکیدون دل ناشاد یا رسول اللہ — جو ہووے آپکی کچہہ یاد یا رسول اللہ
تمہاری دید کا مشتاق ہون خدا کی قسم — دکہا دو حسن خداداد یا رسول اللہ
نہین جو آپکے قامت کا سایہ عالم مین — عدم مین بہی نہین ہمزاد یا رسول اللہ
ستا رہا ہے مجہے انقلاب دور فلک — عدوے جان ہے یہ جلاد یا رسول اللہ
اسیر پنجۂ غم ہون بچاے مجہہ کو — تمہین سے ہے میری فریاد یا رسول اللہ
نہ آے کوئی کری مجہپہ دین و دنیا مین — پڑے نکوئی بہی افتاد یا رسول اللہ
دل حزین کو نہین ملک ہند مین تسکین — بلاکے طیبہ کرو شاد یا رسول اللہ

دعا قمر کی ہو مقبول یہ تا محشر
رہے یہ چاورہ آباد یا رسول اللہ

وصل احمد کا ہے مشتاق خدا آجکی رات — رات کیا رات ہے اے صل علی آجکی رات
جابجا عرش پہ ہین شمع نوری روشن — صاف ہی جلوہ گہ صدق و صفا آجکی رات
حق سے لو آتا ہے اللہ کا پیارا ملنے — چرخ پر جلسۂ شادی ہے بپا آجکی رات
چومتے جاتے ہین جبرئیل ادب سے سر راہ — دیدۂ دل سے ہی گو کف پا آجکی رات
جلد آجلد میرے پاس محمد پیارے — جانب حق سے ندا پر ہے ندا آجکی رات
آمد شاہ عرب سنکے ملایک بولے — روز روشن سے بہی روشن ہی سوا آجکی رات
دیکہکر نور کی افشان تیرے ماتہے پہ ہنی — صدقے ہوتا ہے فلک تارے جڑا آجکی رات
منکشف رمز خدا ہوگئے سارے تجہپر — سرمہ ما زاغ کا آنکہو مین لگا آجکی رات
شب معراج کو اسواسطے حاصل ہی عروج — واصل حق ہوا محبوب خدا آجکی رات
ہوگئے ناظر و منظور بہم یون دونون — درمیان مین کوئی پردہ نہ رہا آجکی رات

پاے سیمین جو رکہا جاے محمدؐ نے قمرؔ
بن گیا عرش خدا فرش طلا آجکی رات

زینت عرش علیٰ ولا مکان پیدا ہوئے
رونق فرشِ زمین و آسمان پیدا ہوئے

مرحبا صل علیٰ صل علیٰ صل علیٰ
حبّذا نور خدا با عزّ و شان پیدا ہوئے

گونج اوٹہا ہے فلک شور مبارکباد سے
دہوم ہے عالم مین فخرِ مرسلان پیدا ہوئے

عیسیٔ چرخ چہارم نسخۂ راحت رسان
مرہم زخم جگر داروے جان پیدا ہوئے

تاجدار ہلؔ اتیٰ خورشید برج والضحیٰ
صاحب لولاک شاہ دوجہان پیدا ہوئے

نور مطلق شانِ وحدت رحمتہ اللعالمین
سرپرست و دستگیر بیکسان پیدا ہوئے

شمع بزم لی مع اللہ عین رمز کبریا
کُنت کنزاً مخفیاً کے رازدان پیدا ہوئے

ناصیہ فرسا ہے جسکے پاؤن پر عرش برین
آج عالم مین وہ اوج لامکان پیدا ہوئے

ہر زبان پر ہر زمان یہ نالۂ عشاق ہے
درد دل کیواسطے عیسیٰ جان پیدا ہوئے

آج حد سے بہی زیادہ رحمت حق کو ہے ناز
شافع روز جزاے عاصیان پیدا ہوئے

سر کے بل سجدہ کرے کیون دل نہ پہلو مین قمرؔ
کعبۂ جان قبلہ گاہ راستان پیدا ہوئے

محمدؐ سے مجھکو ملادے خدایا
خدائی کا جلوہ دکہادے خدایا

مجھے اون کے ہاتون سے روز قیامت
وہ اک جام کوثر پلادے خدایا

تڑپتی ہین آنکھین میری دیکھنے کو
وہ پاکیزہ روضہ دکہادے خدایا

تصور مدینے کا رہتا ہے مجہ کو
وہ شہر مبارک دکہادے خدایا

عبادت کی توفیق مجہ کو عطا کر
گناہون کو مجھسے بھلادے خدایا

جو رحلت کا ہو وقت میری زبان سے
محمدؐ محمدؐ پڑہا دے خدایا

تڑپتا ہے دردِ جُدائی سے عاصیؔ

محمد کا جلوہ دکہا دے خدایا

تجہے ہر جگہ جلوہ گر دیکھتے ہین
غرض تو ہی تو ہے جدہر دیکھتے ہین

وہ پہرون مری چشم تر دیکھتے ہین
تماشائے اہل نظر دیکھتے ہین

تصور مین صورت تیری سامنے ہے
تجہی کو ہم آٹہون پہر دیکھتے ہین

مرے پاس کیا دوسرا دل دہرا ہے
وہ دل لیکے اب کیون ادہر دیکھتے ہین

عجب خال ہے عشق گیسو و رخ مین
نئے رنگ شام و سحر دیکھتے ہین

رُخ گل کو ہم اوسکے عارض کے آگے
خلیل اشکِ شبنم سے تر دیکھتے ہین

تصور آگیا دل مین نبی کے خال کا خد کا
بہروسہ ہوگیا اللہ کے قول موکد کا

ہوا ہون فرقت احمد مین مجکو دفن مت کرنا
نہو آغوشِ رحمت مین نشان تا میرے مرقد کا

نبی کا نام جو ہنگام مردن حرز بازو تہا
لحد نے بہی مجہے مژدہ سنایا خیر باشد کا

لحد مین شغلِ نعتِ مصطفائے تا قیامت ہو
وظیفہ مجکو یارب ہو سدا نام محمد کا

نہین ہے آتش دوزخ کا کہٹکا کچہ مجہے اصلا
کہ ہے دل مین مرے شعلہ تیرے قندیل گنبد کا

نہین پہر احتیاجِ تخت کچہ شاہا خدا شاہد
سلیمان کو اگر ملجائے گوشہ تیری مسند کا

خدا کا نور ہے یا صورۃ والصاد ہے مولا
تمہاری آنکہ ہے یا دائرہ ہے حسن مجید کا

کلام اللہ شاہد ہے کہ تو ہی باعث کن ہے
طلسم طرفہ قدرت ہے یا نقشہ تیرے قد کا

نہوتی دوزخ و جنت نہ ہوتا عالم امکان
نہوتے تم نہوتا فرق کچہ بہی نیک اور بد کا

شاکر اپنی تباہی کو کیا ہے عشق احمد سے
ہوا ہون اب تو کچہ کچہ مستحق عیش مخلد کا

میرا ظلمتکدہ آباد کر چہرہ کے پر نور سے
میرے دل مین رہے جلوہ ہمیشہ سرو کی مسند کا

شہیدی کس طرح مقبول ہو میرا قصیدہ بہی
مقلد ہون مین وہ موجب ہے آئین تجدد کا

ظہیری نار کے قابل ہے یا ہے نور کے قابل

وسیلہ رات دن رکھتا ہے دل سے نام احمدؐ کا

یہ قدرت کا جلوہ تیری چارسو ہے
جدھر کو نظر کی اُودھر تو ہی تو ہے

تو رزاق و ستار ہے دو جہان کا
جہان دیکھلو تیری وحدت کی بو ہے

زمین و زمان کو بہار و خزان کو
زبان پر تیری حمد کی گفتگو ہے

تو واحد ہے کوئی نہین تیرا ثانی
ہمیشہ تیری عیب پوشی کی خو ہے

جو نسیم گلون کو گلستان سے دیکھا
تو اون مین کھلی رحمت حق کی بو ہے

جو کہ محبوب خدا ہی آج وہ پیدا ہوا ہے
عاشق رب العلا ہے آج وہ پیدا ہوا ہی

نور چشم انبیا ہے برزخ نور خدا ہے
جان و دل جس پر فدا ہے آج وہ پیدا ہوا ہے

جو شہ دنیا و دین ہے مالک چرخ و زمین ہے
وہ خدا سے کب جدا ہی آج وہ پیدا ہوا ہے

سرور کون و مکان ہے بادشاہ دو جہان ہے
جو امام الانبیا ہے آج وہ پیدا ہوا ہے

آمنہ بی بی کا جایا آج وہ عالم مین آیا
سرو باغ اصفیا ہے آج وہ پیدا ہوا ہے

سو حبیب بنیاد عالم باعث تخلیق آدمؑ
جملہ عالم سے سوا ہے آج وہ پیدا ہوا ہے

خاتم پیغمبران ہے جو نبیؐ با عز و شان ہے
جس کا عاشق خود خدا ہے آج وہ پیدا ہوا ہے

یہ اگر پیدا نہوتے آدمؑ و حوا نہوتے
وہ تو محمود الثنا ہے آج وہ پیدا ہوا ہی

مجھسے کب اوس کا بیان ہو جو شہ عرش آستان ہو
سارے نبیون کا شہا ہی آج وہ پیدا ہوا ہے

ابر جود و سخا ہے بسم اللہ
بحر فیض و عطا ہے بسم اللہ

بخش دیتی ہے دولت ایمان
نسخہ کیمیا ہے بسم اللہ

ہر بلا اپنی دور ہوتی ہے
درد جب سے کیا ہے بسم اللہ

یہ سے محبوب کی سبب اسمین
میرا دل مبتلا ہے بسم اللہ

تیغ ہے جس کی کشش اس مین
م ہے اس مین محبت کا
قد معشوق ہے اسا کن
ل ہے رشکِ گیسوئے خوبان
حصہ یہ چشمِ نگار کی مانند
اپنا تکیہ کلام دنیا مین

مجھکو بسمل کیا ہے بسم اللہ
سارا عالم فدا ہے بسم اللہ
ناز سے چپ کھڑا ہے بسم اللہ
جان و دل مانگتا ہے بسم اللہ
جس مین جادو بھرا ہے بسم اللہ
نام احمد ہے یا ہے بسم اللہ

اِسکے اوصاف سنکے اے بسمل
بس وظیفہ مرا ہے بسم اللہ

جلد کرے جو ارادہ ہے ترا بسم اللہ
قتل کے قصد سے آتا ہے تو آ بسم اللہ
درد دل درد جگر کی ہے دوا بسم اللہ
دین و دنیا کے ہوے کام سب آسان اسکے
عفو ہوتے ہین گنہ اس سے گنہگارون کے

مہر و الفت سے دیا جور و جفا بسم اللہ
ہے قدم پر ترے سر میرا فدا بسم اللہ
بخشتی ہے یہ مریضون کو شفا بسم اللہ
جس نے خوش ہو کے پڑھا اور کہا بسم اللہ
کام بگڑے ہوئی دیتی ہے بنا بسم اللہ

اپنا بگڑا ہوا ہر کام بنے کیون نہ رشید
ہم نے جو کام کیا پہلے کہا بسم اللہ

ایدل اپنا جو وطن باغِ مدینہ ہو جائے
جلوہ فرما جو خیالِ شہ بطحا ہو جائے
دلِ بیتاب تڑپتا ہے غم دوری سے
کیون نہ جانبازی کو موجود ہو سارا عالم
آپ وہ یوسف بیمثل ہین یا شاہِ امم
صفتِ قامتِ شاہِ دوسرا لکھتا ہون

حج تو ہے خلد مین رہنے کو ٹھکانہ ہو جائے
کعبہ دل مجھے خود اپنا مدینہ ہو جائے
خواب ہی مین رُخ انور کا نظارہ ہو جائے
جبکہ نقاش ازل خود ترا شیدا ہو جائے
ماہ کنعان بھی جو دیکھے تو زلیخا ہو جائے
شاخِ طوبیٰ سے عجب کیا مرا شانہ ہو جائے

روضۂ پاک کی یا شاہ زیارت ہو نصیب — پوری للہ میری ایک تمنا ہو جائے
ہوں میں وارفتہ وشیدائے کف پائے نبیؐ — داغ دل میرا نگیون کر ید بیضا ہو جائے
عشق گیسو میں چلوں سر سے مدینے کی طرف — یا الٰہی مجھے اسطرح کا سودا ہو جائے

ہے دعا خواہ سے پس مرگ ہماری رشید
باغ یثرب میں میرا دفن جنازہ ہو جائے

بلاشک شفیع جہان ہیں محمدؐ — ظہور زمین و زمان ہیں محمدؐ
فلک پر تو جان جہان ہیں محمدؐ — جہان میں خدا کے نشان ہیں محمدؐ
شہ ہر دو عالم ہیں مولا ہمارے — حبیب خدا سے جہان ہیں محمدؐ
چلو سر کے بل سوئے بزم ولادت — کہ اس بزم میں میہمان ہیں محمدؐ
شفیع دو عالم ہیں خیر الورا ہیں — غرض خلق کے مہربان ہیں محمدؐ
خدا کے ہیں محبوب امت کے والی — شہنشاہ کون و مکان ہیں محمدؐ
مجھے دل سے بہاتا ہے ذکر پیمبرؐ — میرے دین و ایمان ہیں جان ہیں محمدؐ
بظاہر ہیں تخلیق عالم کے باعث — حقیقت میں راز نہان ہیں محمدؐ
فرشتوں کی پرستش کا محشر میں کیا غم — شہنشاہ کروبیان ہیں محمدؐ

فلک تو حوروں کی تسکین ہیں بسمل
زمین پر کس بے کسان ہیں محمدؐ

جو بگڑے جائیں گے ہم سب گناہگاروں میں — نجات ہو گی نبیؐ کے فقط اشاروں میں
رسول ایک گل خوشرنگ ہیں ہزاروں میں — حضور چاند ہیں باقی نبیؐ ستاروں میں
نبی ہمارے اگر حاکم دین اشاروں میں — تو مردے کلمۂ طیب پڑھیں مزاروں میں
نجات خلق کی ہے آپ کے اشاروں میں — حضور میں بھی ہوں ادنی امیدواروں میں
عمل خراب ہیں پر لیکے نام حضرت کا — کہوں گا حشر میں میں بھی ہوں سواروں میں

خدا خدائی مین یکتا نبیؐ نبوت مین
نظر جو آپ کے دیکھین گے اُسطرف کو سوا

گنہگارون مین ہون مین بھی ایک ہزارون مین
ملین گے حشر مین زاہد گناہگارون مین

ملا خدا سے ازل مین غمِ نبیؐ بسمل
زہے نصیب کہ ہون اُسنکے بیقرارون مین

مرحبا ای سیرِ معراج کے جانیوالے
مرحبا اُمتِ عاصی کو چھڑانے والے
ظلمتِ کفر و ضلالت کے مٹانے والے
مرحبا میرا غم و رنج اُٹھانے والے
مرحبا ای گلِ خوشرنگ بہارِ وحدت
روشنی بخش سوادِ شب اسریٰ صدواہ
میرے عصیان کے ذخیرہ کو بروز محشر
کرکے بسمل مجھسے منہ پھیر کے کیون جاتاہی
آب رحمت سے برستا ہے تو آ جلد برس
چشمِ رحمت بکشا سوے من انداز نظر
صاف اُتر جائین گے پل سے محمدؐ کہکر
کشتۂ ناز کو انداز سے زندہ کردے

مرحبا مژدۂ جان بخش سُنانے والے
مرحبا کوثر فردوس پلانے والے
مرحبا ہم کو معاصی سے چھڑانے والے
معصیت پر مرے آنسو کی بہانے والے
مرحبا شربت دیدار پلانے والے
مرحبا سرمۂ مازاغ لگانے والے
مرحبا دامن رحمت سے چھپانیوالے
منہ دکھا مجھکو مرے ناز اُٹھانیوالے
اِسکیطرح مجھے روز رولانے والے
آ مرے دلکی لگی آگ بجھانے والے
ہم نہین ایسی جگہہ ٹھوکرین کہانیوالے
خاک مین بسمل محزون کو ملانیوالے

چل مدینے کو ملین گے شہِ والا بسمل
حق کے پیارے تجھے فردوس دلانے والے

ہمین جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ
محمدؐ کی خاطر کیا ہم کو پیدا
زہے فخر الفت یہ رشتہ تو دیکھو

محمدؐ کے ہم ہین ہمارا محمدؐ
ہمارے لیئے ہے اوتارا محمدؐ
حبیب خدا اور ہمارا محمدؐ

محمد کو ہے جیسی امت سے الفت | اوسیطرح ہے حق کو پیارا محمد
مین عاجز ہون درد محبت سے حضرت | تبا دو مجھے کوئی چارا محمد
نکلتی نہین جان صورت دکہا دو | کرو اب مرا وارا نیارا محمد
سوال نکرین مین میرے منہ سے | عذاب پہلے نکلے دو بارہ محمد
ق
بروز قیامت مین کہتا پھرونگا | کہان ہے کہان ہے ہمارا محمد
فرشتون سے اوسوقت فرمائیگا رب | بلالو یہ کس نے پکارا محمد
جو پوچھے گا خالق تو امت ہے کس کی | پکڑ لونگا دامن تمہارا محمد
قمر کیا تہا ہفت آسمان دم مین شق ہون | جو پائین تمہارا اشارا محمد
ڈراتا ہے کیا ہم کو دوزخ سے زاہد | ہے جنت کا مالک ہمارا محمد
کسی کو ہے طاعت سے امید بخشش | مجھے ہے تمہارا سہارا محمد
نہ جنت کو جاؤن نہ حورون کو دیکھون | مجھے ہو تمہارا نظارا محمد
خبر لو بہت جلد میری کہ مجھ کو | تمہاری جدائی نے مارا محمد
برا یا بھلا ہون جو کچھ ہون سو ہون مین | ولے کلمہ گو ہون تمہارا محمد
جو آنکھون مین آئے تو کب تک رہیگا | یہ پردہ ہمارا تمہارا محمد

مدینے مین بسمل کو اپنے بلا لو
یہ کب تک پھرے مارا مارا محمد

کفر و اسلام تیرا کعبہ کلیسا تیرا | ہان ہر اک رنگ مین موجود ہے جلوا تیرا
چشم دل کہول کے جب غور سے دیکھو تجھکو | نور ہی نور ہر اک سو نظر آیا تیرا
کہین معبود بنا اور کہین عبد بنا | یہ نئے رنگ کا دیکھا ہے تماشا تیرا
کر نہ رسوائے جہان مجھکو برائے احمد | نام مشہور ہے ستار خدایا تیرا
صحبت روئے حسینان کو نہ کیونکر دیکھون | اونکی صورت مین نظر آتا ہے جلوا تیرا

احد احمد میں بلا وجہ ہیں میم حجاب
جلوۂ طور سے تو ہوش میں آئے موسیٰ
اپنے معشوق کو بے پردہ کوئی کرتا ہے

باعث سوزش عشاق ہے پردہ تیرا
ہوش کیا تھا اگر دیکھتے جلوا تیرا
رکھ لیا میم کا خالق نے بھی پردہ تیرا

کم نہیں جانتے اے تیرے دیکھے لاکھوں
ہے رشید دل خستہ ہی تو شیدا تیرا

نور مجسم حسن دل آرا صلی اللہ علیہ وسلم
دو جگ کا بھیو سنگ سا جا دو جگ کا آپ کہارا جا
دہرتی آکاس کا راکھیں ہار اچندر کا درشن جل کا [illegible]
سانوریا تیرے نگری کا شام پیا ہر چھور بری کا
اے میرے صاحب جی میرے داتا ہے تہاری پایں تاتا
پار سمندر نگری تہاری پاپ کی بھج [illegible]
ارج کرت ہوں ہنیاں برت ہوں آس نہ توڑو جوڑ یار

جان دو عالم مرسل یکتا صلی اللہ علیہ وسلم
آئن میں جا عرش براجا صلی اللہ علیہ وسلم
من واپہ بھگوان نے وارا صلی اللہ علیہ وسلم
لاج رکھیا کال گھڑی کا صلی اللہ علیہ وسلم
درشن کبھی سپنے میں دکھاتا صلی اللہ علیہ وسلم
ترست ہوں دیکھن کو رنا صلی اللہ علیہ وسلم
من سوہن بس ایک نجریا صلی اللہ علیہ وسلم

رام کا اوتار آچھو ہمبر تورے دیا کی آس لگا کر
رشک بھکاری در پہ ہے ٹھارا صلی اللہ علیہ وسلم

ترو پار بنی جی ادپار ہے سو ہے نام کو تیرو آدھار ہے
کوئی چاتر جنت ٹھار ہے نہیں جات تو کو گنوار ہے

ترو نام نرنکار ہے تو ہی کون کو تو اوتار ہے
اودن بستی نام اجاڑ ہے چھیوں یاں تو جگ میں [illegible] ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ
صلوا علیہ و آلہ

میں تو کا یا ہوں تو ہراں ہے تو ماہر سارو جہان ہے
یہ جو پوتھی پورا قرآن ہے جا میں سگرو تیرو بیان ہے

سو ہے سنکلا ترو دھیان ہے ترو دھیان میرو ایمان ہے
ہیثو نرگن ترو جو گیان ہے کئی کرت یا ہی بکھان ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ
صلو علیہ و آلہ

نکہہ بسیم احد کو چھپا گیو تیرو روپ چتر دکھا گیو
توہی نینن مین ہے سما گیو یہی بہید بہید ہی جو پا گیو
بہلو کہو نگٹ کرکے جو آ گیو تیرو نام من کو جو بہا گیو
گو رات سپنے مین آ گیو موسے گیت ایسو سنا گیو

بلغ العلا بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجی بجمالہ
صلو علیہ و آلہ

تری جات سب سے اجات ہے ترے ہاتہ جگ کی نجات ہے
سو ہے یاد درود و صلات ہے یہی جی کو مورے نرات ہے
تیری بینہ لگی صفات ہے بنی سو کو توری حمات سے ہے
یہی لامکان پہ جو بات ہے کہی مو سے وہ نہیں جات ہے

بلغ العلا بکمالہ
حسنت جمیع خصالہ
کشف الدجی بجمالہ
صلو علیہ و آلہ

محمد مصطفےٰ پتلا ہے تو نور مجرد کا
بلاؤن سے بچے جو نام لے ورد محمدؐ کا
دوئی کیسی کہان ثانی کہ یہ دونون ہین لاثانی
جدا رکہا مجہے اوس روضۂ پرنور سے اب تک
مدینے مین الٰہی زیر تیغ ناز دم نکلے
گمان ہوتا ہے جنت سے وہی اترا الٰہا ہو کر
ہوا خورشید اقلیم عدم سایہ تیرے قد کا
اثر میم شدد مین ہے ذوالقرنین کی سد کا
خدا کا دوسرا کوئی نہ سایہ آپ کے قد کا
برا ہو طالع بد کا برا ہو طالع بد کا
شہید جلوہ گاہ حسن گر صدقہ محمدؐ کا
اوبہار کہا تہا جو اللہ نے سایہ تیرے قد کا

زیارت کو چلوں یارب پڑے یہ غل مدینے مین
غلام آیا محمدؐ کا غلام آیا محمدؐ کا

ترجیع بند سن تصنیف مولف

وصاف نام پاک کے ہون کسطرح ادا
مقبول ہے وہ نام جو ہے میم سے بنا
ایک ایک حرف اس کا ہے اعجاز سے بہرا
لکہ مدینہ مسکن میلا دے مصطفےٰ

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا سے علیم ہے

عزت جو حا کی چاہیے ہوتی نہیں رقم
حا سے حسن حسین ہیں اور حیدرو حرم
جو نام حرف حا سے ہیں سب ہیں وہ محترم
حافظ ہے اون کا عاشق محبوب ذی حشم

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا سے علیم ہے

میم دوم سے مہر نبوت میں ہے چمک
ہے مہر و ماہ میں بھی اسی میم سے دمک
اس میم سے ہوئے ہیں مشرف سبھی ملک
معراج کی بھی دھوم سما سے ہے تا سمک

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا سے علیم ہے

جلوہ نما ہے نام میں جو حرف دال کا
اس دال سے دو کون کی خالق نے کی بنا
یہ حرف دال حامیٔ دین نبیؐ ہوا
اس دال سے شرف دم عیسیٰؑ کو ہو گیا

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا سے علیم ہے

میم محمدی سے ملک کو شرف ہوا
میم دوم سے راز ہے معراج کا کھلا
حوروں کا رتبہ حا کی بدولت ہے بڑھ گیا
اور دال سے بنائے دو عالم ہے بقا

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا سے علیم ہے

اس میم سے مدینے کو حاصل ہے افتخار
میم دوم سے مہر نبوت ہے آشکار
حا سے حرم کی ہو گئی حرمت بڑھا وقار
دین مبین نے دال سے پایا ہے بس قرار

ہر حرف اسم پاک کا درِ یتیم ہے

نام محمدہی سے خداے علیم ہے

احمد احد مین فرق اسی میم سے ہوا ‫ ‫ حا نے جہان مین حمد کا ڈنکا بجا دیا
میم مشدد اس لئے جا دال سے ملا ‫ ‫ ذات احد سے ذات محمد نہین جدا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدہی سے خداے علیم ہے

مکتوبی حرف نام محمد مین ہین جو چار ‫ ‫ ثابت ہوا اونہین سے ہین مقبول چار یار
صدیقؓ یار غار عمرؓ صاحب وقار ‫ ‫ عثمانؓ اور حیدر کرار نامدار

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدہی سے خداے علیم ہے

ایک ایک حرف نام مین اونکے ہے تجلی ‫ ‫ حضرت عمرؓ کو میم تو حیدر کو حا ملی
عثمانؓ مین بھی میم دوم سے چمک رہی ‫ ‫ اور دال زیب نام مین صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدہی سے خداے علیم ہے

ملفوظی حرف نام مین پانچ اسلئے ہوئے ‫ ‫ اون سے ثبوت پنجتن پاک ہو گئے
چارون صحابہ پانچوین تن آپ خود بنے ‫ ‫ پھر کیون نہ ہر گروہ اونہین پنجتن کہے

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدہی سے خداے علیم ہے

اور یون بھی پانچ ہوتے ہین گن لو انہین ذرا ‫ ‫ حضرت حسنؓ حسینؓ علیؓ اور فاطمہؓ
جب ان مین نام پاک محمدؐ کا مل گیا ‫ ‫ اثبات پنجتن کا ہے اسطور بھی ہوا
تفصیل سن لو میم ہے نام محمدؐ ہی ‫ ‫ حا سے ہے حسن حسین کے نامون مین مل گئی
میم دوم سے نام ہوا مرتضیٰ علیؓ ‫ ‫ اور دال سے سمجھ لو کہ ہین دختر نبیؐ

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدی سے خدائے علیم ہے

بسمل ہے تو جو عاشقِ محبوبِ کبریا
صدقے مین نام پاک کے ہو خاتمہ بہترا

ہے اسم چار حرف تجھے بھی عطا ہوا
رکھیو وسیلہ انہین چار کا تو صبح اور سا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نام محمدی سے خدائے علیم ہے

مظہرِ عالم شہ ہر دو سرا یہ ہی تو ہین
رحمۃ اللعالمین آیا ہے جنکی شان مین
آسمانِ کنت کنزا کے یہی ہین آفتاب
سب نبیون کے نبی کل مرسلون کے پیشوا
ہے شب معراج انہین کیواسطے رات آچکی
لوح پر کلمہ تھا جس کے نام کا حق نے لکھا
آشنائے بحرِ رحمت کون ہے انکے سوا

ابتدا یہ ہی تو ہین اور انتہا یہ ہی تو ہین
وہ شفیع المذنبین نام خدا یہ ہی تو ہین
برجِ وحدت کے قمر جلوہ نما یہ ہی تو ہین
خاص محبوب جناب کبریا یہ ہی تو ہین
قبلہ و کعبہ جناب مصطفٰے یہ ہی تو ہین
وہ محمد مصطفٰے صلی علیٰ یہ ہی تو ہین
کشتیٔ اُمت کے دیکھو ناخدا یہ ہی تو ہین

ایک عالم کیا کہ سو عالم کرون انپر نثار
حق فدا انپر ہے اور حق پر فدا یہ ہی تو ہین

پسند آئی نہ کوئی شکل بجز صورت محمدؐ کی
نہ ہم دوزخ مین جائین گے نہ ہم جنت مین جائینگے
مجھی کو اے فشار قبر مت دے اذیت تو
لحد سے اے فرشتو تم کہان جاتے ہو ٹھیرو بھی
گلون نے رنگ تارون نے ضیا روز ازل لی کی
مدینے کی طرف لوگون کو جب جاتے ہوے دیکھا

ہمارے دل مین جبھہ کر رہی حسرت محمدؐ کی
کبھی سے دیکھا کرین گے حشر مین صورت محمدؐ کی
ذرا دل کو بچانا اسمین ہے حسرت محمدؐ کی
ذرا تسکین ہو باتین کرو حضرت محمدؐ کی
بگڑا دل مرا دے یا خدا الفت محمدؐ کی
تمہارے دل کو ترپانے لگی الفت محمدؐ کی

فضا کا ملدہی قیامت آئے نکلے آرزو سے دل
بڑہین ہم دیکہکر صلی علی صورت محمدؐ کی

دل و جان ہین دونون فدا ئے محمدؐ — خدا ہم کو کر خاک پائے محمدؐ
اگر نام یہ پیارا پیارا سنا یا — تو آنکہون سے دکہلا لقائے محمدؐ
کرم سے ترا ہمپہ احسان ہے خالق — کہ پیدا ہوے ہم برائے محمدؐ
نہین مجہکو غم جان جائے تو جائے — تمہاری محبت نہ جائے محمدؐ
کہ سطے وہ راہ صراط ایکدم مین — ترے پاؤن جو دیکہہ پائے محمدؐ
خدا نے قمر اور شمس و فلک سب — ترے واسطے ہین بنائے محمدؐ
ہو حاصل اُسے دولت دین و دنیا — ہو تجہسے کوئی لو لگائے محمدؐ
ترے نام سے دونون عالم ہین روشن — ہین شاہون سے بڑہکر گدائے محمدؐ

پیارے لقب کا سحر ہے سنبھل
کہان چہوڑکر تم کو جائے محمدؐ

گلگونہ اوسکے رخپر والشمس والضحیٰ کا — گیسو مین اوسکے شانہ واللیل اذا سجیٰ کا
جب ہو نہ بات کرتا مقدور انبیا کا — امت کا بخشوانا ہے کام مصطفےٰ کا
بازو پہ اُسکے باندہا تعویذ فتح و نصرت — تاج اوسکے سر پہ رکہا لولاک اور لما کا
ظاہر مین نور حق ہے باطن مین سر حق ہے — آغاز آفرینش خاتم ہے انبیا کا
کیسا بلند شان ہے سلطان دوجہان ہے — شاہون پہ حکمران ہے غمخوار ہے گدا کا
اوسکے علم کے نیچے سب ہونگے روز محشر — حق نے کیا ہے اون کو سردار انبیا کا

دنیا و دین مین خستہ کیا ہوئے خوف محشر
ہون جان و دل سے بندہ سلطان دوسرا کا

اپنی زبان و لب نہین قابل درود کے — ہو دین بیان کس سے فضایل درود کے

جن و ملک بشر بھی قابل درود کے
کوئی دعا نہیں ہے مقابل درود کے

آنکھوں کا نور دل کی ضیا جسم کی توان
بازو کا زور کام زبان انبساطِ جان

صلی علی بنا ہے عجب رتبۂ درود
اس کے سبب سے رحمت حق کرتی ہے ورود
دنیا میں فائدہ ہو بہت آخرت میں سعود
خورسند دوستدار ہوں مغموم ہوں حسود

دل مثلِ آفتاب ہو رخ مثل ماہ ہو
یوسف ہو دو جہان میں جیسے اس کی چاہ ہو

آسان ہر ایک ہوتی ہے مشکل درود سے
مقصد دلوں کے ہوتے ہیں حاصل درود سے
ناقص اگر بڑا ہے تو ہو کامل درود سے
دل سوئے دوست ہوتا ہے مائل درود سے

خالق کی یاد رہتی ہے دل میں لگی ہوئی
جس نے پڑھا درود اوسے حق رسی ہوئی

حاصل درود خوان کو ہو دیدار مصطفےٰ
ہوتا ہے دستیاب ہر اک دل کا مدعا
ہر رنج کا علاج ہے ہر درد کی دوا
غمگین کو ہے سرور تو بیمار کو شفا

عشق الٰہ بہر مصلّٰی درود ہے
تاریکئے درون کو تجلی درود ہے

دونون جہان میں حامئ ویاور درود ہے
آرام بخش عرصۂ محشر درود ہے
راحت فزائے خاطرِ مضطر درود ہے
قرآن کے بعد تفضیل بہتر درود ہے

مطلب ملے مراد ملے مدعا ملے
دیدار روے پاک نبی ہو خدا ملے

اس کے سبب سے ظلمت دل جیسے دور ہو
جلوہ سے اسکے نور خدا کا ظہور ہو
مشکل جو نزع کی ہے وہ آسان ضرور ہو
ہر قد میں روشنئ تجلیٔ طور ہو

جب تک پڑھے نہ اوّل و آخر درود کو
کوئی دعا نہ کوئی عمل مستجاب ہو

درودِ درود سے دل و جان کامیاب ہو
جاری دہن سے نگہتِ مشک و گلاب ہو
بندہ جو مانگے حق سے دُعا کامیاب ہو
اور مصطفےٰ کے عاشقون مین انتخاب ہو

جو وردِ خوان درودِ مبارک کا ہو گیا
مقبول وہ خدائے تبارک کا ہو گیا

ترجیع بند

کلمہ احمد کا پڑھو دل سے یہ ہے دینداری
ہم گنہگارون کو بخشے گا جناب باری
بخشی جائیگی اسی بات سے دنیا ساری
رکھو یہ وردِ زبان گرچہ زبان دے یاری

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مین ہون مشتاق لقا تو ہے عزیز دلہا
مین سیہ کار ترے ہاتھ ہے تدارک اس کا
ہون مین رنجور ترے پاس مرض کی ہے دوا
اک نظر کیجئو اے ماہ لقا بہر خدا

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پاؤن رکھکر مرے گھر مین مجھے برپا کر جا
جان جاتی ہے ذرا کار مسیحا کر جا
خواب مین آکے کبھی محو تجلی کر جا
شب تاریک مری نور کا تڑکا کر جا

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سامنا تجھسے اگر اسے مہ کامل ہو جائے
خلق مانند زلیخا تری مائل ہو جائے

زندہ فیض لب ہر جان بخش سے ہر دل ہو جائے
سحر کیونکر نہ ترے ہاتھ سے باطل ہو جائے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مرخ زرنگ تم آنکھوں کو جلا دیتے ہین
ہونٹ اعجاز سے مردون کو جلا دیتے ہین
دست پر نور جب رنگ دکھا دیتے ہین
طوطے ہاتون کے مرو دست اڑا دیتے ہین

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عکس انگشت جو کہین عارض انور ہو جائے
آئینہ حسن سے تیرے متحیر ہو جائے
روکش گوہر جان فیض سے بہتر ہو جائے
سنگ موسیٰ جو چھو ہاتھ سے مرمر ہو جائے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

چہرۂ مہتاب صفت مہرہ کے انجم سے ہوا
لطف شق القمر اے ماہ تبسم سے ہوا
تم کا اعجاز عیان فیض تکلم سے ہوا
کف موسیٰ سے جو ہر تابادہ تبسم سی ہوا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دل کو اے شاہ ترا ذکر بہت بھاتا ہے
کیا زبان پر دم تقدیر مزہ آتا ہے
جان گیا عضو ہر اک لطف نیا پاتا ہے
ورد بسمل کا یہ ونرات چلا جاتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کچھ ایک ہم ہی نہین انتظار بیٹھے ہین
رسول پاک کے شیدا ہزار بیٹھے ہین
اوٹھا دو پردہ رخ کو جمال دکھلا دو
ہم آنکھین کھولے ہوئے انتظار بیٹھے ہین

نہ ہم کو زر کی ہے خواہش نہ جاہ چاہ کی ہے
تمہارے لطف کے امیدوار بیٹھے ہیں

خیالِ روضۂ پرنور مصطفےٰ ہے ہمیں
خموش صورت شمع مزار بیٹھے ہیں

سُنا ہے قبر میں وہ کہلاتے ہیں شبیہ نبی
اجل کے اس لئے ہم انتظار بیٹھے ہیں

معراج کی شب بن ٹھن کے چلا وہ احمدؐ پیارا خوب بنا
جبریل پکارے صل علےٰ رحمن کا دولارا خوب بنا

چلے جبکہ براق پہ شاہِ عرب کرتے تھے نظارہ چرخ پہ سب
آدمؑ نے کہا حوا دیکھو فرزند تمہارا خوب بنا

چلو دیکھیں سکھی جلوا سے نبی آپس میں تھیں کہتی سبھی
جاتا ہے جو یہ اسریٰ کا بنا آنکھوں کا تارا خوب بنا

تن جھین لیوس سوہ ٹیجا سے کا سے کملیا والے پیا
کہتے تھے ملک اے صل علی اللہ کا پیارا خوب بنا

قوسین سے جب وہ آگے بڑھا اور قفل درِ ادنیٰ کا کھلا
پردہ کو اوٹھا کر حق نے کہا محبوب ہمارا خوب بنا

سہ چرخِ شبِ اسریٰ وہ آپہونچا وہ آپہونچا
گُلِ گلزار او ادنیٰ وہ آپہونچا وہ آپہونچا

خدا کے نور کا جلوا وہ آپہونچا وہ آپہونچا
ضیائے خانۂ کعبہ وہ آپہونچا وہ آپہونچا

یہ غل تھا ہر طرف گھر گھر تمامی صحن جنت میں
چراغِ یثربِ بطحا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

مرا فرزند رشک گل سنوارے دوش پر کاکل
کہا آدمؑ نے اے حوا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

کہا جوش تعشق میں خدا نے نوحؑ و آدمؑ سے
ہماری آنکھ کا تارا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

فلک آراستہ کر دو بچھا دو نور کی جھالر
بچھا دو عنبر سارا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

گلِ جنت سے بن جائے زمین سے عرش تک سہرا
مرا محبوب بے ہمتا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

گل امید پھولا ہو سحاب رحم برپا ہو   لبون پر سب کے ہو مژدہ وہ آپہونچا وہ آپہونچا

ہے تسلیم استادہ ہون جتنے ہین یہ یزدان
ہے جس کا نور کا گہرا وہ آپہونچا وہ آپہونچا

خمسہ مین تصنیف جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی لکھنوی مرحوم

نازان ہوئین مثل قد دلجوے محمد   شادان ہوئین مثل رخ نیکوے محمد
بل کرنے لگین صورت گیسوے محمد   اترا ئین نگاہین جو پڑین سوے محمد

دل لوٹ گیا دیکھتے ہی روے محمد

اک چاند سا محبوب خود آرا نظر آیا   بجلی سی گری مجھہ پہ وہ جلوا نظر آیا
مین کیا کہون آنکھون کو مری کیا نظر آیا   اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینہ روے محمد

تاب اسکی تجلی کی بھلا طور کہان لاے   موسیٰ کے اڑین ہوش خبر لینے کو غش آے
کہدون جو ادب ذرہ تغیر نہ کہلاے   بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جاے

بے پردہ اگر ہو رخ نیکوے محمد

غافل نہ خبر شام کی تجھکو نہ سحر کی   کیا جانے کہ وہ ذات ہے تنویر کدہر کی
دہوکہ ہے یہ آنکھون کا خطا ہی یہ نظر کی   خورشید کا جلوہ ہے نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنی روے محمد

حاصل ہو زیارت جسے شاہ دوسرا کی   تقدیر کا اسکے نہ کبھی پھر ہو وہ شاکی
تعبیر کی حاجت نہ ضرورت ہو دعا کی   جاگے تو ملے دولت دیدار خدا کی

جو خواب مین دیکھے رخ نیکوے محمد

کس اوج کس اقبال پہ ہے اسکا تقدر   ہر شکل مین مجبوب ہے ہر رنگ مین دلبر

ہے حسن ترقی و تنزل میں برابر | ہر ماہ میں گھٹ بڑھ کے فلک پر مہ انور
ابروئے محمد سے ہے کبھی روئے محمد

جس دن سے ہوا ہے رخ انور کا نظارا | در پردہ بھی دیدار ہے آنکھوں کو گوارا
ادنیٰ سی بھی تشبیہ سے تسکین کا سہارا | کہتا ہون قرین مہ نو دیکھ کے تارا
یہ چشم محمد ہے وہ ابروئے محمد

محبوب خدا ہین مری آنکھون مین سمائے | ممکن ہی نہین دل مین خیال اور کا آئے
کہدے کوئی اوس سے نہ مرادھیان ہٹائے | زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے
عاشق ہون مرا کعبہ ہے ابروئے محمد

جب دیکھتی ہے زشتی اعمال کا رونا | شرمائے ہوئے چہرون کا اشکون سے بھگونا
ٹوٹی ہوئی امید کی کشتی کا ڈبونا | کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہ ہونا
صدقے ترے اے چشم سخنگوئے محمد

دکھلائے اگر بال برابر وہ کرشما | ظاہر ہی کسی پر نہو جو عیب ہے جس کا
امت کے گنہگارون مین کوئی نہو رسوا | رہجائے قیامت مین سیہ کارون کا پردہ
کھل جائے اگر دامن گیسوئے محمد

بلبل کو نظر آئے اگر وہ رخ نیکو | سونگھے نہ کبھی بھول کے بھی پھول کی وہ بو
محبوب سے پیچھے نکرے کوئی تگاپو | قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو
گر دیکھے سرو قد دلجوئے محمد

پھیلی ہے جو بو چار طرف خلق حسن سے | آتی ہے وہی بو اوسے غنچون کے دہن سے
سنتا ہون یہی باغ مین نسرین و سمن سے | بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے
پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوئے محمد

موقوف ہے اون پر چمن دل کی طراوت | سونگھے سے مری روح کو ہو جاتی ہے قوت

جب تک یہ شگفتہ ہیں شگفتہ ہے طبیعت ‌‌ | پہر فردہ ہوں یارب نہ گل داغِ محبت

ان پہولوں سے آتی ہے مجہے بوئے محمدؐ

حصہ ہیں مرے آگہی سے مدح پیمبر | گل لوٹے ہوئے ہیں مری رنگین سخنی پر

ان شعروں پہ انسان ہی کیا ہو نہیں سر | نہ بلبل خوش لہجہ ہوں نغمے مرے سنکر

جہوماکئے برسوں شجر کوئے محمدؐ

کیوں جوشِ محبت سے پہٹا جاتا ہے سینہ | اب ساحلِ مقصود پہ آتا ہے سفینہ

کافی ہے سواری مقاصد سے یہ زینہ | زورِ کشش سلسلۂ سیرِ مدینہ ہے

کہینچے لئے جاتا ہے مجہے سوئے محمدؐ

انگشت مبارک ہی کہ شمشیرِ ہلالی | ہے معجزۂ شق قمر خلق پہ جالی

اوس سے ہی اس اعجاز کا ہی مرتبہ عالی | ڈوبی ہوئی کیا ز ورق خورشید نکالی

اللہ رے تردستیِ بازوئے محمدؐ

نظارہ مدینہ کا ہے جنت کا نظارہ | مرکر ہی اگر ہو تو خوشی سے گوارا

بر کیا ہے آئیر جگر افگار کا چارا | رضوان جو دم مرگ ذرا بہی ہو اشارا

تڑاکتی ہوئی جان چلی سوئے محمدؐ

خمسہ تصنیف جناب حافظ محمد زین العابدین صاحب حافظ گلشن آبادی

والشمس وضحی صورتِ نیکوئے محمدؐ | واللیل وسجےٰ یعنی گیسوئے محمدؐ

مازاغ طغرئ سرآہوئے محمدؐ | اترائیں نگاہیں جو پڑیں سوئے محمدؐ

دل لوٹ گیا دیکہتے ہی روئے محمدؐ

سکتے میں ہوں کیا جلوۂ موسیٰ نظر آیا | یا مہرِ خدا سے ید بیضا نظر آیا

اسکندر قسمت سے مجہے کیا نظر آیا | اللہ کی قدرت کا تماشا نظر آیا

دیکھا جو کبھی آئینہ روئے محمد

سلیمان سے گیا ہوش اڑین شیرین کو غش آئے … عذرا ہو وہ بیہوش کہ دم سینے مین گھبرائے
بدلی کی روش لیلی بھی اشک آنکھون سے برسائے … بجلی کی طرح برق تجلی بھی تڑپ جائے

بے پردہ اگر ہو رخ نیکوئے محمد

ہے سب مین چمک چہرہ کا والشمس قمر کی … جس نے نہ و خورشید کی خیرہ نظر کی
اظہر ہے من الشمس توجہ جو ادہر کی … خورشید کا جلوہ نہ تجلی ہے قمر کی

پھیلی ہوئی ہے روشنی روئے محمد

شکل نبوی آیۂ رحمت ہے خدا کی … یا مصحف اشرف ہے صفت روئے صفا کی
تا حشر نہ پروا ہو اوسے ظل ہما کی … جاگے تو ملے دولت دیدار خدا کی

جو خواب مین دیکھے رخ نیکوئے محمد

فی احسن تقویم رتا روئے منور … کس منہ سے زمانے مین ترا ہو کوئی ہمسر
ہرچند یہ تشبیہ ہے عالم کی زبان پر … ہر ماہ مین گھٹ بڑھ کے فلک پر مہ انور

ابروئے محمد ہے کبھی روئے محمد

زہاد کو محراب ہے حجاج کو کعبہ … ایمان مجھے قبلہ مجھے ماوا مجھے ملجا
کونین مین قائل کیون نہ مجھے فضل علی کا … استاد ازل نے غزل حسن مین لکھا

کیا مطلع برجستہ ابروئے محمد

غالب ہے دگرگون جگر و دل ہین دو پارا … للہ کسی شکل سے ہو اب تو نظارا
تسکین ہو کدہر اور کہان دل کو سہارا … کہتا ہون قرین نہ تو دیکھ کے تارا

یہ چشم محمد ہے وہ ابروئے محمد

خوش ہون شجر ہجر نے پہل پہول جو پائے … آہین کبھی نالے کبھی آنسو نکل آئے
سودائی اوٹھتے ہین یہان بیٹھے بٹھائے … زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہون مرا کعبہ ہے ابروئے محمدؐ

جب وقت دعا پیش خدا کھولے کاکل ہو شیفتہ تا غیر برنگ گل و بلبل
یہ زمزمہ جبریلؑ کے منہ پہ ہو کہ بالکل لٹ جائے ہمیشہ کو پریشانی سنبل
پڑ جائے اگر دامن گیسوئے محمدؐ

ہے چشم زمانہ پہ کرم شب کا نہ سونا اشکون سے سوئے ریش مبارک کا بھگونا
جب دیکھتی ہے خاطر امت سی ہے رونا کہتی ہے گنہگارون سے مایوس نہ ہونا
صدقے ترے اے چشم سخنگوئے محمدؐ

گر زلف معنبر کو سنبھالے وہ دل آرا شرمندہ ہو مشک ختن و عنبر سارا
امت کا سر مو نہ ہوا اک بال بھی بیکا رہجائے قیامت مین گنہگارون کا پردہ
کھل جائے اگر دامن گیسوئے محمدؐ

رونق وہ گلشن جو بنے احمدؐ گلرو ہون سر بگریبان گل گلزار ہر سو
بلبل بھی جھک اوٹھے جو دیکھے رخ نیکو قمری نہ پھرے باغ مین کرتی ہوئی کوکو
گر دیکھ لے سرو قد دلجوئے محمدؐ

عالم ہے معطر عرق رشک سمن سے نسبت اسے کیا مشک خطا و ختن سے
گلشن کی زبان پر ہے یہ غنچون کی دہن سے بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے
پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوئے محمدؐ

ہے رشک ارم سینہ کھلے ہین گل الفت خندان ہے ہر اک گل گل صدبرگ کی صورت
پھولے پھلے تا حشر رہے روکش جنت پژمردہ ہون یارب نہ گل داغ محبت
ان پھولون سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

نالے مرے قمری کے ترانے سے ہین برتر مرغان جہان سنتے ہین مرے زمزمے خوشتر
صدقے مین ترے اے گل گلزار پیمبرؐ وہ بلبل خوش لہجہ ہون نغمے سے سنکر

جھوما کئے برسون شجر کوئے محمدؐ

دل خاتم الفت ہے محمدؐ ہین نگینہ — یا عشق محمدؐ سے مدینہ ہے یہ سینہ
قسمت پہ ہون نازان کہ ملا خوب قرینہ — روز کشش سلسلۂ سیر مدینہ

کھینچے لئے جاتا ہے مجھے سوئے محمدؐ

ہے ماہ سے تابان تری انگشت ہلالی — خورشید سے رخشان ہے ترا ورخ عالی
امید دل مرتضوی خوب سنبھالی — ڈوبی ہوئی کیا نور ق خورشید نکالی

اللہ رے ترو دستئ بازوئے محمدؐ

قالب کے مری جان مری آنکھہ کا تارا — اللہ کا پیارا ہے وہ محبوب دلارا
ممکن نہین گر زیست مین حافظ کو نظارا — رضوان جو دم مرگ ذرا بھی ہو اشارا

اترائی ہوئی جان چلی سوئے محمدؐ

غزل من تصنیف جناب سیّد رشید حسن صاحب رشید پسر مؤلف گلدستہ ہذا

رہے رشید کہانتک جدا مدینے سے — الٰہی موت ہی بہتر ہے ایسے جینے سے
نسیم صبح جو آئی ہے تو مدینے سے — لپٹ تو جا مرے پہلو سے مرے سینے سے
مین رند مست شراب جمال احمدؐ ہون — کرون گا توبہ نہ زاہد شراب پینے سے
ستا رہا ہے فراق نبیؐ مین مجھکو فلک — کسی کا کام نہ ڈالے خدا کمینے سے
پلائین قاسم کوثر تو واعظ نادان — کرون مین کس لئے پرہیز جام پینے سے
جہان سے نام و نشان یا خدا مٹ جائے — جدا ہو داغ فراق نبیؐ نہ سینے سے
پڑے ہین ہجر محمدؐ مین دن مرے ایسے — گھڑی پہر سے پہر دن سے دن مہینے سے
خدا کیواسطے طیبہ مین مجھکو یا حضرت — ملے زمین سے مدفن کسی قرینے سے
ازل سے عشق رسالت مآب تہا جنکو — نہ آئے لوٹ کے وہ ہند کو مدینے سے

الٰہی ناتک مین دم آیا ہجر احمدؐ مین
فلک سے جھکتا ہون جس جو سر پہ چبوترا ہے
بنا نیا ہے اپنی شوق نظم احقر کا

الم کے کھانے سے خون جگر کے پینے سے
بچاؤ یا شہ لولاک اس کمینے سے
بڑہا ہے ربط سخن باغ جہہ مہینے سے

جو جیز گر کوئی دیکھے رشید انروز د ن
تو نکلے داغ مدینہ کا میرے سینے سے

اے فخر جملہ انبیا گا ہے نظر بر من فگن
اے نور انوار خدا گا ہے نظر بر من فگن
اے مخزن جود و سخاوت منبع فیض و عطا
شمع صفا نجم ہدیٰ نور خدا چرخ وفا
ختم رسل شمع سبل از ذات تست ایجاد کل
فرمان حق فرمان تو روح الامین دربان تو
از درد غم آزردہ ام بر ہجر لنہم بار الم
اے صاحب والا گہر فخر بشر پنکو سیر

وے شافع روز جزا گا ہے نظر بر من فگن
وے مہر برج اصطفا گا ہے نظر بر من فگن
اے معدن حلم و حیا گا ہے نظر بر من فگن
اے نیر برج سخا گا ہے نظر بر من فگن
اے باعث ارض و سما گا ہے نظر بر من فگن
اے مالک ہر دو سرا گا ہے نظر بر من فگن
اے دافع رنج و بلا گا ہے نظر بر من فگن
شاہنشہ صدر العلا گا ہے نظر بر من فگن

خود ہادی و ناصر توئی خود باطن و ظاہر توئی
خود ابتدا خود انتہا گا ہے نظر بر من فگن

خلوت طیبہ کی کم نزہت نہین
ملتجی ہون غیر سے عادت نہین
دین و دنیا کی کرون کس طرح یاد
جلوۂ دیدار دکھلا دو مجھے
سورۂ طٰہٰ و یٰسین کیا نہین کم
قول ہے الفقر فخری آپ کا

سیر جنت کی مجھے حاجت نہین
رحمت عالم کی کم رحمت نہین
یاد حضرت سے مجھے فرصت نہین
یا محمدؐ طاقت فرقت نہین
آپ کو کچھہ حاجت مدحت نہین
ہون تونگر پاس گو دولت نہین

سیر ہر طیبہ کی سبے و یکہے ہوئے
اور کچہہ اس کے سوا حسرت نہین

نہ نماز آتی ہے مجہکو نہ دعا آتی ہے
یا محمدؐ کی مگر دل سے صدا آتی ہے

دل کے ناسور کو میرے نہ لگا دمرہم
اس دریچہ سے مدینے کی ہوا آتی ہے

ہین وہ شیطان جو منکر ہین شفاعت کے ترے
جنکو ایمان نہین کب اونکو حیا آتی ہے

حکم کرتے ہین یہی وہ کہ پڑہے جاؤ درود
جنکو بیماری عصیا نکی دوا آتی ہے

شکر اللہ کہ مرا شعر ہے مقبول رشید
کیون غزل سننے کو اک خلق خدا آتی ہے

غزل من تصنیف جناب سید محمد حاتم میر صاحب حاتم گلشن آبادی تلمیذ حضرت بسمل رامپوری مقیم جاورہ

شب معراج مین جب گیسوؤن والا نکلا
ابر مین مہر چہپایا ماہ پہ ہالا نکلا

سیر گردون کو وہ جب سید والا نکلا
غل ہوا عرش پہ وہ کعبہ سے قبلہ نکلا

دیکہتا جائیگا حضرت کے در اقدس تک
میرے پہلو سے اگر یہ دل شیدا نکلا

بعد اللہ نکیون دوست ہون حضرت صدیق
ان سے بڑہکر نہ کوئی والہ و شیدا نکلا

وہ ترا ناز خدا سے وہ شفاعت طلبی
شوخیون مین بہی کچہہ ارمان حیا کا نکلا

نام حضرت دم آخر مرے دل سے نکلے
تب مین جانون کہ محبت کا نتیجہ نکلا

اسطرح پہونچا جو افلاک پہ وہ نور خدا
مشعل نور لئے ہاتہون مین موسیٰ نکلا

کوئی ہوتا تہا تصدق کوئی ہوتا تہا نثار
کوئی دیدار کا تشنہ کوئی پیاسا نکلا

دوڑ کر چومتا تہا آپکے قدمون کو کوئی
رخ تابان کا نظارا کوئی کرتا نکلا

تیری آمد پہ تصدق تری باتون پہ فدا
چرخ چہارم سے یہ کہتا ہوا عیسیٰ نکلا

کہتا تہا حالی اکبر یہ ملک سے حاتم
احمدؐ پاک بنا برجؔ کے ہمارا نکلا

غزل سن تصنیف جناب مرزا احمدؐ علیخان صاحب شاغل گلشن آبادی
تلمیذ حضرت بسمل رامپوری مقیم جاورہ

یہ عقل کہتی ہے شاغل مجہے قرینے سے
رکین سگے کیا سے عشق نبیؐ کے پینے سے
تو گلبدن ہی نہین بلکہ باعث کل ہے
خجل کیا ہے داغ جگر نے پہولون کو
ترقیون پہ رہے اور گنج عشق نبیؐ
ترے حبیب کا دیدار عمر بہر نہوا

نہین ہے بڑہ کے فدائی جہان مدینے سے
کہ ابر جہوم کے آنے لگا مدینے سے
گلاب باغین ہوا ترے پسینے سے
نسیم آئی جو وقت سحر مدینے سے
دلا ہے مجہکو الٰہی اسی سفینے سے
الٰہی موت ہی بہتر ہے ایسے جینے سے

بلاؤ احمدؐ علی کو کرم سے یثرب مین
وگرنہ موت ہی آجائے ایسے جینے سے

غزل سن تصنیف جناب امراؤ علیخان صاحب عائل گلشن آبادی
تلمیذ حضرت بسمل رام پوری مقیم جاورہ

یہ شوق ہے مجہے گویا گئی مہینے سے
حصول کچہ نہین اہل دول دفینے سے
جو دستیاب نبیؐ کے ہو چادر تربت
مدینے کو ترے روضہ سے ایسی زینت ہے
نبیؐ کے رنگ طلائی کی نعت پڑہتا ہون

کہ ملک ہند نہین ہے فزون مدینے سے
سواد ہے زر ایمان کے ہی خزینے سے
چڑہاؤن سر پہ ادب سے لگاؤن سینے سے
کہ جیسے حلقۂ حاتم کو ہے نگینے سے
نکل رہا ہے خزانہ مرے دفینے سے

ہمارے گلشنِ دل مین خزان کا نام نہین
ہمیشہ آتی ہے اسمین فضا مدینے سے

جو پوچھو محفل میلاد مین تم اسے عاقل
تو ہاتھ باندھ کے بیٹھا کرو قرینے سے

غزل من تصنیف جناب سید میان محمد شاہ صاحب مائل رامپوری مدظلہ پدر مؤلف گلدستہ ہذا

وحدانیتِ حق کا جو قائل نہین ہوتا
کافر ہے وہ اسلام مین داخل نہین ہوتا

ایمان جسے کہتے ہین وہ عشق شہ دین ہے
ایمان بجز عشق کے کامل نہین ہوتا

تو بادۂ عشق شہ کوثر کا ہے مانع
مین قول کا واعظ ترے قائل نہین ہوتا

اے نام محمد ترے صدقے سے ہمیشہ
جو کام مین کرتا ہون وہ مشکل نہین ہوتا

اک وہ ہین کہ ہین شاہد مقصد سے ہم آغوش
اک ہم ہین کہ ارمان کبھی حاصل نہین ہوتا

کہدے کوئی رضوان سے کہ جی چاہے سو کر لے
فردوس مدینے کے مقابل نہین ہوتا

دور اُس سے ہے لطف و کرم رحمت باری
جو محفل میلاد مین شامل نہین ہوتا

افسوس صد افسوس صد افسوس صد افسوس
وا اپنا کبھی عقدۂ مشکل نہین ہوتا

سنتا ہون جو اوصاف مدینہ کے تو ہرگز
اے خلد برین تیری طرف دل نہین ہوتا

رہنے دو مجھے حمد و ثنا مین شعرا تم
مین زمرۂ غاوین مین شامل نہین ہوتا

راحت کی طلب ہے تو مدینے چلو مائل
کچھ ہند مین جز رنج کے حاصل نہین ہوتا

جو ہند سے سوے بغداد چلے جاتے ہین
جناب خضر اونہین آپ لینے آتے ہین

جو اشک گریۂ محبوب مین بہاتے ہین
وہ موتیون کا محل خلد مین بناتے ہین

یہ آستان بلند اوس سپہر دین کا ہے
سر نیاز فرشتے یہان جھکاتے ہین

جو روشہ جاتے ہین محبوب حق شہ جیلان
ہماری آہ سے بوئے کباب آتی ہے
نہ خوف قبر نہ کہٹکا ہے حشر کا ہم کو
بلا سے کہین روضہ پہ یا شہ جیلان
نسیم گلشن بغداد شاید آئی ہے

محمد عربی آکے خود مناتے ہین
جگر کو سوز غم شاہ مین جلاتے ہین
مرید حضرت غوث الوری کہاتے ہین
ہم اپنی عمر یونہین ہند مین گنواتے ہین
چمن مین پہول بہت آج کہلکہلاتے ہین

کبہی تو آکے صبا مجہسے یون کہے مفتون
کہ چل حضور بکرم تجہے بلاتے ہین

حیدر کے پیارے ہین غوث الآعظم
کسطرح چہوڑین دامن ہم اون کا
تم ہم کو اپنا چاہے نہ سمجہو
محبوب کیونکر خالق نہ کہتا
بندہ ہے اون کا سنکر ہوا جو
آفت مین غم رنج و الم مین

آقا ہمارے ہین غوث الآعظم
دل کے سہارے ہین غوث الآعظم
ہم تو تمہارے ہین غوث الآعظم
پیارے کے پیارے ہین غوث الآعظم
حق کے دولارے ہین غوث الآعظم
حامی ہمارے ہین غوث الآعظم

ہر چشم اون کی مفتون ہے ناظر
آنکہون کے تارے ہین غوث الآعظم

سرتاج اولیا کے یقین دستگیر ہین
کیا خوف ہم کو قبر سے کیا بیم حشر سے
ایسا ہوا نہ ہوگا ولی کوئی خلق مین
کل اولیا مین آپ کا رتبہ وہ ہے بلند
دونون جہان مین کیون نہون خوار و ذلیل وہ
کیا غم ہے مجکو بار گناہ عظیم سے

سرور دو جہان ہین شہ بینظیر ہین
حامی ہمارے حضرت پیران پیر ہین
دونون جہان مین آپ یقین بینظیر ہین
محبوب پاک خاص خدا کے قدیر ہین
بحر وشمان حضرت پیران پیر ہین
حبیب خود خطاب خوش زبان دستگیر ہین

اے منکر و نکیر مین اون کا مرید ہون / گو ہین مین جو مرشد برنا و پیر ہا مین
کیونکر جلا سکے گی اونہین آتش جہنم / جو مدح خوان حضرت پیران پیر ہا ہین

کس بات کی ہے دل مین تمنا طبیب کو
مین کیا کہون کہ آپ تو روشن ضمیر ہا مین

حسن رخ محبوب خدا پر جو پڑی آنکھ / پھر حسن حسینان جہان سے نہ لڑی آنکھ
دیکھا اسے کہتے ہین نظارے کی تمنا / پہرون سے ہے روزن پہ در شہ کی اڑی آنکھ
ابتک نہ نظر آیا گل نرگس طیبہ / اس رنج سے اس درد سے بیمار پڑی آنکھ
ہے نور محمد کا سمایا ہوا اس مین / چھوٹی یہ لگا ہو کہین ہر رتبہ مین بڑی آنکھ
گر جاتے تھے بت رعب سے مردم کی نظر مین / بڑ جاتی تھی جس دیر پہ حضرت کی کڑی آنکھ
دل ہجر نبی مین صفت برق تپان ہے / تو بھی تو لگا دے کہین اشکونکی جھڑی آنکھ
تعظیم سے منظور تجھے دید نبی کی / ہو پائے نظر سے در والا پہ گڑی آنکھ
ششدر ہون کب آئین گے نظر آپ دوبارا / رہتی ہے کھلی اسلیئے چوبیس گھڑی آنکھ
خود بین سے خدا بین مین ہوا اک نظر مین / اے نور خدا مجھپہ تمھاری جو پڑی آنکھ
کیا لطف ہو نظارۂ گنبد کا سما ہے / جب بعد فنا تو نہ مدینے مین گڑی آنکھ

شاکی ہون فدا صنعت معمار ازل کا
حلقہ کے عوض کیون نہ در شہ پہ جڑی آنکھ

ابروئے نبی قبلۂ ایمان ہے ہمارا / اور دو رخ پر نور تو ایمان ہے ہمارا
جس کے رخ تابان کا ہے یوسف بھی ثنا خوان / وہ رشک سلیمان نہ کنعان ہے ہمارا
کیا عرض کرین حال فراق شہ والا / دل ہجر مین واللہ پریشان ہے ہمارا
جنت کی نہ خواہش ہے نہ فردوس کی مطلب / مدفن ہو مدینہ یہی ارمان ہے ہمارا
عاصی ہین مگر خوف قیامت نہین اصلا / وہ حامی دین شافع عصیان ہے ہمارا

جو باعث مخلوق خداوند جہان سے ہے
وہ فخر بشر صاحب ذیشان ہے ہمارا

شاہون کا جو ہے شاہ اولوالعزم کا افسر
ہم اوس کے ہین منشور وہ سلطان ہے ہمارا

آپ ہین یا غوث جان اولیا
آپ سے ہے عز و شان اولیا

تم ہو مہر آسمان اولیا
تم سے روشن ہے جہان اولیا

کہہ رہا ہے مرغ جان اولیا
تم ہو رنگ باغ شان اولیا

یوسف مصر کرامت آپ ہین
اسے عزیز کاروان اولیا

ہین فدائے مصطفےٰ یا غوث آپ
آپ پر قربان ہے جان اولیا

آپ کے آب توجہ سے بڑھا
جوہر تیغ زبان اولیا

آپ کے اوصاف مین ہو لی پھلی
خوب ہی شاخ بیان اولیا

دور کردیتی ہے دل کی تیرہ گی
اک نگاہ ضوفشان اولیا

جانکران کو ترے در کے فقیر
چومتا ہون آستان اولیا

دیکھکر شان حقیقت غوث کی
اور ہی کچھ ہے گمان اولیا

صدقۂ احمد علی چشتی فدا
ہوگیا دل رتبہ دان اولیا

کیا بیان ہو وصف شان اولیا
ہے خدا مدح خوان اولیا

اللہ اللہ کیا ہے شان اولیا
عرش اعظم ہے مکان اولیا

چرخ سے سننے کو آتے ہین ملک
جس جگہہ پر ہو بیان اولیا

کیون نہ رضوان ہو پشیمان دیکھکر
رشک جنت ہے مکان اولیا

کسطرح ہو بشر سے یہ ادا
ذکر حق ہے ذکر شان اولیا

واہ کیا رتبہ ہے کیسی شان ہے
لامکان پر ہے مکان اولیا

باغ جنت اون کی تو جاگیر ہے | جو ہے دل سے مدح خوان اولیا

گلشنِ خلدِ برین سے اے حبیب
ہے فزون تر بوستانِ اولیا

غزل من تصنیف جناب حکیم غلام غوث خان صاحب منت لمپوری مقیم بمبئی

مرا کوے احمد وطن ہو الٰہی | یہ بلبل ہو اور وہ چمن ہو الٰہی
یہ رعب شہ بُت شکن ہو الٰہی | مسلمان ہر برہمن ہو الٰہی
مری نظم رنگین کا رنگ اثر بھی | برنگ سہیل یمن ہو الٰہی
مرا خاتمہ عشق شاہِ امم مین | بحق شہ ذوالمنن ہو الٰہی
قضا آے میری درِ شاہِ دین پر | مدینے مین گور و کفن ہو الٰہی
بڑھے دل مین ناسور عشق محمد | ترقی زخم کہن ہو الٰہی

دُعا ہے یہ منت کی ہر وقت تجہ سے
خضر عمر شاہ دکن ہو الٰہی

یہ ہے گرمئ بازار محمد | خدا خود ہے خریدار محمد
محمد ہین خدا اسکے عاشق زار | خدا ہے عاشق زار محمد
اگر مردہ سُنے زندہ ہو دم مین | دم عیسیٰ ہے گفتار محمد
بچھا جاتا ہے دل قدمون کے نیچے | یہ ہے انداز گفتارِ محمد
مدینے ہو مرا مدفن الٰہی | رہون مین زیر دیوار محمد
ٹھکانے لگ گئی مٹی ہماری | ہوے پامال رفتارِ محمد

نہین اپنے گناہون کا مجھے غم
مین ہون منت گنہگار محمد

یوسف سے سیکڑون ہین خریدار مصطفےٰ
مثل مسیح لاکھون ہین بیمار مصطفےٰ

بس کان وہ سنے ہون جو گفتار مصطفےٰ
آنکھین وہی جو دیکھے ہون دیدار مصطفےٰ

دیکھا خدا کے پردہ مین موسیٰ نے طور پر
لمعان برق جلوۂ رخسار مصطفےٰ

ہو شئے تری نگاہ سے گذری ورنہ دیدہ
ہر جز و کل سے ہے مظہر انوار مصطفےٰ

اپنی نظر مین آپ در آؤن محال ہے
گھیرے ہوے ہے جلوۂ رخسار مصطفےٰ

پھر ہمسری کسی کی کہان اب خوش آتی ہے
اپنا ظہور خاص ہے اظہار مصطفےٰ

عاشق نہین نہ تاک ہو جسکی رقیب پر
منظور کبریا ہے طلبگار مصطفےٰ

جل بھن کے خاک ہو مرے دل مین جو آئے غیر
ہے ابروے شعلۂ رخسار مصطفےٰ

قابل درود پڑھنے کے ہین اوسکے سب آہ ہیجے
سنت ہے بلبل گل رخسار مصطفےٰ

تضمین بر مطلع مشہورہ

وہ کون طرحدار ہے اے خالق اکبر
جس شخص کی اک دہوم ہے آفاق کے اندر

مجھکو بھی دکھا دے کہین اوسکا رخ انور
ہر ایک سے سنتا ہون یہی بات مین اکثر

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

بعضے تو یہ کہتے ہین حبیب احدی ہے
بعضون نے کہا ہے کہ چراغ ازلی ہے

اور بعض کا ہے قول کہ جو کچھ ہے وہی ہے
اور اپنی تو بس لو اسی مصرع سے لگی ہے

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دیکھا نہ تہا آنکھون سے کبھی وہ رخ انور
کانون سے ہی سنتا تہا کہ ہے ایک پیمبر

پر ذکر نے ہی اوسکے یہ افسون کیا مجھپر
چھٹتا نہین یہ مصرع زبان سے مری دم بھر

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

محو رُخ یوسف تھی فقط ایک زلیخا
یہ حسن ہے وہ حسن کہ پردہ مین بھی چمکا

اس رُخ کے تو ہین دونون جہان محو تماشہ
یوسف بھی اسے دیکھ کے فوراً یہی کہتا

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

یہ تھا شب معراج علو ی شہ یکتا
اور حسن تو یہ تھا کہ لگا چاند کو چوندا

اقبال تصدق تو قدمبوس حشم تھا
تھا فرش سے تا عرش بھی غلغلہ پیدا

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہون روز ازل سے مین طپان مثل کبوتر
تن گرم ہے لب خشک ہین تارے نظر اتر

بسمل سے بھی ابتو مری حالت ہوئی ابتر
روتا ہون کہ رویا مین رُخ پاک دکھا کر

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دکھا دے یا خدا روے محمدؐ
نجاؤن مین جنت کو یہان سے
دھ پڑھ لے سورۂ والیل کو اب
بلائین لون مین زلف عنبرین کی

خوش آتی ہے مجھے بوے محمدؐ
مجھے فردوس ہے کوے محمدؐ
نہ دیکھا جس نے گیسوے محمدؐ
نظر آجائین جو موے محمدؐ

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
یہی چارون ستھے بازوے محمدؐ

یانبیؐ ہند مین ٹھوکرین کہاؤین کب تک
دیکھئے آپ مدینے مین بلائین کبتک

آنکھیں پتھرا گئیں ہیں راہ بہت دیکھ چکے
سختیاں درد جدائی کی اٹھائیں کب تک

پھر کے آتے ہیں جو زائر ہمیں کرتی ہیں خجل
بات بگڑی ہوئی لوگوں سے بنائیں کب تک

اشک غم رک نہیں سکتے ہیں کہاں تک روکیں
درد دل چھپ نہیں سکتا ہے چھپائیں کب تک

نہیں ملتی ہیں دنیا کے بکھیڑوں سے نجات
یا نبی گرد رہیں گی یہ بلائیں کب تک

حق وہ حسن کہ اللہ ہے شیدا تیرا
کچھ سمجھ میں نہیں آتا مرے رتبہ تیرا

ابتو شاہا یہ جدائی نہ سہے آپس میں
دور روضہ سے ہوں میں دور ہے روضہ تیرا

ہم مدینہ تو نہ لیجائیں گے تجھکو اے دل
لوگ تڑپیں گے جو دیکھیں گے تڑپنا تیرا

پھر نہ آئیگا مدینے سے پلٹ کر عاشق
دم نکل جائیگا دیکھے گا جو روضہ تیرا

کب بلاؤ گے مدینے میں قضا کو شاہا
زیست سے تنگ ہے اب ہند میں شیدا تیرا

تمہارے نام پہ دل سے ہے فدا رسول اللہ
کلام ہے یہی صبح و مسا رسول اللہ

تمہاری شان سے ہے شان خدا رسول اللہ
کلام حق سے یہ ثابت ہے یا رسول اللہ

تمہارے نور سے روشن ہوا دو عالم ہے
یہ پھیلی سب ہے تمہاری ضیا رسول اللہ

شب عروج میں عرش بریں پہ تم پہونچے
عجیب مرتبہ تم کو ملا رسول اللہ

پھنسا ہوں بحر عصیاں کی جان ہے آفت میں
لگا دو پار یہ بیڑا مرا رسول اللہ

بلالو اپنے مدینے میں از پئے احمدؐ
یہی ہے آپ سے بس التجا رسول اللہ

خدا کے فضل سے حل ہوگئی ہر اک مشکل
تمہارے نام کو جس دم لیا رسول اللہ

کس رخ پاک کی پھیلی ہے ضیا آجکی رات
مطلع نور ہوا ارض و سما آجکی رات

کس پہ عاشق ہوا رب دوسرا آجکی رات
کون پیدا ہوا محبوب خدا آجکی رات

جلوہ گر کون شہنشاہ ہوا آجکی رات
بام کعبہ پہ نصب ہے جو ہوا آجکی رات

یہ سنادی کی ندا قاف سے تا قاف ہوئی
مولد احمدؐ مختار ہوا آجکی رات

جشن میلاد محمدؐ کی ہے افلاک پہ دہوم
عرش پہ محو تماشا ہے خدا آجکی رات

ہو گئے تخت سلاطین زمین کے اوندہے
دامن کوہ مین شیطان چھپا آجکی رات

لو گنہگارو مبارک تمہین میلاد حبیب
شافع حشر ہوا جلوہ نما آجکی رات

آج شب کو عرش پر وہ بے نقاب آنیکو ہے
دیکھکر مجھکو اسے بھی کچھ حجاب آنیکو ہے

باندہ لے اپنی کمر اے جبرئیل با تمیز
تیرے ہمراہ وہ مرا عالیجناب آنیکو ہے

اور اول آسمان پر بولی مریم دیکھکر
دین و دنیا کا یہان پر ماہتاب آنیکو ہے

ساکنان آسمان دوم مین دے خبر
رحمت خلاق عالم با صواب آنیکو ہے

آسمان سوئمی پر تو ندا دے پھر عام
وہ مرا محبوب دلبر خوش خطاب آنیکو ہے

آسمان چارمی پر جا کے کہنا جبرئیل
کوئی دم مین اب یہان پر آفتاب آنیکو ہے

چرخ پنجم پر ملائک دست بستہ ہون کھڑے
اب یہان پر وہ نبی لاجواب آنیکو ہے

زینت چرخ ششم مین کیا بیان تم سے کرون
حور و غلمان کہتے تھے وہ با کتاب آنیکو ہے

آسمان ہفتمین پر جمع ہون سب انبیا
کر لیا ہے حق نے جسکو انتخاب آنیکو ہے

جس نے کالی رات کو روشن کیا تہا نور سے
شکر للہ آج پہر وہ آفتاب آنیکو ہے

کعبہ و کرسی سے و سب ہو گئی بار زمین
آج تیری سمت اک عالیجناب آنیکو ہے

اور مکان لامکان کا کیا بیان تم سے کرون
تہی خبر صدیقؓ کے ہمرکاب آنیکو ہے

ہے دعا یہ ہی لطفیؔ کی حشر ہو جسدن بپا
وہ کہین لے تجھپہ رحمت بے حساب آنیکو ہے

گنہگارون کو جب آزاد کرنا
ہمین بھی یا محمدؐ یاد کرنا

تری امت کی کشتی ہے بھنور مین
وہ ڈوبی یا نبیؐ امداد کرنا

خوشا وہ لوگ جو سنتے تھے ہردم
سرِ منبر تیرا ارشاد کرنا

جنازہ جس گھڑی مرا ہو طیار
اور اسمِ مبارک یاد کرنا

پہونچ جائین تو ہم طیبہ مین اے چرخ
بتادین گے ترا بیداد کرنا

مدینے مین مجھے دفنانا یارو
مری مٹی نہ یان برباد کرنا

چلو اٹھو قضا سوئے مدینہ
رہے کب تک یہان فریاد کرنا

کرے توصیف کیا بندہ جناب مصطفےٰ تیری
ثنا قرآن مین کرتا ہے جب خود ہی خدا تیری

دیا حق نے تری ذات مقدس کو بڑا رتبا
لکھی ہے عرش پر توصیف محبوب خدا تیری

تمنا انبیا نے کی کہ ہوویں تیری امت مین
سنی جب عام شہرت اے شہ ابر سخا تیری

یہودی کو شمائل مین بصارت ہوگئی حاصل
لگائی اوس نے آنکھون مین جو اپنی خاک پا تیری

جہنم سے گنہگارانِ امت کو بچائے گی
شفاعت حشر کے دن حضرت خیر الوریٰ تیری

تصور سے نہین ہے جان مضطر ایک پل خالی
محبت دل مین ہے ہردم شہ ہر دو سرا تیری

زبان بے زبانی سے شب معراج فرمایا
مجھے خاطر ہر اک منظور ہے اے دلربا تیری

عیان ہے صاف قرآن سے کہ تو کیسا ہے لاثانی
ثنا و الشمس ہے تیری صفت ہے والضحیٰ تیری

مٹے تاریکی دل کی بلا سینہ منور ہو
نظر آئے مجھے گر خواب مین زلفِ دوتا تیری

تیرے ہجر مین حسرت مصطفےٰ نہین دل کو میرے قرار ہے
مجھے شکل اپنی دکھا دے تو مری جان تجھپہ نثار ہے

نہین نیکی مجھ سے ہوئی ذرا مین ہمیشہ کرتا رہا خطا
مرے کار بگڑے تو دے بنا تو شفیع روزِ شمار ہے

سب تجھ خلق کرتا نہ گر غنا نہ خدائی ہوتی عیان ذرا
یہ ظہور ہے تری ذات کا ترے دم کی سب یہ بہار ہے
مری تجھ سے ہے التجا مجھے اپنے روضہ پہ لے بلا
مرا دل یہان ہے تڑپ رہا مری جان زار و نزار ہے

مرا دل تجھی مین لگا ہی بس نہین اور مجھکو ہی کچھ ہوس
ذرا دے دکھا رخ پر ضیا ہی کہتا غضنفر زار ہے

دل عشق محمد مین ہے بیمار ہمارا
کیا بن کے کرے گا کوئی اغیار ہمارا
است مین محمد کی ہون بندہ ہون خدا کا
است مین محمد کی کیا حق نے ہے پیدا

اچھا نہو یارب کبھی آزار ہمارا
احمد ہین شفیع حق ہے مددگار ہمارا
تا حشر رہے گا یہی اقرار ہمارا
کیا کوکب اقبال ہے بیدار ہمارا

ہو جاؤن نہ کیون سورہ واللیل کا عامل
دل زلف نبی مین ہے گرفتار ہمارا

جلوہ پاک دکھا دو اے محمد پیارے
تشنگی آپ کی فرقت مین بہت ہے مجھکو
ہے تمنا کہ مدینے مین مین پہونچون جلدی
مرض ہجر سے جینے کی نہین ہے امید
آرزو ہے کہ مدینہ مین بلا کر جلدی
ہان ادلٹ دیجیے اب رخ سے نقاب انور
جو نہ کر پاتھ کہو نگا یہ بروز محشر
نور ایمان سے منور کرو دل کو میرے

اپنا شیدا ہے بنا دو اے محمد پیارے
شربت دید پلا دو اے محمد پیارے
بخت خفتہ کو جگا دو اے محمد پیارے
جلد صحت ہو دوا دو اے محمد پیارے
حسرتین دل کی مٹا دو اے محمد پیارے
چاند سا مکھڑا دکھا دو اے محمد پیارے
نار دوزخ سے بچا دو اے محمد پیارے
زنگ عصیان کا چھڑا دو اے محمد پیارے

بحر عصیان کے طلاطم مین پڑا ہون شاہا

پار بیڑے کو لگا دو اے محمدؐ پیارے

احمدؐ پاک کا دیوانہ و شیدا ہون مین
بیکل و زار ہون بسمل ہون تڑپتا ہون مین

دم بدم آہ و فغان کرتا ہون روتا ہون مین
زندگی خاک بسر سنہ مین کرتا ہون مین

جہوم جاتے ہین ملک سنکے بشکل افلاک
نام نامی جو کبہی آپ کا پڑہتا ہون مین

تیرے ہی نور کی رونق ہے دو عالم مین شہا
تیری ہی شان ہر اک رنگ مین پاتا ہون مین

صدقے ہو جاؤن جو وہ روے منور دیکہون
یا نبیؐ پاک تمنا یہی رکہتا ہون مین

دیکہیے کب مجہے بلواتے ہین میرے آقا
منتظر عرصہ سے اس بات کا بیٹہا ہون مین

اپنے محبوب سے تو مجہہ کو ملادے اللہ
اوسکی صورت کا ہون مشتاق دکہادے اللہ

آشیان میرا مدینے مین بنا دے اللہ
مین ہون بلبل مجہے اوس گل سے ملادے اللہ

رات دن ہے یہی امید دل وحشی کی
روضۂ احمدؐ مختار دکہا دے اللہ

واسطے جس کے بنائی ہے خدائی تو نے
اک نظر اوسکی تجلی کو دکہا دے اللہ

روز و شب آٹہہ پہر پڑہتا ہون ادن پہ درود
ایسی لو اوسکی مرے دل مین لگا دے اللہ

کسطرح جاؤن وہان کیونکہ ملون اوس گل سے
راہ گم کردہ ہون مین راہ بتا دے اللہ

منتجی ہون مین اسی بات کا دن رات نسیم
اپنے محبوب کا دیدار دکہا دے اللہ

کسی کو مرض سے شفا چاہیے
نہیں تو مرض لا دوا چاہیے

نہ مسند نہ ظلِ ہما چاہیے
فقط اپنے دل مین ولا چاہیے

وہ مانے نہ مانے اوسے اختیار
ہمین رات دن التجا چاہیے

یہ وہ پہول ہے جس مین کانٹا نہین
شراب محبت پیا چاہیے

محبت محبت تو کہتے ہین سب
محبت کو صدق و صفا چاہیے

محبت تو ہے کام دل والون کا
اور اوس کو جگر بھی وزرا چاہیے

جگر پر ہو اک تیر کاری لگا
ہر اک زخم دل کا ہرا چاہیے

جو ہو جان مضطر تو دل پاش پاش
کلیجہ او چھلنا ہوا چاہیے

محبت مین سر کی محبت کہان
محبت کو سامان بڑا چاہیے

شریعت کے آگے ہو گردن جھکی
طریقت پہ بھی دل فدا چاہیے

مدینہ کہان اور یہ عاجز کہان
پہونچنے کو بخت رسا چاہیے

سبھی انبیا اولیا غوث و قطب آئیں ان [illegible] حرم مجاہت ہین
چلو احمد سیم کے در پہونچ کے درشن [illegible] کا جلوہ دکھات ہین

کوئی عرش پہ فرش بچھائے رہو کوئی نور کی باتی جلائے رہو
معراج کی رین سہانی بھلے جبریل براق سجاوت ہین

یہی حورین سب مل بات کرین یہ تن من ہم وچہین لیو
سکھی انی آنا کی یا انسر یا دو شیام ہمارے بجاوت ہین

توری ناو بھنور مان مین جو کا وہ بھی تو میم کھیو ٹیا
وہی اپنے کرم سے وکھین کا محمد ہمارے بیڑا لگاوت ہین

شہ ارض و سما تشریف لائے
شہ ہر دو سرا تشریف لائے

ولی الاولیا تشریف لائے
امام الانبیا تشریف لائے

خلیل باصفا تشریف لائے
حبیب کبریا تشریف لائے

شفیع المذنبین عرصۂ حشر
شہ روز جزا تشریف لائے

لقب جنکا کہ ختم المرسلین ہے
خوشا صد مرحبا تشریف لائے

درود اللہ نے بھیجا ہے جنپر
وہی صلِّ علیٰ تشریف لائے

بنی ہے جنکی خاطر یہ خدائی
وہی شان خدا تشریف لائے

تجلی گاہ ہے جنکا یہ عالم
وہی شمس الضحیٰ تشریف لائے

کہا ارواح اک انبیا نے
ہمارے پیشوا تشریف لائے

زمانے مین منادی نے ندا دی
محمد مصطفے تشریف لائے

ہوئین حل مشکلین امت کی یکسر
عجب مشکل کشا تشریف لائے

بہا دنی ہے جسکی گنج لولاک
وہ دُر بے بہا تشریف لائے

بہار گلشن امکان بسمل
بصد ناز و ادا تشریف لائے

رسول اللہ کی نعت مبارک اور سخن اپنا
کہان مدح محمد اور زبان اپنی دہن اپنا

محمد گوہر شہوار عمان رسالت ہین
کہ ہے ہر حرف نعت احمدی دُرِ عدن اپنا

وہ مجنونِ محمد ہون جنون مین یہی زبان زد ہے
دکہا اللہ لیلاے مدینہ بانکپن اپنا

سپیسر ہو وہ سوزِ عشق شمع لی مع اللہ
پہنکے پروانہ بن بنکر ہر اک عضوِ بدن اپنا

ہوا سوداے زلفِ عنبرین احمدی سر مین
دماغ اب کیون نہو غیرت دہِ مشکِ ختن اپنا

گلِ خندان عشق احمدی سینے مین جنکر
بنا رکہا ہے رشکِ جنت الماوا چمن اپنا

اڑا کر دہجیان عشق نبی مین جیب و دامن کی
ترقی پر ہوا وحشت جوش پر دیوانہ پن اپنا

نوا سنجِ گل رخسار احمد ہین تعجب کیا
ازل سے ہوگیا ہو باغ جنت مرہتبن اپنا

دل و جان و جگر قربان عشق احمد مرسل
بنا خون دل و لختِ جگر سلوا و من اپنا

نہو پیش لب یاقوت احمد سرخرو ہرگز
ہے گو عمر بہر خون جگر لعل یمن اپنا

نہین رکہتا کوئی نام خدا آفاق ہین ثانی
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر بت شکن اپنا

مجہے مست الست چشم مازاغ البصر حافظ
بنا رکہے مے گلرنگ چشم سحر فن اپنا

غزل من تصنیف شیخ محمد برہان الدین صاحب شعلہ گلشن آبادی خلف شیخ شمس الدین صاحب گلشن آبادی

کیون بلانے مین ہے اب دیر مدینے والے
تیری قسمت مین ہے کیا پہیر مدینے والے

فوجِ غم گھیرے ہوئے ہی مجھے دشمن کیطرح
تو ہٹا اسکو مرے شیر مدینے والے

روح یثرب مین تو قالب ہے یہان پر میرا
کسطرح ہوئیگی پہر سیر مدینے والے

کفر کی جڑ کو وہ کعبہ سے اوکھاڑا تو نے
نہ کلیسا ہے نہ اب دیر مدینے والے

چرخ در پے ہے زمین سخت ہے مین بے قابو
پیش ہے مجکو زبر زیر مدینے والے

عمر دنیا مین بہی عزت سے بسر ہو میری
خاتمہ ہو مرا بالخیر مدینے والے

بس دعا ہے یہی شعلہ کی حضوری مین ترے
شہر یثرب کی کرون سیر مدینے والے

غزل من تصنیف جناب سید حمید حسین صاحب بسمل رامپوری حال مقیم گلشن آباد عرف جاورہ

ہے یہی دل مین تمنائے ابرار فقط
اک نظر مجکو دکہا دیجیے دیدار فقط

شوق دے مجکو یہی اے مرے غفار فقط
عمر بہر لکہون مین نعت شہ ابرار فقط

طور پر حضرت موسیٰ نے جو جلوہ دیکھا
نور محبوب خدا کے تہے وہ آثار فقط

نام ہوے سے یہی لیتی نہ کبہی یوسف
دیکھ لیتی جو زلیخا تمہین اکبار فقط

یون تو ہین اور پیمبر بہی محبِ خالق
پر ہین محبوب خدا احمد مختار فقط

منہ سے نکلیگی یہی بات لبِ کوثر بہی
یا نبی آپ کا ہون تشنۂ دیدار فقط

قل ہو اللہ احد وردِ زبان ہو اے دل
باب توحید مین کافی ہے یہ گفتار فقط

لیجیے آپ ہی اے حضرت زاہد جنت
کوے محبوب خدا ہے مجھے درکار فقط

اور کچھ بہی نہین بیماری طبیب نادان
عشق احمد کا مرے دل مین ہے آزار فقط

اور خیال سے دنیا کے نہین کام مجھے
گیسوئے شاہ مین رہتا ہون گرفتار فقط

خواہش حور نہ جنت سے غرض بسمل کو
یا نبی ہے طلب جلوۂ دیدار فقط

مخمس در شان معراج شریف اشتیاق رب باری

اے مرے مطلوب جانا جلد آنا ہے تو آ
اے مرے محبوب رعنا جلد آنا ہے تو آ
وصل کا ساغر پلانا جلد آنا ہے تو آ
انبیاؤں مین یگانا جلد آنا ہے تو آ
دیر اس مین مت لگانا جلد آنا ہے تو آ

کب تمہارا سا طلا رتبہ کسی کو ہے نبیؐ
ہر نبیؐ کو فخر ہے کی بس تمہاری چاکری
ہے تمہارے دید کی سب کو یہان تشنہ لبی
ساکنان چرخ کو اب بیقراری ہے بڑی
ہے اگر جلوہ دکہانا جلد آنا ہے تو آ

ہم نے تعریف آپکی امت کی کی قران مین
یعنی کنتم خیر امت لکھہ دیا ہے شان مین
مت کرو غم ہے اگر امت پہنسی عصیان مین
اپنی امت کو اگر ہے حشر کے میدان مین
ہم سے تم کو بخشوانا جلد آنا ہے تو آ

دونون عالم مین تمہین کو ہم نے دی ہی سروری
ہم نے تم کو خود کیا محبوب اپنا اے نبیؐ
حور و انس و جن ہی کرتے ہین تری خوشنگری
تیرے چہرہ سے عیان ہے ایک شان برتری
ہے اگر صورت دکہانا جلد آنا ہے تو آ

ہم نے زلفون کی تری قران مین کہائی قسم
دام الفت مین پہنسا ہر ایک ہے دام و درم
واسطے تیرے ہین حورین واسطے تیری ارم
دلبر صاحب جمال خسرو والا حشم
حد سے اب گذرا زمانہ جلد آنا ہے تو آ

ہم نے بخشے ہین شیفتہ جن و بشر سب ہین گئے
واسطے تیرے زمین و آسمان پیدا کئے
اسطرح کے مرتبے کب اور کسی کو ہین دے
حورین مشتاق لقاء دیدار کی ہین سب ترے
شیفتہ ہے اک زمانہ جلد آنا ہے تو آ

طور پر کہتے تہے موسیٰ رب ارنی کو پکار
لن ترانی کی صدا آتی تہی ادن کو بار بار
پر ترے اوپر مرا لطف و کرم ہے بیشمار
ہے یہی منظور ہم کو اے رسول باوقار
عرش پر تجہکو بلانا جلد آنا ہے تو آ

مخمس بر غزل جناب سید حمید حسین صاحب بسمل رامپوری مقیم جاورہ بن طبع زاد جناب محمد عبد الحفیظ خان صاحب گلشن آبادی

نہ ہو کیون وظیفہ ہمارا محمدؐ
کہ رب کا ہے پیارا دُلارا محمدؐ
ہماری ہے آنکھون کا تارا محمدؐ
ہمین جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ
محمدؐ کے ہم ہین ہمارا محمدؐ

مجھے ہجر کی آفتون سے بچا لو
مری سانس سینے مین اٹکی ہے دیکھو
نہ دیر اب کرو جلد صورت دکھا دو
خبر لو بہت جلد میری کہ مجھ کو
تمہاری جدائی نے مارا محمدؐ

ملی کس پیمبرؐ کو محبوب امت
ہوئی کس نبیؐ پر یہ رب کی عنایت
تعلق ہے یہ خوف بخشش کی صورت
محمدؐ کو ہے جیسے امت سے الفت
اوسی طرح ہے حق کو پیارا محمدؐ

ہے رہنمائی بہ اعجاز نیکو
ہر امت نے پایا پیمبر محبو
نبیؐ ایسا کوئی ملا ہے کسی کو
زہے فخر امت یہ رشتہ تو دیکھو
حبیب خدا اور ہمارا محمدؐ

لحد مین جدہر دیدۂ شوق اوٹھے
نظر آئین روئے منور کے جلوے
زبان میری ہنگام پرسش نہ اٹکے
سوال نکیرین مین میرے منہ سے
خدا پہلے نکلے دوبارا محمدؐ

جب اسم مبارک وہ ہم سے سنین گے
فرشتے درود آگے پڑھتے چلین گے
تمام انبیا منہ ہمارا تکین گے
بروز جزا ہم یہ سب سے کہین گے
کہان ہے کہان ہے ہمارا محمدؐ

مین پہونچونگا نزدیک عرش برین جب
پکارونگا اسطرح ہوکر مودب

یہاں ہیں محمد شہنشاہ یثرب | فرشتوں سے اوس وقت فرمائے گا رب

بلا لو یہ کس نے پکارا محمد

مجھے لینے آئیگا ہر ایک عرشی | میں جاؤں گا پڑھتا ہوا نعت عالی
عنایت سے پھر دیکھکر شکل میری | جو پوچھیگا خالق تو امت ہے کس کی

پکڑ لوں گا دامن تمہارا محمد

یہ دل صدمہ ہجر کب تک سہے گا | جگر خون ہو ہو کے کب تک بہے گا
ہر اک سوئے یثرب سیر اک کب تک کہیگا | جو آنکھوں میں آئے تو کب تک رہے گا

یہ پردہ ہمارا تمہارا محمد

گیا تیغ فرقت سے گھائل سنبھالو | خبر رشک کی جلد پھر حشر دالو
نہ ٹالو اسے اب نہ ٹالو نہ ٹالو | مدینے میں بسمل کو اپنے بلا لو

یہ کب تک پھرے مارا مارا محمد

میں ہوں مداح پیمبر مجھے پروا کیا ہے | حشر اور نشر کا کیا فکر ہے کھٹکا کیا ہے
نبض مت دیکھ مسیحا مری کرتا کیا ہے | عاشق روئے محمد کو تو سمجھا کیا ہے
جلوہ روئے محمد ہے مریضوں کی شفا | ہم نہیں جانتے دنیا میں مسیحا کیا ہے
دل میں وہ بات ہے سوسنی بھی جو دکھیں غش ہوں | طور کیا چیز ہے اور طور کا جلوا کیا ہے
صور کا خوف ہے کیا حشر کا کھٹکا کس کو | غم محشر ترے ہوتے مجھے سودا کیا ہے
رات دن صل علیٰ صلی علیٰ کی تکرار | نہیں معلوم یہ دھن کسکی ہے سودا کیا ہے
لائے لائے یا عشق محمد تشریف | حکم فرمائے حاضر ہے یہ بندہ کیا ہے
جو نہ یہ شوق میں اب سوے مدینہ لے چلی | غمزدہ ہند میں کرکے مجھے بٹھا کیا ہے

غزل نعت تصنیف جناب محمد اختر یار خان صاحب شباب گلشن آبادی

بندہ ہوں ترا اے بار خدا رحمت کی نظر مجھ پہ فرما | میں غیر نہیں ہوں ہوں ترا پھر کیسا یہ پردہ

مدت سے ہون مشتاق ترا دیدار دکہا دے پہر غفرا | دوری کی نہین اب تاب ذرا اتنا تو بتا اب کب تک ترسا

ہر رنگ کو تجہہ میں رنگا دیکہا ہر ذات میں تجہکو خدا پایا | ہر شان میں تجہکو دیکہا ہر آئینہ میں تجہکو عیان جانا

آنکہون میں سمایا ہے ایسا سب روشن وہ تیرا جلوا | ذرے ذرے میں نظر آیا جب دل کی آنکہون سے دیکہا

فی انفسکم پہ جو غور کیا تو دوئی کا اوٹہا پردہ دیکہا | آنکہون میں مثال نظر تہا مرے پہر تو تجہے اپنے مین پایا

جس نے کہا دل سے الا اللہ کر لا سے دور آلہ کو | دوزخ سے بچا جنت پائی اور جا کہان کہان پہونچا

اول ہے وہی آخر ہے ظاہر ہے وہی باطن وہی | ہر شے میں وہ یار ہے جلوہ نما سبحان اللہ سبحان اللہ

ونفخت فیہ من روحی سے والروح من امر ربی سے | ولقد کرمنا بنا کے ہمین کس پہیر سے اظہار کیا

نحن اقرب پر غور کرو من نور اللہ سے درمیان دہرو | پہرتے ہو کہان بہولے بہولے آیا تو ٹہو تو ذرا اپنا

جب تک رہے آپے میں بت تک رہی بہولی اپنے کو | جب آپنے کو بہول گئے اپنے تئین آپکو آپ ہی مین پایا

خلق الانسان سنا کے ہمین ہر صورت کو دکہا کے ہمین | مشتاق دید بنا کے ہمین اپنی یہ کیا آپ ہی شیدا

ہمہ اوست کوئی فرماتا ہے ہمہ زوست کوئی ٹہراتا ہے | جسکی وہ سمجہہ مین غرض آیا سمجہا اوسنے کیا دین آیا سمجہا

احمد مین احد مین فرق نہین اک میم کا پردہ حائل ہے | جس نے کہ محمد کو دیکہا حق دیکہا اوس نے حق پایا

قربان ہون میں اپنے مرشد کے خاموشی کی مہر لگا | حیرت ہے تجہے کیا جانے کیا کچہہ ہے کیسی کا کہین [illegible]

اوس آنکہ سے مجہکو بہی جلوہ دکہا اللہ محمد کا جلوا | جس آنکہ سے تو نے اوسے دیکہا اوسنے تجہے جانا مانا

خاموش شباب اب اتنی بکو نہین ہوتی اچہی | پابند شریعت ہو کے تم کہتے ہو خدا جانے کیا کیا

غزل مسمیٰ تصنیف جناب مولوی سید نظام الدین صاحب گلشن آبادی مصاحب نواب صاحب بہادر جاورہ

دلم فدائے رخ پاک یا رسول اللہ | بشان آمدہ لولاک یا رسول اللہ

کسی کہ خاک در تست بارگاہ عالی نسبت | ہمیشہ بر سر او خاک یا رسول اللہ

بیاد حلقہ گیسوئے عنبر افشانیست | چو شانہ دل صد چاک یا رسول اللہ

رسیدہ شب عرش برین شب معراج | گذشتہ از زینہ افلاک یا رسول اللہ

ز فیض خلق تو در خلق نیست کس محروم | بجز نظام الناک یا رسول اللہ

تمام شد

اعلان

کرامات غوثیہ حصہ دوم
وسوم وچہارم فی حصہ
قیمت ۱۰/
گلدستہ کرامات ۶/
مجموعہ معجزات ۵/
میلاد محمدی ۵/
میلاد محمدی معروف
بہ حصول سرمدی حصہ
اوّل قیمت ۰۲/
،، حصہ دوم ۰۲/
گلدستہ جنت ۲/
روضۂ جنت نوید جنت
قیمت ۱۰/
جذبۂ عشق مع خمسہ قصۂ
حضرت بلال رحمت اللہ علیہ
معجزہ شق القمر ۰/
معجزہ آل نبی ۰/

معجزہ ہرنی وشیرنی ۱۰/
مجموعہ معجزات ۵/
نجم الضیا ۲/
بہار ولادت معہ نماز کا
پہل قیمت ۱۰/
مجموعہ وفات نامہ ۳/
میلاد سرور انبیا معروف
بہ تبصرہ الاصفیا ۵/
انتخاب عرشی ۲/
قندیل عرش ۱/
گلدستہ معراج ۱/
گلدستہ کرامات ۵/
باغ رسول ۱۰/
بہار جنت ۴/
ناصر العاشقین ۱/
میلاد کحل البصر خیر البشر
قیمت ۳/

حدیث قدسی کامل ۹/
معراج نبوی خورد ۱/
مسدس کربلا ۸/
مولود گلشن جنت معروف
بہ فیضان عشق ۳/
آثار محشر ۳/
زاد عقبیٰ ۰۲/
روایت بسم اللہ ۰/
معجزہ انگشتری ۲/
ظہور قدرت ۱/
بوستان رسول ۱۱/
نوید بلاغت ۲/
مژدۂ میلاد ۱/
صبح ازل شام ابد ۰۲/
رحلت بتول ۰/
راحت القلوب ۰۳/
شوکت میلاد ۱/

فضائل میلاد ۱/
سند شفاعت ۱/
قصۂ حضرت بلال ۸/
قصۂ حلیمہ دائی ۰/
نور نامہ جلی قلم ۳/
نور نامہ کلاں ۰/
اثار محمدی ۲/
انوار محمدی ۵/
مولود بہشتی معروف بہ
سرور احمدی ۲/
مولود دلفروز ۳/
مولود شریف عنایت علی
قیمت ۲/
فیض محمدی ۳/
مولود حبیب یزدانی
معروف بہ گلشن رحمانی ۳/
وفات نامہ ۸/

المشتہر محمد محبوب خان و محمد حسین خان مالک مطبع الٰہی محلہ کیبو ٹولہ آگرہ

قیمت فی جلد ۴؍

دوم ... ۱۰۰۰ جلد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

کمترین زمن سید حمید حسین عرف بنّے میان متخلص بسمل متوطن مصطفےٰ آباد عرف رام پور حال مقیم گلشن آبادی عرف جاورہ محلہ مغل پورہ خلف خیر خواہ خلق اللہ جناب سید محمد شاہ صاحب مائل رامپوری مدظلہٗ تعالیٰ خدمت مین صاحبان فہم و ذکا و عاقلان با صفا کے ملتمس ہے کہ ایک مدت سے اس خاکپائے رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شوق میلاد خوانی دامنگیر ہے اور سخن لاحاصل و افسانہ ہائے باطل سے نفرت کامل ہے لہذا تالیف میلاد کا خیال ہوا اور ویرانۂ دل خزانۂ شوق غزلیات و نعت سے مالامال ہوا چنانچہ اس ایام مبارک فرجام مین اس عاجز نے بفضل خداوند انام بہ تعجیل تمام ایک کتاب بنام میلادِ محمدی موسوم بہ شانِ محمدی ترتیب دیکر جابجا سے کلام جدید شامل کیے گئے امید کہ کہین ان مضامین نزہت آئین مین سہو و خطا پائین براہ عفو و عطا گذر فرمائین نہ ہدفِ سہام ملام نبائین بمصداق الانسان مرکب من الخطاء والنسیان -

راقم شکستہ دل بندہ سید حمید حسین بسمل مقیم جاورہ محلہ مغل پورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون لا الہ سے ابتدا تری شان جل جلالہٗ
نہین کوئی تیرے سوا تری شان جل جلالہٗ

کہین تو رحیم و کریم ہے کہین قہر سے ترے بیم ہے
سبھی کہتے ہین تجھے ربنا تری شان جل جلالہٗ

ترے کن سے کون و مکان بنا ترے نور سے یہ جہان بنا
یہ ظہور ترا ہے ماسوا تری شان جل جلالہٗ

ترا نام صاحب جود ہے ترا ہر مکان مین وجود ہے
یہ تری زمین یہ ترا آسمان تری شان جل جلالہٗ

تو حریم کعبۂ دل مین ہے تو حطیم قبلۂ گل مین ہے
کبھی یان ملا کبھی وان ملا تری شان جل جلالہٗ

کہین میکشو مین تو جا چھپا کہین عابدون مین تو جا ملا
تو کہان کہان ہے مرے خدا تری شان جل جلالہٗ

تری ہر صفت کو کمال ہے تری ذات کو نہ زوال ہے
تری ابتدا ہے نہ انتہا تری شان جل جلالہٗ

تو قسیم ہے تو عظیم ہے تو حلیم ہے تو نعیم ہے
ترا کام معنیٔ ہل اتی تری شان جل جلالہٗ

کوئی کہتا ہے تجھے یثربی کوئی نام لیتا ہے احمدی
کہین تو خدا کہین مصطفےٰ تری شان جل جلالہٗ

حمد اوس بادشاہِ حقیقی کو سزاوار ہے جو ہیژدہ عالم کا مختار ہے۔ ہر ذرہ مین اُسکی شان کا نور ہے۔

ہر جگہہ اوسکی قدرت کاملہ کا ظہور ہے دنیا کے چمن مین کیسے کیسے گل بوٹے بنائے کس کس رنگ سے
پہول کہلائے۔ کہین عنادل کا زمزمہ ہے کہین غنچون کا تبسم ہے۔ سرو نے اُس کے باغ عشق سے
قدم باہر نکالا۔ قمری نے اوسکی محبت کا طوق اپنی گردن مین ڈالا۔ شبنم اوسکی جدائی مین بیتاب
ہوکر زمین پر گرتی ہے نسیم سحر اوسکی جستجو مین پہرتی ہے چشم نرگس مین اُسی کے نشۂ عشق کا
خمار ہے غرضکہ جسطرف دیکھیے ایک نئی طرح کی بہار ہے۔

غزل

شاخ مین غنچہ مین ہر گل مین ہے جلوا تیرا — ہے ہر اک مُرغِ چمن بلبل شیدا تیرا
کونسا سر ہے کہ جس مین نہین سودا تیرا — کونسی آنکھہ ہے جس مین نہین جلوا تیرا
ہوگئین سرمۂ عرفان سے جو آنکھین روشن — ذرّے ذرّے مین نظر آتا ہے جلوا تیرا
گم کیا آپ کو جب مین نے تو پایا تجھہ کو — بند کی آنکھہ تو دیکھا رُخِ زیبا تیرا
بہید توحید کا ظاہر ہو جو مٹجائے دوئی — کہ من و تو ہے فقط بہید ہے میرا تیرا
جلوۂ طور سے تو ہوش مین آئے موسیٰ — ہوش کیا آتا اگر دیکھتے جلوا تیرا
وہ بہی دن ہوگا الٰہی کہ وہ مجھسے پوچھین — کون ہے تو مین کہون عاشق شیدا تیرا
تو ہے مختار جہان چاہے وہان مسکن کر — دل ترا کعبہ ترا عرش معلیٰ تیرا

شکر صد شکر کہ دی دولتِ ایمان ہمین
ہو یہ احسان ادا کس سے خدایا تیرا

خداوند کس زبان سے ہم تیری عنایتون کا شکریہ ادا کرین تو نے ہم گنہگارون کو اشرف الامم بنایا اور
جناب سید المرسلین شفیع المذنبین اُمّی لقب عالی نسب والا حسب مولانا ومقتدانا احمد مجتبیٰ
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن عافیت کو ہمارے سرون کا سایہ اور اون کے
دست وجود کو ہماری شفاعت کا وسیلہ بنایا۔ کیسے رسولؐ پیارے پیارے صورت والے سب
حسینون سے نرالے تیرے حبیب خستہ حالان اُمت کے طبیب گنہگارون کے دستگیر

بے کسون کی تقدیر سلطان عالی حشم آفتاب عرب وعجم صلی اللہ علیہ وسلم **غزل**

پڑھو صلواۃ ذکر احمد مختار ہوتا ہے — سراپا گوش ہو جاؤ بیان یار ہوتا ہے
ظہور ذاتِ پاکِ احمد مختار ہوتا ہے — احد کا میم کے پردہ مین اب اظہار ہوتا ہے
فرشتے شوق سے اب فرش شاہانہ بچھاتے ہین — کہ شاہ دین و دنیا کا یہان دربار ہوتا ہے
خدا خود آتا ہے ہو کر خریدار ونکی صورت مین — میرے یوسف کا جب سودا سر بازار ہوتا ہے
در مقصود بہر لو دامن امید پھیلاؤ — کشادہ اب در گنجینۂ اسرار ہوتا ہے
ملک حور و پری جن و بشر آتے ہین سننے کو — جہان ذکر جناب سید ابرار ہوتا ہے

رہے کوچہ مین سرگردان کہ حاضر ہو ترے در پر
گدا کیواسطے کیا حکم اے سرکار ہوتا ہے

اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اب ایمان والو درود بھیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ اون پر ہم بھی درود بھیجتے ہین اور ہمارے فرشتے بھی۔ پس سمجھنا چاہیے کہ درود اللہ جل شانہ کا کیا ہے کہ رحمت نازل کرنا اُمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور درود فرشتون کا کیا ہے گواہی دینا اوپر اوس کے اور درود ہم لوگون کا کیا ہے کہ زبان سے کہنا اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد **مسدس**

یارو پڑھو درود پیمبر کے نام پر — محبوب حق رسول علیہ السلام پر
رہنا سدا مقدم اسے اپنے کام پر — ہر دم درود بھیجو رسول انام پر

یارب سدا درود نثار رسول ہو
ہر دم نزول فیض مزار رسول ہو

افضال کبریائی کا جلوا درود ہے　　اور جوہر عقد آدم و حوا درود ہے

یارو عزیز سفت کا سودا درود ہے　　حضرت کے نذر کرنے کو تحفہ درود ہے

یارب سدا درود نثار رسولؐ ہو

ہر دم نزول فیض مزار رسولؐ ہو

عاشق جو ہین نبیؐ کے یہی اونکے کام ہین　　شغل درود کرتے ہین پڑہتے سلام ہین

سیر درود خاص رسولؐ انام ہین　　پڑہتے درود اون پہ ملایک تمام ہین

یارب سدا درود نثار رسولؐ ہو

ہر دم نزول فیض مزار رسول ہو

مسلمانون خداوند حقیقی جن پر صلواۃ بہیجے ہم کو اپنی جان اوس پیارے کے تصور مین قربان کرنا چاہئے اور اون کا نام مبارک لیکر درود سلام بہیجنا چاہئے اور تقاضائے محبت بہی یہی ہے کہ مطلوب کو سوتے جاگتے نہ بہولے

غزل

سوتے مین نبیؐ کا مجہے جلوا نظر آیا　　شیدا کو خدائی کا تماشا نظر آیا

عشاق نے آنکھون مین محبت سے جگہہ دی　　نعلین مبارک کا جو نقشہ نظر آیا

خوش ہو کے پڑہا صل علیٰ نام نبیؐ پر　　آنکھون کو مدینے مین جو روضہ نظر آیا

دل مین مرے اندوہ مصیبت کے تہے انبار　　سب دور ہوے جب در والا نظر آیا

پردہ جو اوٹھایا تو کھلا راز احد کا　　احمدؐ مین فقط میم کا پردا نظر آیا

رب سلم علیٰ رسول اللہ - مرحبا مرحبا رسول اللہ - جا کہون کاش مین صلواۃ سلام -

تیرے روضہ پہ یا رسول اللہ - حد سے گذرا ہے اشتیاق دلی - پردہ بینی اوٹھا رسول اللہ
اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم جس کے ہین ناخدا رسول اللہ

ای عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم محفل میلاد شریف کرنا نہایت عمدہ اور بہتر طریقہ ہے بلکہ منعقد کرنا اس بزم متبرک کا ہر مسلمان پر بسبب محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے کہ اس سے مضبوطی ایمان ہوتی ہے اور حق تعالی جل جلالہ وعم نوالہ نے اس محفل پاک کو نہایت بزرگی وبرتری بخشی ہے کہ اس مین انوار ملائکہ شریک ہوتے ہین اور طرح طرح کی رحمتین نازل ہوتی ہین۔

منعقد محفل میلاد جہان ہوتی ہے	نازل اللہ کی رحمت بہی وہان ہوتی ہے
چرخ سے سُننے کو آتے ہین ملائک پیہم	خلقت احمد مرسل جو بیان ہوتی ہے
جو کوئی آتا ہے مدہوش وہ ہو جاتا ہے	بزم مین قدرت اللہ عیان ہوتی ہے
گوش دل رہتے ہین مشتاق بیان مولود	ہین تو کیا روح بہی قالب سے روان ہوتی ہے
کیون نہو نور خدا وند جہان جلوہ کنان	اوسکے محبوب کی یہ بزم یہان ہوتی ہے

مسلمانون غور کرنا چاہیے کہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل شانہ کو کسقدر محبت ہے اگر آپ کی تخلیق منظور ہوتی تو زمین وآسمان اور جو کچھ اوس مین ہے کچھ بہی نہوتا جو دل عشق رسول کی لذت اوٹھا چلے ہین اون مین کسی کی محبت جگہہ نہین پاسکتی استن حنانہ جو مسجد نبوی مین ایک لکڑی کا ستون تہا اوس آرام جان کی جدائی مین چلا چلا کر رو رہا ہے ہائے ہم لوگ ایک چوب خشک سے بہی کم ہین مخمس

قمری کو رہے الفت شمشاد مبارک	مجنون ہی کو لیلی کی رہے یاد مبارک
شیرین کی طلب ہو تجہے فرہاد مبارک	زاہد ہو فردوس برین باد مبارک

مائیم و تمناے سر کوے محمد

اسرار محبت کو وہ سمجہے جو ہو شیدا	سایہ نہ کسی نے قد محبوب کا دیکہا

خود سایہ تہا اسواسطے سایہ نہ تھا اوس کا — سایے کا کبھی دیکھا ہے کسی نے نہین سایہ

سایہ تھا خدا کا قد دلجوے محمدؐ

پھیلی جو بو چار طرف خلق حسن سے — آتی ہے وہی بو اسی غنچون کی دہن سے
سنتا ہون یہی باغ مین نسرین دشمن سے — بلبل کو محبت کبھی ہوتی نہ چمن سے

پھولون مین نہ بس جاتی اگر بوے محمدؐ

محبوب خدا ہین میری نظرون مین سمائے — ممکن ہی نہین دل مین خیال اور کا آئے
کہدے کوئی اوس سے نہ مراد یہان ٹہرائے — زاہد ہی سر اپنا طرف قبلہ جھکائے

عاشق ہون مرا کعبہ ہے ابروے محمدؐ

سو رشک ارم سینہ کھلے ہین گل الفت — خندان ہے ہر اک گل گل صد برگ کی صورت
پھولے پھلے تا حشر رہین روکش جنت — پژمردہ ہون یارب نہ گل داغ محبت

ان پھولون سے آتی ہے مجھے بوے محمدؐ

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے عشق ہونا باعث نجات کا ہے جنانچہ خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے
لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہٖ مَالِہٖ وَوَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْن
یعنی مومن کامل نہین ہوتا جب تک کہ عزیز رکھے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور مان باپ اور ساری دنیا سے اور جس نے میرے روضہ منورہ کی زیارت کی گویا اوس نے مجھ کو حیات مین دیکھا۔

غزل

اللہ دکھائے کہین روضہ ترا مجکو — اعلی کہین جنت سے ہے مرقد ترا مجکو
کیا مال ہے جنت کہ کرون جسکی تمنا — سو خلد سے بہتر ہے یہ کوچہ ترا مجکو
براے تسلی دل بیتاب کی یارب — آدے جو نظر خواب مین جلوا ترا مجکو
جز نام خدا نام کوئی کچھ نہین خواہش — اسعد رجہ ہوا نام سے پیارا ترا مجکو

تو نام خدا ایسا کچھ آنکھون مین سمایا
ہر شے مین نظر آتا ہے جلوا ترا مجکو

سبحان اللہ مسلمانون کیا خوب شہر مدینہ ہے کہ گلستان ارم جسکے روبرو خجل و شرمندہ ہے کیونکر نہو وہان حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہے اور بعد وفات آپ کا روضۂ منورہ بنا سچ تو یہ ہے کہ پروردگار عالم نے اوس سرزمین کو عجب شرف بخشا ہے کہ رات دن برابر رحمت وہان برستی ہے فرشتے اوسکی زیارت کو آتے ہین جبرئیل علیہ السلام وہان کی پاسبانی کرتے ہین خوشحال اون بندگان مومنین کا کہ جو وہان جاتے ہین اور سعادت دارین پاتے ہین اور پانچو وقت کی نماز مسجد مین ادا کرتے ہین ایک ہم پریشان حال ہین کہ دربدر طمع دنیا سے مارے مارے پھرتے اور ہجر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مین بیقرار ہوکر اس طرح عرض کرتے ہین۔

غزل

کب تک رہے سینے مین تمنائے مدینہ
کب تک دل بیتاب کہے ہائے مدینہ

جنت مین ہوگا جو تماشائے مدینہ
دل سے مرے نکلےگی صدا ہائے مدینہ

مرجاؤن مدینہ مین مدینہ مین لحد ہو
لیجاؤن لحد مین یہ تمنائے مدینہ

ای چشم تصور اتنا ہی بہت ہے
گھر بیٹھے نظر مین مرے پھر جائے مدینہ

آ بیٹھو مرے دلمین کہ عرش برین ہے
تم چاہو تو سینہ مرا بن جائے مدینہ

یارب مرے دلمین رہی یثرب کی تمنا
یارب مرے سر مین رہی سودائے مدینہ

آباد نبیؐ خانہ سے اللہ کا گھر ہو
ٹوٹے ہوئے دلمین مرے بسجائے مدینہ

عاشق کہین معشوق کا گھر دیکھنہ پائے
ویس قرنی آئے تو چھپ جائے مدینہ

ایک ہم کہ ایک ایک کا منہ دیکھ رہے ہین
اک وہ ہین کہ دوڑے گئے دیکھ آئے مدینہ

سرسبز رہے نخل تمنا مرا ہردم
اے ابر کرامت چمن آرائے مدینہ

بسمل کی تمنا ہے شب و روز الٰہی
ہردم مرے سر مین رہے سودائے مدینہ

رب سلم صلی رسول اللہ
جا کہون کاش مین صلواۃ وسلام

مرحبا مرحبا رسول اللہ
تیرے روضہ پہ یا رسول اللہ

حد سے گزرا اسے اشتیاق دلی | پر وہ یعنی ارشاد رسول اللہ

اوسکی کشتی کو سوچ سے کیا غم
جس کے ہین ناخدا رسول اللہ

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالی جل شانہٗ نے آسمان کو سنوارا تارون سے اور فرشتون کو سنوارا جبریئل علیہ السلام سے اور جنت کو سنوارا حورون سے اور پیغمبرون کو سنوارا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دنون کو سنوارا روز جمعہ سے اور راتون کو سنوارا لیلۃ القدر سے اور مہینون کو سنوارا ماہ رمضان سے اور کتابون کو سنوارا قران مجید سے اور قران مجید کو سنوارا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے۔

غزل

سو سون پڑھتے رہو صبح و مسا بسم اللہ
درد دل درد جگر کی ہے دوا بسم اللہ

تم کو دکھلائیگی جنت کی فضا بسم اللہ
بخشتی ہے یہ مریضون کو شفا بسم اللہ

دین و دنیا کے ہوئے کام سب آسان اوسکے
جس نے خوش ہو کے پڑھا اور کہا بسم اللہ

عفو ہوتے ہین گنہ اس سے گنہگارون کے
کام بگڑے ہوئے دیتی ہے بنا بسم اللہ

اپنا بگڑا ہر کام سنے کیون نہ رشید
ہم نے جو کام کیا پہلے کہا بسم اللہ

لکھا ہے کہ ایک دن جناب رسالت مآب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کی فضیلتین اور عظمتین بیان فرما رہے تھے کہ اتفاقاً ایک لڑکی یہودی کی اوس راہ سے گذری اور تعریف بسم اللہ کی سنی اور فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جان و دل سے قبول کیا اور خوب بسم اللہ کو یاد کر کے اپنا حرز جان بنایا اور گھر جاکر ہر کام مین بسم اللہ کہنا شروع کیا ایک دن اوس کی مان نے اوس کے منہ سے بسم اللہ کو سنا جھنجلا کر کہا کہ اے کمبخت یہ کیا غضب کرتی ہے اور یہ کلمے کیسے اپنے منہ

سے مخالتی سے اور کہنے لگی کہ بند

اری نادان یہ کیا ہے جو بکا کرتی ہے
ہر گھڑی نام یہ کس کا تو جپا کرتی ہے
کونسا کلمہ تو ہر وقت کہا کرتی ہے
کچھ بھلائی نہین اسمین تو برا کرتی ہے

باپ تیرا جو ان الفاظون کو سن پائے گا
مستعد قتل پہ تیرے وہ ابھی ہو جائے گا

بولی لڑکی تو ہی نادان ہے جو سمجھاتی ہے
مجکو یہ تیری نصیحت نہین کچھ بھاتی ہے
اسکے پڑہنے سے بھلا کوئی بلا آتی ہے
دہیان مین میرے تری بات نہین آتی ہے

روز شب خوب پڑہونگی مین سدا بسم اللہ
مجکو دکہلائیگی جنت کی فضا بسم اللہ

تب اوسکی ماں نے کہا کہ اے لڑکی اس کہنے سے باز آ تجکو معلوم نہین ہے کہ بند

باپ ظالم ہے ترا خوب ستائیگا تجھے
لاکھوں آفت مین مصیبت مین پھنسائیگا تجھے
دل جلا ہے وہ ستمگار جلائے گا تجھے
ہدف تیر جفا اپنا بنائے گا تجھے

ڈر نہین دل مین ترے باپ کا جاہل تجھکو
سن کے بسم اللہ نکر ڈالے وہ بسمل تجھکو

یہ سنکر لڑکی نے جواب دیا کہ اے ماں ۵ بند

باپ ظالم ہے تو کچھ اسکا نہین رنج و الم
حرز جان اپنا ہوا ہے یہی اسم اعظم
سر کے کٹنے کا بھی زنہار نہین مجھہ کو غم
کر نہین سکتا ہے مجبور وہ جفا کار ستم

دُور ہو دُور نہ سمجھا اری جاہل مجھکو
کیا حقیقت جو کرے قتل وہ قاتل مجھکو

یہ گفتگو ختم نہوئی تہی کہ اوس کا باپ بہی آگیا اور کہنے لگا اے لڑکی اس کلمہ کے کہنے سے باز آ اور اگر اس کلمہ کو نہین چھوڑے گی تو یاد رکھہ کہ ع

گر نہین چھوڑے گی بسم اللہ کو تو اے دختر
یاد رکھہ کہ تیرا کاٹ ہی ڈالون گا سر
بولی لڑکی تیرا مقدور ہے کیا اے کافر
مومنہ ہون مین خدا ہی کا ہے سایہ مجھپر

اب نہ بسم اللہ چھٹیگی کسی عنوان کے ساتھہ
ساتھہ مین اسکے ہون اور یہ ہے میری جانکے ساتھہ

ہے خدا کا کلام بسم اللہ
ورد ہی خاص و عام بسم اللہ
تو بھی پڑہ لے مدام بسم اللہ
اے پدر لا کلام بسم اللہ

اب نہ بسم اللہ چھٹیگی کسی عنوان کے ساتھہ
ساتھہ مین اسکے ہون اور یہ ہی میری جان کے ساتھہ

وہ رہے گا مدام جنت مین
جو پڑھیگا مدام بسم اللہ
مین پڑہونگی خوشی سے ہر لحظہ
تا ہو دوزخ حرام بسم اللہ

اب نہ بسم اللہ چھٹیگی کسی عنوان کے ساتھہ
ساتھہ مین اسکے ہون اور یہ ہی میری جان کے ساتھہ

باتین لڑکی کی سنین اور وہ بدکیش اوٹھا
چاہا کاٹے بیٹی کا تو بی بی نے کہا
بیگنہ کو جو کرے قتل گنہ ہے یہ بڑا
باز آ باز اس قتل سے ظالم باز آ

مار کر بیٹی کو حاصل تجھے پھر کیا ہوگا
اس کی جان جائیگی تو مفت مین رسوا ہوگا

یہ کہکر اوسکی بی بی نے ہاتھہ تھام لیا اور کہا کہ اس سے تو بہتر یہ ہے کہ کوئی الزام اس پر لگانا چاہئے کہ اوسکے خوف سے اس کلمہ کو چھوڑ دے القصہ مشورہ کیا کہ اس انگوٹھی کو لیکر اسے دینا چاہئے اور کسی ترکیب سے اس کے پاس سے گم کر دینا چاہئے تاکہ یہ الزام اوس پر لگے غرضکہ وہ انگوٹھی اوس لڑکی کو دی اوس نے بسم اللہ کہکر جیب میں رکھہ لی اور بند

جب ہوئی رات تو ہر سمت اندھیرا چھایا
آئی بستر پہ تو بس نیند کا غلبہ پایا
ایسی بیہوش وہ سوئی کہ نہ کچھہ ہوش آیا
شعبدہ چرخ فلک نے یہ وہین دکھلایا

سوئی لڑکی رہی بیہوش نہ تھی اوس کو خبر
چلدیا کافر بدکیش اونگوٹھی لیکر

ادھر جب صبح ہوئی تو لڑکی نے انگوٹھی کو جیب میں نہ پایا نہایت رنج والم ہوا پس درگاہ الٰہی میں رو کر عرض کرنے لگی کہ بند

یا خدا دشمن دین نے ہے ستایا مجھکو
ستم و جور کے پھندے مین پھنسایا مجھہ کو
اپنو ظالم سے بچالے تو خدایا مجھہ کو
مرض فکر نے بیمار بنایا مجھہ کو

میرے اللہ وکہا بچنے کی صورت میری
میرے معبود مٹادے یہ کدورت میری

کھو گئی ہے جو انگوٹھی وہ تنگا بسم اللہ
کہ بیان کرتا تھا خوبی تری محبوب اللہ
اس لئے یاد کیا مین نے تجھے حق ہے گواہ
کہ بچائیگی مجھے رنج و بلا سے واللہ

اہر اوٹھا ہی اس آفت مین ہے ڈالے مجھکو
مومنہ ہون اری کافر سے بچالے مجھکو

زار و نزار روتی تھی اور فرقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسطرح عرض کرتی تھی غزل

یا رسول اللہ میری آہ وزاری دیکھیے	مجھ پہ تیرے ہجر کی آفت ہے بھاری دیکھیے
دل جلی ہوں مر چلی ہوں جان بلب ہوں کیا کروں	ایک دن اگر تو میری بیقراری دیکھیے
اسقدر روتی ہوں تیرے غم میں اے خیر البشر	دل کے سو ٹکڑے ہیں خون آنکھوں سے جاری دیکھیے
دل میں آتی ہے کہ جوگن بنکے یثرب میں چلوں	حد سے گذری ہی مری بے اختیاری دیکھیے
دن گذر جاتا ہے میرا روتے روتے یا نبیؐ	رات کو کرتی ہوں میں اختر شماری دیکھیے
دل سے تیرے جلوۂ جان بخش کی مشتاق ہوں	دیدۂ رحمت سے میری انتظاری دیکھیے

اے عزیزو کچھ نہیں مجکو خبر میں ہوں کہاں
بادۂ عشق محمدؐ کی خماری دیکھیے

ادہر لڑکی دعا مانگتی تھی اور ادہر یہودی نے اپنے عزیز و اقارب کو جمع کیا اور یہ حال سب کو سنایا یہودیوں نے کہا کہ لڑکی کو بلاؤ اور اوس کو سمجھاؤ اگر مان جاوے تو بہتر ہے ورنہ قتل کیجائے پس لڑکی کو بلایا اور سمجھایا کہ یہ کیسے کلمے اپنے منہ سے نکالتی ہے بہتر ہے اس کے کہنے سے باز آ تو لڑکی نے جواب دیا کہ بند

کفر کے لام کو اسلام سے میں توڑ دوں گی	لاکھ سمجھاؤ تو بسم اللہ نہ میں چھوڑ دوں گی
عاشق سید ابرار میں کہلاؤں گی	دین احمدؐ کو اسی نام سے پھیلاؤں گی

لاکھ دشمن ہوں نہیں مجکو ستا سکتے ہیں
جبکہ شیدا ہوں میں وہ دل سے بچا سکتے ہیں

جب یہ کلام یہودیوں نے سنا آپس میں پھر ڈہنا کسی نے کہا اس کو قیدخانہ میں بند کرو اور ظلم و جفا اس پر دو چند کرو - کوئی بولا اس کو سولی چڑہاؤ کوئی کہتا تھا اسکی کہال کہچواؤ اوسوقت ایک بے دین نے کہا اگر اسوقت مچھلی کے کباب ہوتے تو خوب تھا یہ کلام ختم نہوا تھا کہ اتنے میں ایک مچھلی والے نے آواز دی اوسکے باپ نے اوس سے مچھلی خریدی اور لاکر بیٹی کو دی اور کہا کہ بہت جلد اسکے کباب بناکر لا لڑکی نے بسم اللہ کر کے اوسکے پیٹ کو چاک کیا تو وہی انگشتری اوس میں سے برآمد ہوئی اور کباب عمدہ بناکر لائی پھر لڑکی کا باپ اپنی قوم سے مخاطب ہوکر کہنے لگا اے بھائیو جو شخص

امانت مین خیانت کرے اوسکی کیا سزا ہے سب نے کہا قتل کرنا روا ہے پس یہودی نے لڑکی سے انگوٹھی طلب کی اوس نے کہا مجکو نہین معلوم کہان ہے اوسوقت اوسکے باپ نے کہا کہ اگر انگوٹھی نہ بتائیگی تو جان سے جائیگی یہ سنتے ہی لڑکی نے جیب سے انگوٹھی نکال کر دیدی اور کہا کہ قطعہ

اے انگوٹھی ارے کافر یہ تو کیا بکتا ہے
ایک کیا لاکھ انگوٹھی ہون یہان پر موجود
یہ بھی اُمیری مدد پر تجھے پروا کیا ہے
معجزہ تو نے نبی کا ابھی دیکھا کیا ہے

یہ معاملہ دیکھکر یہودی کو بہت تعجب ہوا اور لڑکی سے پوچھا کہ یہ انگوٹھی تو نے کہان سے پائی تو لڑکی نے کہا کہ قطعہ

کام یہ آج مرے گریہ و زاری آئی
رہنمائی کو ملے راہبر خضر ہمین
کافرو مجکو نظر رحمت باری آئی
راستی پر ہے یہ تقدیر ہماری آئی

جبکہ یہ معجزہ کافرون نے دیکھا تو کہا کہ سچ بتا کہ کس کے کلام مبارک نے یہ اثر دکھایا ہے اور کس کی تاثیر نے تیرے دل کو گھیرا ہے لڑکی نے جواب دیا اور راز پنہان ظاہر کیا کہ ترجیع بند

گھیرا مجھے تاثیر کلام نبوی نے
وحشی کیا عشق شہ والا حسبی نے
دل چھین لیا اوس شہ عالی نسبی نے
دیوانہ بنایا مجھے گیسوئے نبی نے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جس کوچہ مین دیکھو ہی مسجد ہے بنی کی
بسم اللہ کی تعریف مین سنکر چلی آئی
اکدن مین اودہر ہو کے کسی کام کو نکلی
بس کام مرا کر گئی تاثیر یہ اوس کی

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پوچھے جو کوئی نام کو اونکے تو بتا دون
اون کا کلمہ پڑھ کے نشان اور بتا دون

بولو کہے جو کوئی گھر سرِ نزع اوسکا مین کیا دون ۔ کعبے کی طرف ہاتھ اوٹھاکر یہ سنا دو ان

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

تن تم مین ہے پاس اونکے دل و جان میری ہے ۔ آنکھوں کی قسم آنکھوں سے دیکھا نہ کبھی ہے
پرستی ہون نام اون کا محمد عربی ہے ۔ اے لوگو شب و روز مراد و دہی ہے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

لوگون نے کہا ہم کو بھی اوس سلطان دو جہان کی خدمت مین لیچل تاکہ ہم بھی مسلمان ہون اور بذوق و شوق اون کا کلمہ پڑہین وہ لڑکی اون کو اپنے ہمراہ لیکر مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہوئی اور حالتِ ذوق و شوق مین کہتی تھی کہ غزل

میرے مولا مجھے لیچل مدینہ آرزو دارم ۔ سمندر ہو گئے نینا سفینہ آرزو دارم
پیارے بے نیا سنسار تج بیراگ لے لینا ۔ پیا درشن بہکارن ہون خزینہ آرزو دارم
گُسیان اتو ہو جائے نجریا مہر کی مو پر ۔ بہٹکتی پہرتی ہون بن بن قرینہ آرزو دارم
بہری ہنری نگریا مین کبہو تو آؤ اندا تا ۔ تمہارے دوار کا کوکر کمینہ آرزو دارم

ہی تن مین سمائی ہے بنا کر مین کے مندر ۔
پیا کی ہیت کا دیکھون نگینہ آرزو دارم

الغرض وہ لڑکی سب کو لیکر جناب رسول خدا مالک ہر دو سرا احمد مجتبے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی پس اوسکے ساتہیون نے حضور کو دیکھا تو اس طرح عرض کرنے لگی ۔ غزل

کیا رتبہ ہے اعلیٰ اے سرِ ابرار تمہارا ۔ پیدا نہین ہمسر کوئی سرکار تمہارا
تم نورِ خدا نورِ خدا نورِ خدا ہو ۔ اللہ کا دیدار ہے دیدار تمہارا

تم شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ صل علیٰ ہو
واللہ عجب ہے گل رخسار تمہارا

مختار کیا حق نے خدائی کا تمہیں ہے
خود نام ہے بس احمدؐ مختار تمہارا

تاریک جو دل ہے میرا ہو جائے روشن
آئے جو نظر گیسوئے خمدار تمہارا

للہ شفاعت کرو یا احمدؐ مرسل
ہوں میں سگ درگاہ شہ ابرار تمہارا

پس آپ نے سب لوگوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑہایا اور دولت ایمان سے مالامال کر دیا لکھا ہے کہ اوس روز ساتھ سو یہودی مشرف باسلام ہوئے۔

رب سلم علی رسول اللہ
مرحبا مرحبا رسول اللہ

جا کہوں کاش میں صلوٰۃ سلام
تیرے روضہ پہ یا رسول اللہ

نور کا بیان

اب کچھ صفات نور کے کرتا ہوں میں بیان
نزدیک ہے کہ طور کا شعلہ بنے زبان

صفحہ ہو صاف صفحۂ خورشید آسمان
مہتاب ہو دوات قلم رشک کہکشان

لازم ہے ذکر سنکے حبیب ودود کا
نعرہ ہر ایک بند پہ اوٹھے درود کا

یہ بزم اوسکی ہے جو نبوت پناہ ہے
یہ بزم اوسکی ہے جو دو عالم کا شاہ ہے

یہ بزم اوسکی ہے جو وزیر الہ ہے
یہ بزم اوسکی ہے جو فلک بارگاہ ہے

بہیجا ہے تحفہ لطف کا رب جلیل نے
زیر قدم بچھائے ہیں پر جبرئیل نے

دیکھو جو سوئے راست تو صف انبیا کی ہے
دیکھو تو سوئے چپ تو نشست اولیا کی ہے

تاجِ فلک زمینِ درِ دولت سرا کی ہے
سر پر ہے سائبان کہ رحمت خدا کی ہے

قدسی ہین جمع جن و ملک کا ہجوم ہے
محبوبِ کبریا کی ولادت کی دہوم ہے

بلبل جو آکے سونگھے اس انجمن کی بو
شرمندہ اسکے سامنے مشکِ ختن کی بو
صدقے ہزار بار اُتارے چمن کی بو
وہ بھینی بھینی بو کہ تصدق دولھن کی بو

بزمِ سرور محفل حوراصفات ہے
دولہا کو دیکھئے یہ جسکی برات ہے

بوئے نسیم خلد ہر اک انجمن مین ہے
پھولا ہوا وہ غنچہ ہے جو پیرہن مین ہے
سبزہ لپک رہا ہے تراوت چمن مین ہے
سب سونگھتے کے عطر کی خوشبو بدن مین ہے

محفل ہے یا کھلا ہوا تختہ گلاب کا
کیا فیض ہے جناب رسالت مآب کا

جلوہ برین تمام جہان ہے پڑھو درود
پیدائش نبی کا بیان ہے پڑھو درود
ہر سمت حق کا نور عیان ہے پڑھو درود
بولو بادشاہ جہان ہے پڑھو درود

خوشبوئے مشک و عود بسی ہے دماغ مین
صلِ علیٰ کا شور ہے جنت کے باغ مین

لو مومنو اٹھاؤ مزے اس بیان سے
جاری رہے درود کا نعرہ زبان سے

آگاہ کیا نہین ہو محمدؐ کی شان سے
تحسین کی آرہی ہے صدا آسمان سے

راضی خدا ہے رتبۂ ذاکر بلند ہے
معشوق کا جو ذکر ہے عاشق پسند ہے

روایت ہے کہ جب صانع قدرت کو اپنی قدرت کاملہ کا اظہار منظور ہوا اور چاہا کہ خدائی اپنی ظاہر کرون تو سارے جہان سے پہلے نور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا پس وہ نور مثل ستون کے بلند ہوا اور جھکا اور اللہ پاک کو سجدہ کیا الحمد اللہ الحمد اللہ پڑھتا رہا تب حق تعالی نے فرمایا کہ اے نور ہم نے تمکو اسواسطے پیدا کیا کہ شروع خلقت کی تم سے کرون گا اور خاتمہ پیغمبری کا تم پر ہے اور بعد تمہارے کوئی نبیؐ قیامت تک نہوگا پہر اللہ جل شانہ نے آپکے نور سے لوح و قلم عرش و کرسی بہشت و دوزخ چاند سورج اور جو کچہہ اوس مین ہے پیدا کیا پہر قلم کو حکم دیا پس قلم نے یہ کلمہ لکہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللہ تعالی کے نام کی لذت سے ہزار برس تک سجدہ مین رہا جب ہوش مین آیا تو کہا کہ یارب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہے کہ جسکا نام تیرے نام کے بعد لکہا ہے ارشاد ہوا کہ اے قلم ادب سے بول ادب سے قسم ہے مجہے اپنے جاہ و جلال کی نہین پیدا کیا مین نے جہان کو الا بخاطر اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قلم نے جسوقت یہ خطاب یا عتاب سنا ہیبت سے پہٹ گیا اور بلند آواز سے پکارا الصلوۃ السلام علیک یا رسول اللہ الصلواۃ و السلام علیک یا حبیب اللہ اور پہر یہ کہا کہ ترجیع بند

مجکو خبر نہین کہ یہ کیا سرور ہے
بتلاؤ اس کا مجکو بتانا ضرور ہے
نزدیک ہے جواب میرے دیکہیے کہ دور ہے
آئی ندائے غیب کہ تو بے شعور ہے

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

پڑھتی ہوئی جو نعت نبیؐ چلتی ہے صبا
سُن سُن کے حال حال درختوں کو آگیا
ہنستے نہیں جو نعت نبیؐ کے ہین مبتلا
پتے سے مل کے دیتا ہے پتا یہی پتا

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

غنچے مین شکل میم اگر غور کیجئے
ہے پنکھڑی گل کی ذرا دیکھ لیجئے
اور شاخ گل کو دال سے تشبیہ دیجئے
ہر وقت نام پاک محمدؐ کا لیجئے

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

خاموش یہ جو باغ مین کلیان تمام ہین
سب چپکے چپکے لیتین محمدؐ کا نام ہین
پھر کہل کہلا کے پڑھتے درود وسلام ہین
اور پھول پھول کر یہی کرتین کلام ہین

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

یہ سرو ایک پاسے جو ہے باغ مین کھڑا
سمجھا نکوئی یہ کہ اشارہ ہے اس مین کیا
بلبل سے اور پھولون سے کہتا ہے برملا
اسطرح سے کیا کرو تعظیم مصطفےؐ

کیا شان احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

یہ آسمان ہر گہڑی چکر جو کہائے ہے
چکر نہین یہ روضہ پہ قربان جائے ہے

سورج کی روشنی مین یہ دن بہر بنائے ہے
اور شب کو چاند تارونکی چادر چڑہائے ہے

کیا شانِ احمدی کا چمن مین ظہور ہے
ہر گل مین ہر شجر مین محمدؐ کا نور ہے

پہر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ مع گروہ ملائکہ زمین پر جاے ...... اور ایک مشت خاک لائے جبرئیل بحکم ربِ جلیل زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مقام قبر صاحب لولاک سے لیکر جناب باری مین حاضر ہوئے حکم ہوا کہ اس دُرِ بے بہا کو لیکر جا اور نور کی نہرون مین غوطے دیکر لا اور تمام زمین و آسمان پر پکار کر کہدے کہ **ابیات**

دیکہو یہ طینتِ شہ عالم پناہ ہے
دیکہو یہ نورِ پاک حبیب آلہ ہے

دیکہو یہ افتخار دو عالم کا نور ہے
دیکہو یہ دیدۂ آدم کا نور ہے

المختصر پہرا کے اوسی عرش و فرش مین
لٹکا دیا بصورتِ قندیل عرش مین

پہر اوس کے **شعر**

فرشتون کو ہوا ارشادِ یزدان
کہ ہو اب خلقتِ آدم کا سامان

ارشاد ہوا کہ پتلا آدمؑ کا طیار کرو بموجب فرمان الٰہی کے فرشتون نے پتلا آدمؑ کا طیار کیا تو خالقِ بحر و بر نے فرمایا کہ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام آسمانون کے عجائبات و غرائبات دکہا کر آدمؑ کی پیشانی مین بطور امانت رکہکر روح ڈالو روح نے مٹی کے پتلے پہ کچہہ التفات نہ کیا دوبارہ پہر حکم ہوا روح نے پہر کچہہ خیال نہ کیا تیسری مرتبہ بارگاہ ایزدی سے ارشاد ہوا کہ اے روح اوس نور دل افروز پہ نگاہ کر جو آدمؑ کی پیشانی روشن کئے ہے جب روح کو نور محمدی آدمؑ کی پیشانی مین دکہائی دیا ہنسی خوشی سے قالب آدمؑ مین داخل ہوئی آدمؑ بسم اللہ کہکر اوٹھے دیکہا عرش مجید پر نورانی حرفون مین لکہا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پوچہا کہ اے باری تعالیٰ محمد کون ہے کہ جس کا نام ترے نام کے بعد لکہا ہے

جواب ملا اے آدمؑ جسکے صدقے مین تو پیدا ہوا جس پر ہم عاشق ہین جس سے خلقت کی ابتدا ہوئی اور جس پر رسالت کا خاتمہ ہوگا وہ کون گنہگاران امت کا بیڑا پار لگانیوالے بیکسون اور غریبون کے نازاد ٹھانیوالے احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

الله بہی ہے شیفتہ یہ ناز تو دیکھو — اس نرگس مستانہ کا اعجاز تو دیکھو
سرتا بقدم حسن خدا ساز تو دیکھو — دل پستے ہین حورون کے یہ انبار تو دیکھو

دل کو مرے تسخیر کیا ایک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

موسیٰ ہین اگر جلوۂ رخسار پہ صدقے — عیسیٰ ہین لب لعل شکر بار پہ صدقے
ہین کیون نہون پھر سید ابرار پہ صدقے — رفتار پہ قربان تو گفتار پہ صدقے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

کیا سرمہ بھری آنکھین ہین بے سرمہ لگائے — آہوئے حرم سے کہو نظارہ کو آئے
ہمدرد ہون ہین آ کے مرا درد مٹائے — ہین اوس سے کہون وہ یہ مجھے کہہ کے سنائے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

داغ آتش فرقت کے کسے جا کے دکھائین — کیا شکل ہے کسطرح لگی دل کی بجھائین
ای چرخ کیطرح تو وہ ہم کو بلائین — جائین جو مدینہ تو یہی کہہ کے سنائین

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

پھر تمام فرشتون کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سب نے سجدہ کیا مگر عزازیل نے حکم ربّی نہ بجایا طمانچہ غضب کھایا طوق لعنت پایا اور شیطان کہایا تب اسطرح زبان پر لایا کہ اے جل شانہٗ قول

آدم کیطرف سر تو جھکایا نہیں جاتا — تو فیر کا رتبہ یہ گھٹایا نہیں جاتا
صد با تجھے سجدے کئے لاکھون ہی کرون گا — مر مٹی کے پتلے کو جھکایا نہیں جاتا
اچھا ہون مین بہتر ہون یہ ناچیز ہے مٹی — مجھسے تو نیا لاگ لگایا نہیں جاتا
خالق توئی مالک توئی معبود توئی ہے — مجھسے تو خدا اور بنایا نہیں جاتا
ہے خاک کا پتلا کیا پتلے سے خلیفہ — بس رہنے دے آداب اُٹھایا نہیں جاتا
منہ دیکھہ خلیفہ کا یہ مسجود دے نے گا — کیا خوب اُٹھایا ہے بٹھایا نہیں جاتا

تو سر نہ چڑھا اسکو بگڑ جائے تو کہیو
لے پر کے اُڑے مجھسے اُڑایا نہیں جاتا

اور عرض کرنے لگا کہ اے معبود تو کیون اسکو پیدا کرتا ہے یہ زمین پر جاکر خون ریزیان کرے گا تیرا حکم نہ مانے گا کیا ہم تیری عبادت کو تھوڑے ہین جو تو اس کو پیدا کرتا ہے حکم ہوا انّی اعلم ما لا تعلمون یعنی جو ہم جانتے ہین تم نہین جانتے الحاصل یہان سے آدم علیہ السلام کا دشمن شیطان ہوا غرض کہ وہ نور کامل السرور حضرت آدم علیہ السلام سے درجہ بدرجہ مرتبہ بمرتبہ حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب تک پہونچا اور بارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخر شب جمعہ کو حضرت عبد اللہ سے منتقل ہو کر حضرت بی بی آمنہ خاتون کو تفویض ہوا یہ رات بڑے خیر و برکت کی رات تھی گویا شب برات تھی غنچے نقد زر ہاتھہ مین لئے کھڑے تھے دامن مراد کو لبالب بھرے تھے بلبل نے تمنائے وصال گل چھوڑی تھی عنان صبر جانب دشت اشتیاق موڑی تھی دریچۂ فلک کشادہ ہو گئے تھے سوار پیادہ ہو گئے تھے

مہر و ماہ فلک گردش قسمت سے باز رہکر رُک گئے تھے ۔ نہالان چمن اپنی اپنی ڈالیان لئے ہوئے جہک گئے تھے قدسی آسمان پر باادب بآوازِ بلند چلّاتے اور شور پر شور مچاتے تھے غزل

اب یہ خانہ مطلع نورِ خدا ہونے کو ہے
طور سے ہر بام کا رتبہ سوا ہونے کو ہے

تو مبارک ہو کہ آتا ہے شفیع المذنبین
مہربان بندو پہ اپنی اب خدا ہونے کو ہے

تنگدستو جھولیان اپنی سنبھالو شوق سے
اب خدا کی ذات سے جود و سخا ہونیکو ہے

حق پرستی اب جہان مین ہونیوالی ہے شروع
بُت پرستی کا جہان سے خاتمہ ہونیکو ہے

دہوم ہے عالم مین آتا ہے وہ مسجود ملک
جسکے سجدہ کیلئے کعبہ کہڑا ہونیکو ہے

لالۂ خوبی نے خون اوگل کر پیمانہ آب مراد سے بھرا تھا نخل تمنا ہر شخص کا ہرا تھا زمین آسمان پر ناز کرتی تھی آواز پر آواز کرتی تھی ؎ شعر

جہان تاریک تھا ظلمتکدہ تھا سخت کالا تھا
کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ سب جگ مین اُجالا تھا

زمین ظہور ذاتِ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے چاند ہو گئی جلوۂ مہتاب کی ستارہ دُرا قبا ماند ہو گئی سرو ایک پاؤن سے کہڑا تھا کہ مطلب دلی حصول ہوا تھا اگر دوسرا پاؤن ہوتا پیشوائی کرتا سنبل نے ایسے پیچ کہائے تھے نئے رنگ دکہائے تھے زہرہ نے اقرار توبہ کیا تھا خود پو جنے والے صنمون کے بجز دہر گئے تھے کشت تمنا مین نخل بے ثمری بو گئے تھے عجم مین زلزلہ اودہا چین سے ماچین تک گرگ و گوسفند نے ایک گہاٹ پانی پیا قدرت خدا جلوہ نما تہی اور ہر خشک و تری سے تہی صدا اتہی ابیات

آمد آمد شافع محشر کی ہے
آمد آمد اپنے پیغمبر کی ہے

جلوۂ نورِ خدا کی دہوم ہے
جلوۂ شاہِ ہدیٰ کی دہوم ہے

باغ مین سنگر گلون کے قہقہے
بڑہ گئی ہین بلبلون کے چہچہے

ہے زبان سوسن گلزار پر
انّ ہذا مولد خیر البشر

جوڑا سنبل کس رہا ہے باغ مین
جب چمن مین آیا آمد کا پیام
خلق کا چارو طرف ہے ازدہام
گیسوے احمد کے دیوانو چلو
آج محبوب خدا کی دید ہے
آج حسن مصطفیٰ کو دیکھ لو
دیکھ لو اے بیقرارو دیکھ لو

گل خوشی سے ہنس رہا ہے باغ مین
کھل کھلا کر ہنس پڑین کلیان تمام
ہاتھ مین حورون کے ہے کوثر کا جام
بادۂ کوثر کے مستانو چلو
عید ہے اہل نظر کی عید ہے
آج نور کبریا کو دیکھ لو
اپنے پیغمبر صلعم کو یارو دیکھ لو

آج نظارہ ہے ماہِ عید کا
دل مین رہ جائے نہ ارمان دید کا

راوی لکھتا ہے کہ جس رات کو آمنہ خاتون حاملہ ہوئین دو سو۲ عورتین اس رشک و حسد سے مر گئین کہ یہ دولتِ ابدی اور سعادت سرمدی آمنہ خاتون کو ملی ابلیس پہاڑون مین جا چھپا چالیس شبانہ روز صحرا و دریا مین سرگردان رہا بت روے زمین کے سرنگون ہوئے حیوانات قریش کے بولنے لگے مشرق کے چرند و پرند نے مغرب کے چرند و پرند کو مژدہ سنایا کہ آج آمنہ خاتون حاملہ ہوئین اب زمانہ خیر ابوالقاسم صلی اللہ کے ظہور کا نزدیک آیا آمنہ خاتون فرماتی ہین کہ شب ولادت مین نے آواز سنی کہنے والا کہتا ہے کہ جب وہ شمس فلکِ نبوت اور ماہِ سپہر رسالت برج حمل سے طالع ہو تو اوس سید المرسلین کا نام محمدؐ رکھنا آپ فرماتی ہین حضرت آدمؑ سے اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ تک سب انبیا علیہم السلام باری باری عالم رویا مین تشریف لاتے اور مجھے مژدہ سناتے کہ تجھے وہ فرزند مبارک ہو جو اللہ کا پیارا ہے لکھا ہے کہ آپ کی ولادتِ باسعادت کا زمانہ آدم علیہ السلام سے چھ۶ ہزار سات سو پچاس برس کے بعد واقع ہوا جاننا چاہئے کہ جب اوس مولود مسعود کی نیک ساعت آئی رات نے درگاہ خدا مین عاجزی کی خداوندا اس نعمت کی مین مستحق ہون اور یہ چاند میری تاریک قسمت کو روشن کرے دن نے دعا کی اے بے نیاز اپنے خورشید

رسالت کو جسے عنایت فرما اللہ جل شانہ نے رات اور دن کے درمیان میں صبح صادق کے وقت بارہویں ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن اوس مہر فلک رسالت کو مکین غیب سے عالم شہود میں سایہ گستر فرمایا اور آپ بدر روشن کیطرح ہم سیہ بختوں کا مقدر چمکانے کیواسطے تشریف لائے کروبیان عالم بالا کھڑے ہوکر تسبیح و تہلیل میں مصروف ہوگئے

اوٹھو وقت تعظیم احمد ہے یہ
اوٹھو پھر تعظیم آئے ہین آپ
خاتم پیغمبران پیدا ہوئے
جنکے آنیکی خبر موسی نے دی
وہ ہوے پیدا کہ جن کیواسطے
تشنہ لب عیسیٰ تھے جنکی بات کے
اولین و آخرین کے پیشوا
ہے محمد اور احمد جن کا نام

بیان ظہور محمد ہے یہ
کہ دنیا میں تشریف لاتے ہین آپ
افتخار مرسلان پیدا ہوئے
وہ نبی با عز و شان پیدا ہوئے
سب زمین و آسمان پیدا ہوئے
وہ لب کوثر نشان پیدا ہوئے
مقتدائے مرسلان پیدا ہوئے
وہ شفیع عاصیان پیدا ہوئے

امت آخر زمان کے واسطے
موجب امن و امان پیدا ہوئے

سبحان اللہ آج اوس شہنشاہ زمین وزمان نے اپنی قدم فیض لزوم سے باغ جہان کو شاداب فرمایا کہ جسکی شان میں وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین آیا کفر یکسر زمانہ سے دور ہوا تمام عالم شمع اسلام سے روشن و پرنور ہوا اوسوقت ذرے ذرے کی زبان پر تہنیت اسلام اور ہر جز بھی سرگرم درود و سلام تھی سلام

السلام اے افتخار مرسلان
السلام اے سرور پیغمبران
السلام اے رحمۃ للعالمین
السلام اے نور یزدان السلام

السلام اے رہنمائے انس و جان
السلام اے بادشاہ دو جہان
السلام اے مہبط روح الامین
السلام اے شمع عرفان السلام

السلام اے ملکِ دین کے بادشاہ — السلام اے خسرو عالم پناہ

السلام اے یوسفِ بازارِ دل — السلام اے مرہم آزارِ دل

السلام اللہ کے پیارے السلام — اے مری آنکھون کے تارے السلام

السلام اے دستگیر بیکسان — کاہش غم سے ہے آئی لب پہ جان

نشۂ الفت سے مین سرشار ہون — مست جام حسرتِ دیدار ہون

کشمکش مین اپنی جان زار ہے — دردِ فرقت درپے آزار ہے

الغیاث اے دردِ غم کے چارہ ساز — الغیاث اے حضرتِ بیکس نواز

یا رسولِ حق ہون مین خاطر ملول — عرض میری کیجئے اسدم قبول

آپ کی مجلس مین ہے اسدم ظہور — التماس بیکسان سنئے حضور

آپ ہی کا مین سگِ درگاہ ہون — آپ ہی کا مین گدا یا شاہ ہون

گو گناہون مین سرا پا مبتلا — آسرا ہے آپ کا یا سیدا

چشم رحمت سے نظر کیجئے ادھر — دیکھئے میری طرف بھی اک نظر

بس نگاہِ رحم اب درکار ہے — اک نظر مین میرا بیڑا پار ہے

سخت دنیائے دنی مین ہون پھنسا — کیجئے گا تمہین مرے حق سے دعا

قبر کا کھٹکا لگا ہے رات دن — کون حامی ہے وہان کا آپ بن

ہول محشر کا بڑا ہے دغدغا — ہے قیامت کو تمہارا آسرا

حضرتِ آدم سے تا عیسیٰ نبی — نفسی نفسی کہتے ہونگے سبھی

اُمتی فرماتے والے آپ ہین — غم ہمارا کھانے والے آپ ہین

ہے وسیلہ آپ کا کافی مجھے — بسکہ ہے امید رحمت آپ سے

جب تلک دنیا مین زندہ رہون — آپکی الفت مین پابندہ رہون

ہے یہی حسرت یہی ارمان کمال — خواب مین دیکھون شہ دین کا جمال

روئے زیبا دیکھکر مین آپ کا — چونک اُٹھون کہتا ہوا صلی علیٰ

مرقد انور کی زیارت ہو حصول — کیجئے یہ التجا میری قبول

طیبہ طیبت مین مین جاکر مرون — اور بقیعہ پاک مین مدفون ہون
روز و شب حضرت کا دم بہرتا رہون — آپ ہی کے نام پر مرتا رہون

خاتمہ بالخیر ہو اسلام پر
دم بھی نکلے آپ ہی کے نام پر

رب سلم علی رسول اللہ — مرحبا مرحبا رسول اللہ
جا کہون کاش مین صلواۃ وسلام — تیرے روضہ پہ یا رسول اللہ
آرزو ہے یہ ہم غریبون کی — اپنی صورت دکہا رسول اللہ

اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم
جس کے ہین ناخدا رسول اللہ

جب آپ پیدا ہوے حرم کی زمین آفتاب کی طرح روشن ہو گئی اور نوشیروان کا محل شق ہو گیا اور اوس کے چودہ کنگرہ گر پڑے ملائکہ نے خوشی کے شادیانے آسمانون پر بجاے آپکی والدہ صاحبہ فرماتی ہین کہ جس وقت نور خدا کا ظہور ہوا تمام گھر ارواح انبیاء کرام اور حور و غلمان سے بہر گیا اور مشرق و مغرب کے حالات مجہپر منکشف ہو گئے پہر ایک ابر نورانی آیا اور وہ آپ کو آغوش تمنا مین لیکر آسمانون پر گیا اور متبرک مقامون کو دکہا کر پہر مجہے دیگیا اوس وقت کی چہیڑ چھاڑ بہی مخمس

اے نور رب کے جنم تو لیٹرب مین لیو جا گہری — توری نور سے سورج چندر مین ایک جوت اگر جری
بولے یہ یوسف دیکہکر مکہہ کی توری کاریگری — ای چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری

ہر چند وصفت میکنم در حسن زان زیباتری

تو گو چندر مکہہ سورج بدن ہوون تو موری ماتہری — تورے نور کی یہ سگندہ ہے کہ لجاے پہول اوہ نکہری
جبرئیل کہتے تہے سدا تو ہے دیکہت ہر گہڑی — تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری

وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

اب بسئے نگر من مین نندرجب ماہ پلے آئے تو
دُکھ در دتورے دور ہون پی کی کہبر گر لائے تو

سر کو جہکا کیئو یہی احمدؐ کے درشن پائے تو
عالم ہمہ نیماے تو خلق جہان شیدائے تو

آن نرگس رعنائے تو آمد دہ رسم دلبری

بلبل کہت پہولون سے نت جگمین ہیرو جہو ٹہرم
پروانہ دیپک سے کہت توسے کرت نہین بات ہم

بلبل پتنگ اب بے درس ہیرو کہے کہا کر قسم
آفاقہا گر دیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام

بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اے بہنگ سن مین تو کو ادر کی صورت ندی
مین سے تو اپنی جوت سے کی جوت پیدا احمدی

تو چہون ادر مین جوت نین سے نا ہُتلی جُدی
من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

چہون ادر آکاس پہ دہوم تہی تو پہ بنی نت مرحبا
توری آل پر من سے کہن ادر پریم ہون صل علیٰ

داسی ہرو جاکر نندرجی جان سے ہے مبتلا
خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہر شما

باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریبان بنگری

ای شیفتگان احمدی جو صفات و کمالات اللہ جل شانہٗ نے اور انبیائے سابقین علیہم السلام
کو جُدا جُدا عنایت کئے تھے وہ سب بالاجتماع آپ کو مرحمت فرماے اور کوئی ذات اقدس
مین باقی نہ رہا مثل خلافت آدم ملک سلیمان حُسن یوسف کلام موسیٰ کرم عیسیٰ عبادت یونس
شکر نوح صوت داؤد صبر ایوب زہد یحیٰ خلت ابراہیم لسان اسمٰعیل عطا کیا گیا اس
کے سوا کمالات صوری و معنوی جو خلاصتًا ذات بابرکات کے واسطے سے تھے مرحمت
فرمائے گئے ۔ ترجیع بند

جمع ہین تجہہ مین جو اوصاف کسی مین نہوئے
نہین تشبیہہ حقیقت مین کسی سے بہی تجہے
مشترک وصف بہی چند ہے اورون سے
پر کہا کرتے ہین سمجہانے سمجہنے کے لئے

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مین ہون مشتاقِ لقا تو ہے عزیز دلہا
مین سیہ کار ترے ہاتہہ تدارک اس کا
ہان مین رنجور ترے پاس مرض کی ہے دوا
اک نظر کیجئو اے ماہِ لقا بہرِ خُدا

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سامنا تجہسے اگر اسے مہ کامل ہوجائے
زندہ فیض لب جان بخش سے ہر دل ہوجائے
خلق مانند زلیخا تری مائل ہوجائے
سحر کیون کر نہ ترے ہاتہہ سے باطل ہوجائے

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

چہرۂ مہتاب صفت بڑہ کے جو انجم سے ہوا
دم کا اعجاز عیان فیض تکلم سے ہوا
لطف شق القمر اے ماہ تبسم سے ہوا
کفِ موسیٰ سے جو ہوتا تہا وہ سب تم سے ہوا

حُسنِ یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مین بہی اک عاشقِ بیکس ادہر دیکھہ تو لے
کر کے پامال سرِ راہ گذر دیکھہ تو لے
آزما کر مرا دل مرا جگر دیکھہ تو لے
تیرے قربان مجہے ایک نظر دیکھہ تو لے

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تجہے اللہ نے بخشے ہین کمالات سبہی
نوح کا شکر ملا خلتِ ابراہیمی
صفت آدم کی ملی معرفت شیث ملی
صوت داؤد فصاحت مین زبان صالح کی

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صبر ایوب تو ہارون کا تحمل پایا
حکمتِ لوط عبادت ہوئی یونس کی عطا
مثل اسحٰق رضا عصمت حضرت یحیٰ
مثل یعقوب بشارت ملی اور اس کے سوا

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کیا کہون تو نے جو پائے ہین عطا ہائے جلیل
قرب ایسا کہ پہونچ سکتا نہین اسرافیل
سخن و قوت و موسیٰ لغت اسمٰعیل
الغرض لکھون ہین کیا کیا ترے اوصافِ جمیل

حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دل کو اے شاہ ترا ذکر بہت بھاتا ہے
جان کا عضو ہر اک لطف نیا پاتا ہے

کیا زبان پر دم تقریر مزہ آتا ہے
درود تسبیحل کا یہ دن رات چلا جاتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

رب سلم سے علیٰ رسول اللہ
جا کہوں کاش مین صلواۃ وسلام
حد سے گذرا ہے اشتیاق دلی

مرحبا مرحبا رسول اللہ
تیرے روضہ پہ یار رسول اللہ
پردہ یہنی اوٹھا رسول اللہ

اوس کی کشتی کو سوچ ہے کیا غم
جسکے ہین نا خدا رسول اللہ

ای عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب یہ خبر فرحت اثر تمام عالم مین مشہور ہوئی کہ آج کی رات سلطان کونین شہنشاہ دارین نے اس عالم کو اپنے قدوم فیض لزوم سے شاداب فرمایا ہے جو ملائکہ آعلیٰ ہمراہ جبرئیل علیہ السلام واسطے استقبال سید عالم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے تھے مگر ولادت مبارک سے بے خبر تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کہنے لگے کہ اے امین وہی الٰہی تم تو مقرب صمدیت ہو یہ تو بتاؤ کہ آجکی رات کونسا مہ لقا محبوب کبریا تولد ہوا ہے کہ جسکی وجہ سے کل ملائکہ کو تعظیم کا حکم ہے اور زمین وآسمان تک شور مبارکباد ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ ذات بموجب امر الٰہی أعلم ما لا تعلمون ۝ باعث کونین دنیا و دین سید پاک صاحب لولاک شہنشاہ بے پروا بہترین عالم برگذیدہ نوع بنی آدم سر حلقہ اولین وخاتم المرسلین شفیع المذنبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۝ محبوب رحمٰن مطلوب یزدان الشمس الضحیٰ بدر الدجیٰ نور خدا

نجم الہدیٰ رہنمائے اتقیا مقتدائے انبیا پیشوائے اولیا سید الاصفیا محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور اجلال فرمایا ہے جگہہ جگہہ مشتاقون کا ہجوم ہے مبارکبادی کی دہوم ہے ایک منتظر سر جھکا ہے - ایک ہجوم شوق مین ہوش گنوائے کوئی مایۂ دل نثار کرنیکو حاضر - کوئی متاع جان کی نچھاور لئے منتظر - کوئی کہتا ہے اپنی آنکھین قدمون پر ملون گا - کسی کا قول ہے آج دامن پر مچل مچل کر ایک ایک مراد لونگا اور کوئی مشتاق بادلِ بیتاب دیدۂ پرآب سر نیاز جھکائے دست طلب پھیلائے بیقرار ہو کر یون عرض کر رہا ہے - ترجیع بند

اکبار پھر اے غانہ بر انداز نگا ہے
بیمار ہون از چشم فسونساز نگا ہے

ہان پھر اوسی صورت سے باناز نگا ہے
مرتا ہے ترا عاشق جانباز نگا ہے

وز دیدہ فگندی بمن از ناز نگا ہے
قربان نگا ہے تو شوم باز نگا ہے

مصروف نظارہ کوئی با دیدۂ وا ہے
بیخود کوئی مست نگہہ ناز کھڑا ہے

مجذوب کی صورت کوئی بڑہ مار رہا ہے
القصہ ہر اک شخص کے لب پر یہ صدا ہے

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگا ہے
قربان نگا ہے تو شوم باز نگا ہے

بیٹھا ہے کوئی خاک پہ آسن کو جمائے
استادہ ہے دنیا سے کوئی ہاتھ اوٹھائے

بیہوش پڑا ہے کوئی ہستی کو مٹائے
کرتا ہے کوئی عرض یون گردن کو جھکائے

دز دیدہ فگندی بمن از ناز نگا ہے

قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

بیٹھا ہون اسی حال مین با حال تباہ ہے
جانم بلب سیر سے ہر بار نہ آ ہے
شاید کہ گذر ہو ترا اس راہ سے گاہے
ہر بار نہین تو نہ سہی گاہ بگاہے

ور دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

مازاغ بھری آنکھون کا مستانہ ہے کوئی
برق خطر طور کا دیوانہ ہے کوئی
شمع رخ پر نور کا پروانہ ہے کوئی
یون نالہ کنان بر در جانانہ ہے کوئی

ور دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

ہان تیر ترک کماندار ادہر بھی
قربان ترے اے مرے دلدار ادہر بھی
ہان خنجر ابرو کا ہو اک وار ادہر بھی
رہجائے نہ یہ طالب دیدار ادہر بھی

ور دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہے تو شوم باز نگاہے

دیکھا تو دربار پہ ہنگامہ ہے برپا
جانبازون کا جمگٹ ہے دل آزارون کا میلا
بسمل کوئی بیدم کوئی اور کوئی سسکتا
اور کوئی جگر تھام کے یون کرتا ہے نالا

ور دیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے

قربان لگا ہے تو شوم ماز لگا ہے

رب سلم علیٰ رسول اللہ — مرحبا مرحبا رسول اللہ

جا کہوں کانوں میں صلوٰۃ و سلام — تیرے روضہ پہ یا رسول اللہ

حد سے گزرا ہے اشتیاق دلی — پردہ میری اوٹھا رسول اللہ

اوسکی کشتی کو موج سے کیا غم

جس کے ہین ناخدا رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شان احمدی

غزل

آج دیدار کے سامان ہین اللہ اللہ — مصطفےٰ عرش پہ مہمان ہین اللہ اللہ

اسطرف ناز ہین انداز ہین محبوبی کے — اوسطرف وصل کے ارمان ہین اللہ اللہ

خلوتِ خاص مین ہین طالب و مطلوب بہم — آج کچھ اور ہی سامان ہین اللہ اللہ

انکے جلوون نے ہمین کو نہین بیہوش کیا

ہاے موسیٰ نبی پریشان ہین اللہ اللہ

سبحان اللہ آج کی رات کی کیا بات ہے نورِ روشنی سے دن مات ہے تجلیات ایزدی کا سمان ہے در و دیوار سے نور افشان ہے۔ طالب و مطلوب ملتے ہین۔ غنچہاے وصل کہلتے ہین واقفان اسرار سبحان الذی اسریٰ و دانایان رموز فی نتدلیٰ اس داستان واجب الاذعان کو یون لکہتے ہین کہ رجب کی ستائیسوین تاریخ دوشنبہ کے دن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے امہانی کے گہر مین بعد الفراغ نمازِ عشا خواب استراحت فرمایا تہا کہ ناگاہ

حضور کبریائے جلیل سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم پہونچا کہ اے روح الامین آجکی رات گوشۂ اطاعت زاویہ عبادت چھوڑ آج تیری عبادت ایک خدمت کے صلے مین حضور سے معاف ہوتی ہے تسبیح و تہلیل موقوف کر پر طاؤسی بازوئے مرصع پر جامۂ نگارین فردوسی بدہ منیر آراستہ کر کمر خدمتگاری کی مضبوط باندہ تاج فرمانبرداری کا سر پر رکھہ سورچہل سعادت ہاتھہ مین لے اور میکائیل پیمانۂ ارزاق ہاتھہ سے رکھدے اور اسرافیل صور چھوڑ دے عزرائیل قبض ارواح موقوف کرے آسمانون پر نوبتین صدق وصفا کی بجین فراشان نور چاندنی کا فرش طبقات سموات پر بچھائین صحن آسمان دنیا کو اجازت شارع آفتاب سے جھاڑ کر شیر صحرا اور گلاب روز سے دہوئین عرش کو لباس زرنگار قدس پہنائین سرمہ شب قدر کواکب کی آنکھون مین لگاؤ اور مالک دوزخ سے کہ دروازہ دوزخ بند کر کے قفل تسکین لگائے حوران جنت آراستہ ہو کر انگیٹھیان عود عنبر کی سلگائین کشتیان جواہرات بیش بہا کو لائین آفتاب نکلنے ہانی چلنے سے افلاک گردش سے ہوا جنبش سے باز رہے اور بند

پہونچا دے انبیا کو یہ فرمان اُٹھو اُٹھو — ایوب و نوح موسیٰ عمران اُٹھو اُٹھو

داود لوط عیسیٰ دوران اوٹھو اوٹھو — یعقوب و ہود یوسف کنعان اوٹھو اوٹھو

آمادہ سب بنی ہاین تسلیم کے لئے

جائین حبیب خاص کی تعظیم کے لئے

ہان خازن بہشت ذرا اہتمام کر — آراستہ ہر خلد برین انتظام کر

چمکا کے پھول پھول کو ماہ تمام کر — محبوب کو پسند جو آئے وہ کام کر

حورین لباس بدلین یہ ہر نئے سئے

پھولون کے آج پہنے ہون زیور نئے نئے

آنکھون مین سرمہ نور کا دے نرگس جنان
پھولے سمائین پھول نہ ایسے ہون شادمان

تعظیم کو کھڑا ہو ہر اک سرو بوستان
جھوئین شجر سلام کو جھک جائین ڈالیان

تھے درود خوان ہون محمدؐ کے نام پر
فرش تجلیات تجھے ہر مقام پر

اور تو ستر ہزار فرشتے اپنے ہمراہ لیکر بہشت عنبر سرشت مین جا اور وہان سے ایک براق برق خرام انتخاب کر کے سرزمین مغرب مین وہان سے تبیلہ قریش مین ان مین سے بنی ہاشم مین اون میں سے بنی عبد المطلب کے قبائل مین گذر کر اون مین ایک جوان سہی سرو قد ماہ خد عطارد منظر زہرہ پیکر آفتاب عالم بہرام خشم مشتری دیدار کیوان مقدار سید ابرار اوسکے بالین پر جا کر با ادب تمام حاضر ہو کر یون عرض کر کہ غزل

چلو تو عرش پہ وہ انتظار بیٹھے ہین
خلیل کہتے تھے رب جلیل سے آقا
تجلی آکے دکھائی یہ موسی نے
قسم قرآن مین کہائی ہے جسکے گیسو کی

نہ کیجئے دیر وہ کچھ بیقرار بیٹھے ہین
ہم اونکی دید کے امیدوار بیٹھے ہین
تمہارے واسطے ارنی پکار بیٹھے ہین
وہ آج کا کل مشکین سنوار بیٹھے ہین

نقاب رخ سے اوٹھا دیجئے خدا کی قسم
ادہر تو مین اوہر ادہر اوہر چار بیٹھے ہین

الحاصل جبرئیل فرمان خداوندی بجالائے اور بہشت مین براق کیواسطے آئے چالیس ہزار براق چمنستان خلد مین چرتے دکھائی دیئے اور ہر ایک پیشانی پر نام پاک جناب خواجہ کائنات کا لکھا پایا اون مین سے ایک براق کو دیکھا کہ دریائے سرشک آنکھون سے جاری ہے اور فرقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اسطرح بیقرار ہے کہ غزل

تیرے فراق نے بیجان کیا مجکو — بنی خدا کے لئے اپنے گھر بلا مجکو
فراق کا کل مشکین نے مجکو مارا ہے — سنگھار رسول کے گیسوکی بو صبا مجکو
یہی دعا ہے تمنا ہے آرزو ہے یہی — دکھائے یار خدا روئے مصطفیٰ مجکو
قضا جو میری نہین آئی ہجر احمد مین — الٰہی آئے کسی اور کی قضا مجکو
مدینے والے مجھے کیون نہین بلاتے ہو — بتا تو دیجیے مولا مری خطا مجھ کو
تمہارے عشق نے مارا ہی یارسول اللہ — ہر ایک بال سے آتی ہے یہ صدا مجکو
تمہارا عشق ہوا سدرہ یارسول اللہ — جنونی کہنے لگے خلقت خدا مجکو
مین سر کا تاج بنا کر کرون گا عرش ہی بخش — جو ہاتھ آئے محمدﷺ کی کفش پا مجکو

الٰہی اُس براق کی آہ وزاری کم ہوئی تھی کہ دریائے الٰہی جوش مین آیا اور اپنی موج قدرت کا تماشہ دکھایا آواز آئی اے روح الامین اسوقت عاجزی اس براق سراپا اشتیاق کی ہم کو پسند آئی لہذا ہم نے اپنے حبیب کی سواری کیواسطے اسی کو پسند فرمایا روح الامین نے مژدہ جانفزا براق کو سنایا براق سنتے ہی آپے مین نہ سمایا اور کہا کہ اے روح الامین یہ تو بتاؤ کہ اسوقت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہان پہ تشریف فرما ہین جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ غزل

دین کا سردار مدینے مین ہے — سید ابرار مدینے مین ہے
ڈھونڈتے ہو طور پہ کیا اے کلیم — جلوۂ دیدار مدینے مین ہے
قبضے مین ہے جسکے قضا و قدر — وہ شہ ابرار مدینے مین ہے
جتنے ہین محبوب وہ سب بیوفا — ایک وفادار مدینے مین ہے
جلد چلو جلد چلو طالبو — عام یہ دربار مدینے مین ہے
مجکو بہی لیچل کہین جلد ہی فلک — مجمع اغیار مدینے مین ہے
جسکا طلبگار ہے خلاق حسن — ہان وہ طرحدار مدینے مین ہے
نور تجلی انکا ہے منزل عیان — مطلع انوار مدینے مین ہے
کیون نہ غلامی پہ ہو یوسف کو ناز — حسن کی سرکار مدینے مین ہے

پس جبرئیل علیہ السلام نے اوس براق کو زیورات بہشتی سے آراستہ کر کے آستانہ نبوی پر آئے پاس ادب سے جگانے میں قاصر ہوئے حکم پروردگار پہونچا کہ اے روح الامین اپنا منہ ہمارے حبیب کے تلوؤں سے ملو اور بعد ادب تمام یوں عرض کرو کہ اے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک ارشاد فرماتا ہے کہ غزل

اے میرے محبوب رعنا جلد آنا ہی تو آ	اے مرے مطلوب جانا جلد آنا ہی تو آ
ساکنان عرش کو اب بیقراری ہے بڑی	ہے اگر جلوہ دکھانا جلد آنا ہے تو آ
دلبر صاحب جمال خسرو عالی حشم	شیفتہ ہے اک زمانہ جلد آنا ہی تو آ
ہے یہی منظور ہم کو اے رسول باوقار	عرش پر تجھکو بلانا جلد آنا ہے تو آ

اپنی امت کو اگر ہے حشر کے میدان میں
ہم سے تم کو بخشوانا جلد آنا ہے تو آ

چونکہ ترکیب جبرئیل علیہ السلام کی کافور سے تھی جسوقت کہ اثر سردی کا پہونچا آپ نے چشم مبارک کھولدی دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام استادہ ہیں روح الامین نے مژدہ طلب آہی سنایا آپ نے ارادہ طہارت کیا حکم پہونچا اے جبرئیل میرے حبیب کو آب کوثر سے نہلا ہنوز مند قبا اور تکمۂ گریبان وا نہوا تہا کہ رضوان دو صراحیاں یاقوت کی ایک طشت زمرد کا لیکر حاضر ہوا غرضکہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کو حلۂ نور بہشتی پہنایا اور عمامہ نورانی آپکے سر مبارک پر باندہا اور ردائے نورانی اوڑہائی اور نعلین سبز پائے مبارک میں پہنائیں پٹکا کمر سے باندہا تازیانہ زمردین ہاتھہ میں دیا پھر جبرئیل علیہ السلام نے اوس براق سراپا اشتیاق کو یوں لاکر کھڑا کیا کہ شعر

آیا براق یوں وہ دلہن آتی ہے جسطرح	تھم تھم کے نکہت چمن آتی ہے جسطرح
تصویر آہوے ختن آتی ہے جسطرح	جوں شمع سوئے انجمن آتی ہے جسطرح

پیشانی پہ تہا آئینۂ اسری لکہا ہوا
سینے پہ تہا ذہی فتہ لی لکہا ہوا

تعریف کچھہ براق کی اسجا کرون رقم
تیزی تہی اوسمین برق کی آہو کا اوسمین رم
طائر کیطرح مائل پرواز ہے قلم
طاوس کیطرح سے خرامان صبا قدم

تہا خاص خاص حضرت باری کیواسطے
پیدا ہوا تہا اون کی سواری کیواسطے

سیمین بدن کہون کہ اوسے گلبدن کہون
چشم سیہ کو چشم غزال ختن کہون
جنبد بدن کو صورت برگ سمن کہون
موتی سے اوسکے دانت صدف سا دہن کہون

بڑہجائے عنبرین دم پرواز طیر سے
گردون پہ تہا وہ کوکب سیارہ سیر سے

خوشبو مین جسم عطر فتیلن گل سے بڑہ گیا
پہونچا جو تا بہ جزو قدم گل سے بڑہ گیا
ہر مو تہا یہ لطف کہ سنبل سے بڑہ گیا
شوخی پہ آگیا تو تسلسل سے بڑہ گیا

عنقا ہی گرد پہر کے نہ ہوش آشیان ہوا
دریا قدم پہ گر گئے اوسی کے روان ہوا

ہنگامہ گرم خیز ہی آتش کا اوس سے سرد
دم ہم حکیم سے بہی سبک تازیون مین فرد
جبریل کا خیال بہی پائے نہ اوسکی گرد
عنقا ہے مہر و لکب مہ آسا فلک نورد

اعجاز کا ظہور تہا چشم سیاہ سے
شوخی یہ کہہ رہی تہی چل آگے نگاہ سے

یہ کہکشان کی چرخ پہ شب کو جو ہے ضیا
ہر تو اوسی لجام کا غالب کہ پڑ گیا
این تیز بان جو سبنہ سیارہ مین سہا
شاید یہ آسمان پہ اوسی کے ہین نقش پا

پایا جو اوس کا نعل فلک نے گھسا ہوا
بہر جہان ہلال وہی عید کا ہوا

الحاصل جبرئیل علیہ السلام کے ہمراہ جناب حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم بیت الحرام سے باہر تشریف لائے۔ غزل

اسطرح گہر مین سے وہ سید ذیشان نکلے
جسطرح ابر سے خورشید درخشان نکلے
اسطرح نکلے وہ محبوب خداوند جہان
جسطرح زلف سے کوئی رخ تابان نکلے
جسگہڑی نکلے شہنشاہ جہان بہر کرم
ساتہ ساتہ آپ کے جبرئیل پر اران نکلے
خود فدا ہو گیا نقاش ازل صورت پر
شان محبوب کے جب آپ ہین سامان نکلے
دے رہا تہا یہ صدا ہاتف غیبی پیہم
آج کس شان سے ہین سرور ذیشان نکلے

واہ کیا خوب ہو جو قبر سے لاشہ میرا
چاک دل چاک جگر چاک گریبان نکلے

غرضکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کے ہمراہ بیت الحرام سے باہر تشریف لائے براق کو دیکہتے ہی چشم مبارک مین آنسو بہر لائے خطاب آیا اے جبرئیل مرے محبوب سے

دریافت کرکہ یہ وقت عیش وکامرانی کا ہے۔ ایسے وقت مین باعث رنج و ملال کیا ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ اے جل جلالہ وجل شانہ ۵ بند

تجہپہ روشن ہے الٰہی کہ مجھے فکر ہے کیا — رنج ہے کس کا نہ غم کسکا الم ہے کس کا
عمر بہر خاک بسر سوچ مین امت کے رہا — مین نے سجدہ نہین سلام کیا ہے کی ہے دعا

دل و جان سے مجھے منظور ہے راحت انکی
اپنے بچون سے فزون تر ہے محبت انکی

کانپتے جامین گے محشر مین رسولان تہرتہر — کون وان امت بیکس کی مری لیگا خبر
ہون مین اس فکر مین دنرات نہایت مضطر — بخشدے انکو الٰہی کہ ہین یہ خاک بسر

یاور ہجائیگی یارب یہ عنایات تیری
ورنہ کیا کام یہ آئیگی ملاقات تیری

پس اوسوقت حضور کبریاے جلیل سے حضرت جناب احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا کہ اے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بند

منتظر ہون شہ ذیجاہ یہان آؤ تو — جلد جبریئل کے ہمرہ یہان آؤ تو
دیر ہوتی ہے مرے ماہ یہان آؤ تو — اے مرے رونق درگاہ یہان آؤ تو

کہولدونگا مین در بخشش و رحمت اون پر
بخشدونگا سبہی فردوس کا نعمت اون پر

آے راز کا اپنے تمہین محرم کر دون
خلوتِ خاص مین سب علم و عمل دم کر دون
فکر اعمال سے امت کے مین بیغم کر دون
اپنا مختار تمہین شافعِ عالم کر دون

رازِ مخفی کا ہم اپنے تمہین ہمراز کرین
ہم سے تم ناز کرو ہم تمہین ممتاز کرین

آج یا تک ترا محبوب جو آتا ہوگا
ہے یقین سب کے گناہون کا ٹھکانا ہوگا
اور تیرے ساتھہ اگر سارا زمانہ ہوگا
تیرا کرنا عفو کرنے کا بہانہ ہوگا

اون کے اعمال نہ محشر مین شہا پوچھون گا
رو نمائی مین تمہاری اونہین جنت دون گا

پس خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو کر براق پہ سوار ہونے لگے براق نے شوخی شروع کی جبرئیل نے کہا اے براق یہ کیا بجز ہستی ہے کیا تو نہین جانتا کہ تیرا راکب کون ہے براق نے کہا

پند

اے جبرئیل ہے یہ مری سرکشی بجا
پیدا ہے سواری احمد مجھے کیا
راکب نہین ہے کوئی مرا غیر مصطفےٰ
جبرئیل نے کہا کہ وہی ہے یہ پیشوا

پہونچے تو ہاتھہ باگ پہ اس نامدار کا
معلوم ہوگا خود تجھے اس شہسوار کا

مسند نشین عرش معلیٰ یہی تو ہین
مہتاب منزل شب اسریٰ یہی تو ہین
مفتاح قفل گنج فاوحیٰ یہی تو ہین
خورشید مشرق فتدلیٰ یہی تو ہین

	مجروح خاطرون کے لئے یہ طبیب ہین مقبول اسقدر ہین کہ خدا کے حبیب ہین	

یعنی مطلعٔ انوار سبحان الذی اسریٰ مخزن اسرار فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ عالم علم دنیٰ فتدلیٰ والیٔ حرم قاب قوسین او ادنیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عقل ہے تو پہچان اور آنکھہ ہے تو دیکھہ کہ

غزل

عاشق ہوا جسکا خدا وہ دلربا یہ ہی تو ہین — طالب ہے جسکا کبریا وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین

والنجم ہے جنکی ثنا والشمس ہے جنکی ضیا — تعریف جنکی والضحیٰ وہ مصطفیٰ یہ ہی تو ہین

درج رسالت کے گہر برج نبوت کے قمر — خالق کے منظور نظر نور خدا یہی تو ہین

سمجھے جسے پیارے تہے ہم اور جان جی وارتے ہم — جس چاند کے تارے تہے ہم وہ مہ لقا یہی تو ہین

جس مہ کے ہم ستائے ہین جس رخ کے ہم دیوانے ہین — جس شمع کے پروانے ہین وہ پر ضیا یہ ہی تو ہین

عالی نسب والا حسب جنکا سنا تو نے لقب — یعنی محمد مصطفیٰ وہ مجتبیٰ یہ ہی تو ہین

پیغمبرون کے مقتدا دنیا و دین کے پیشوا — حضرت محمد مصطفیٰ وہ مجتبیٰ یہ ہی تو ہین

جنکی ثنا قرآن ہے لولاک جنکی شان ہے — یہ میرا دل و جان ہے جنپر فدا یہ ہی تو ہین

سنتا تہا جسکا نام تو دیتا تہا جنپر جان تو — ہان دیکھہ اور پہچان تو وہ مہ لقا یہ ہی تو ہین

نبیون کا جو سردار ہے مخلوق کا مختار ہے
اللہ کا جنپر پیار ہے وہ دلربا یہ ہی تو ہین

یہ کلام سنکر براق نے کہا کہ اے مہبط وحی الٰہی مین حاجت مند ہون اور جناب مین کچھہ عرض کرنا چاہتا ہون فرمایا بیان کر عرض کیا یا رسول اللہ

بیت

محشر کو جب قدم سے گہر بوش کیجیے — اپنے غلام کو نہ فراموش کیجیے

آپ نے التجا اوسکی قبول فرمائی بعد اوسکے کہ پہنچ

پہر تو گہوڑے پہ وو عالم کا وہ سرتاج چڑہا
چار جانب سے اوٹہا شور کہ اے صلی علی

کوئی نعلین مبارک کو تہاسر پہ دہرتا
کوئی قدموں کی بلائیں لیکے یہ اوسدم بولا

آج خالق کا تجہے پیار مبارک ہووے
تجہکو اللہ کا دیدار مبارک ہووے

غزل

معراج کی شب بن ٹہن کے چلا وہ احمد پیارا خوب بنا
جبرئیل پکارے صل علی رحمن کا دولارا خوب بنا
چڑہے جبکہ براق پہ شاہ عرب کرتے تہے نظارہ چرخ پہ سب
آدمؑ نے کہا حوا دیکہو فرزند تمہارا خوب بنا
چلو دیکہیں سکہی جلوا اسے بنی آپسین ہین کہتی حورین سبہی
جاتا ہے جو اسری کا بنا آنکہوں کا نظارہ خوب بنا
تن چہین لیو من موہ لیوا سے کالی کملیا والے پیا
کہتے تہے ملک اے صل علی اللہ کا پیارا خوب بنا

قوسین سے جب وہ آگے بڑہا اور قفل دراونی کا کہلا
پردہ کو اٹہا کر حق نے کہا محبوب ہمارا خوب بنا

نقل ہے کہ اوس رات کو ستر ہزار فرشتے جانب راست اور اسی ہزار فرشتے جانب چپ ہر ایک فرشتہ ایک ایک شمع نوری ہاتہہ مین لئے ہوئے قدم قدم پر روشنی دکہاتا تہا اور صلی علی کا شور بلند تہا اور حوروں کی زبان پر یہ کلام فرحت انجام تہا۔ ترجیع بند

ہہو آج پونون کا چندرمان سکھی رین کیسی اُجاری ہے

چھوین دیس مین برہے ہین دیا بہی سگری جگ مین دواری ہے

لگے باجنے دہوم سے باجنے یہ برات کا ہو کی بہاری ہے

چلو ری بنے نگر چلین بنی جی آج طیاری ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلو علیہ و آلہ

سکھی جات ہین اندر لوک سکو نبی پیارے جو اسوار ہو

اری آؤ ری درشن پاینگے بڑی بہاگ ہین چرن چہو

ملکوت بوے ہین طرقو کہ ترنگ جلدی بڑہا ہیو

جبرئیل تہامے چرن چلے مہاراج شامی کی جے کہو

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلو علیہ و آلہ

سکھی آج رات ری ہو مین گئے جو نبی عرش پہ براجمان

اونہین لینے قدسیان آئے ہین وہ بنے ہین ہو کا کے مہمان

وہ تلوک ناتھ جگت کے ہین نہین جانت ہون جاوت کہان

کوئی کہبر پانہ کہے ہے پرنت مورے ہردے مین مان

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ　　صلو علیہ و آلہ

بنے جب سوار ترنگ پر تو فرشتے بول اُوٹھے جے ہری

کہا کس نے سیس نوائے کے مورے بہاگ جاگ گہری گہری

مہاراج بات بتا ہو تم یہ داسیون پہ دیا دہری

دُو مین چرن لگائے کے بلہار یہ بنی گری

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ   صلو علیہ و آلہ

سکھی اندرلوک کا ہے ترنگ سو براق نام دہرایو ہے
گلی بیچ مُتین مال ہے وہ انیک ابرن لیئو ہے

نبی جی کے سیس مکٹ دہرواونہین سُبھ گھڑی سے چڑھایو ہے
چُون اور سے ملکوت نے یہ بھجن سبہاکو سُنایو ہے

بلغ العلےٰ بکمالہ   کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ   صلو علیہ و آلہ

ہیئے اندرلوک براجمان ملے جا کے جوتی مرو ہے
سکھی دونوں مل کے احد بنے کوئی یہ بھجن کو کہا کرے

دہرو نام احمدؐ ہے احد وہ الگ کے روپ الگ بہیئے
رلی جا کے جوت وہ جوت مین ملکوت بھی تو نہ جا سکے

بلغ العلےٰ بکمالہ   کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ   صلو علیہ و آلہ

سکھی ان کا برن کا کہوں کوئو مکھ مین اس نہ دیا ہے ہے
کہی بات سنہ سے برت نہین جیا ہتر ترات ڈرائے ہے

وہ تو ہین محمدؐ مصطفےٰ اونہین سگری لیلا سہائے ہے
یہ رفیق چرنی سکاری ہے اونہین کا ہی منگلی گائے ہے

الحاصل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم راہ کے عجائب و غرائب ملاحظہ فرماتے ہوئے پہلے بیت المقدس مین پہونچے وہان کل انبیا آپ کے استقبال کے واسطے موجود تھے جبرئیل علیہ السلام نے براق کو حلقہ در سے باندہا اور اذان کہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امام کیا - بند

آگے ہوئے امام رسولؐ فلک مقام   پیچھے صفین نماز کو آراستہ تمام
تسبیح سرتیو نکے وہ دُرِ یتیم امام   طاعت مین وہ خضوع کہ آگے خدا کا نام

شبہ ذرا کسی کو سواے یقین نہ تہا
کلمہ کے سب حرف تہے کہ نقطہ نہ تہا

سب مقتدی سب سے تہے حبیبِ خدا امام — سجدہ وہ جس مین فرشِ فیوضِ خدا تمام
تکبیر کہہ کے لیکے زبان سے خدا کا نام — ساقی سے ملگئے وہ پیا مسرت کا جام

پیشِ مکان دل چمنِ دل کشاے حمد
الحمد پڑہ کے آپ نے پائی نواے حمد

اوسمٹے جو ہاتہ پردۂ وحدت اوٹہا دیا — لب ہل گئے تو نقشِ دوئی کا مٹا دیا
قوسین کا رکوع مین عالم دکہا دیا — تہے لامکان پہ مسجد مین جب سر جہکا دیا

تحفہ ملا قبول کا ربِ انام سے
ٹہرے شفیعِ روزِ قیامت قیام سے

سجدے سے سارے حق عبادت ادا ہوے — خاصہ خدا تہے اور بہی خاصہ خدا ہوے
دوہرے حصول خلوتِ لطف وعطا ہوے — اسطرح وصف مین لبِ محراب وا ہوے

رانے رکوع رحمتِ حق کی سبیل سے
دالِ قعود دولتِ دین کی دلیل سے

بعد نماز کے سب پیغمبرون نے زبانِ ستایش کہولی دولتِ بیاش رہولی بعد شکر گذاری باری تعالی آپکی ثناکی اور حالتِ ذوق وشوق مین اسطرح کہا کہ مسدس

دیکھو حبیب کبریا پیغمبر پیغمبران
با صد ادائے دلبری جاتا ہے سوئے لامکان

تسکین دلہائے حزین تاب و توان خستگان
یہ بات عیسیٰ مین کہان یہ حسن یوسف مین کہان

سلطانِ خوبان سیر و دہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

آئے ہین اونکو دیکھنے سب عاشقانِ نیم جان
دل کو سنبھالے ہے کوئی اور کوئی کرتا ہے فغان

کوئی طپان ہے خاک پر آنسو کسی کے ہین روان
اوس جلوہ گاہِ ناز مین ہے مجمع حسرت کشان

سلطان خوبان سیر و دہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

اوس مہر رفعت کیلئے جگر مین ہین ہفت آسمان
اوس نیک سیرت کیلئے مشتاق ہین سب عرشیان

اوس ماہ طلعت کیلئے مضطر ہے جان قدسیان
اوس پاک صورت کیلئے بیتاب ہے سارا جہان

سلطانِ خوبان سیر و دہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

نکلا ہے بنکر شام کو گھر سے مرا بانکا جوان
بکھرے ہین گورے گال پر وہ گیسوئے عنبر فشان

رکھے ہے فرق پاک پر تاج شکوہ عز و شان
عشاق دل تھامے ہوئے ہین کہ ذکر ہے ہین بیان

سلطان خوبان سیر و دہر سو ہجوم عاشقان
چابک سواران یکطرف مسکین گدایان یکطرف

الحاصل جب آپ آسمانِ اوّل پر پہونچے وہان حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اُنہون نے اپنی مہر دل افروز کی جمکتی ہوئی پیشانی کا بڑے پیار سے بوسہ لیا اور دیدار برکت آثار سے خوش ہو کر زبان شوق سے یون فرمانے لگے کہ غزل

درجۂ قرب دنیٰ دفتدلیٰ تیرا — قاب قوسین سے ہو اک رتبۂ اعلیٰ تیرا
کرسی و لوح تری عرش معلیٰ تیرا — عرش کیا چیز ہے خود ایزد اعلیٰ تیرا
سوئے یثرب دلیل شرف اشرف کل — ہلْ اتیٰ تاجِ سر اقدس والا تیرا
جانِ لولاک ہے تو شان تری خلق عظیم — لقبِ خاص بشیرٌ و نذیر تیرا
مرضِ عشقِ نبیؐ مجکو خوشا ہیرے نصیب — دل مین ہے عشق ترا سر مین ہی سودا تیرا
لی مع اللہ کے مضمون کو کوئی کیا جانے — تاب عقل بشر و حل معما تیرا

حافظ خستہ کو اے ختم رسل مظہر کل
اب تو للہ دکہا گنبد خضرا تیرا

بعد اوسکے آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھہ لوگ ہین اوسیوقت کہیت بوتے ہین اوسیوقت طیار ہوتے ہین کچھہ مشقت نہین اُٹھاتے ہین بے محنت ایک دانہ کے عوض سات سو پاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ لوگ دنیا مین خیرات کرتے تھے پرورش مساکین و خیرات کرتے تھے یہ اوس کا صلا ملا ہے پھر کچھہ لوگ نظر آئے کہ فرشتے اون کے سرون کو کچلتے ہین وہ تڑپ تڑپ کر سہلتے ہین مارے جاتے ہین اہر گز امان نہین پاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ لوگ نمازون مین سست تھے دنیا کے کامون مین چست تھے پھر دیکہا کہ کچھہ لوگ ننگے بہوکے پیاسے حکم خدا سے فرشتے چوپایون کی طرح ہانکتے دوزخ لئے جاتے ہین جبرئیل نے کہا یہ لوگ بخیل ہین اس لئے اسقدر ذلیل ہین پھر دیکہا کچھہ عورتین ہین کہ آگے اچھا کہانا رکہا ہے مگر پیچھے سے سڑا کہانا مردار گوشت اوٹھا کر کہاتی ہین جبرئیل نے کہا یہ عورتین حرام کرتی تھین اپنے مردون کو چھوڑکر زنا مین مبتلا

نہین دیکھا کچھ لوگ ہین اُنکی گردنون پر اسقدر بوجھ لدا ہے کہ اونہنا دشوار ہوا ہے کہا یہ امانت مین خیانت
کرتے تھے پھر کچھ لوگ دیکھے کہ اون کی زبان فرشتے مقراض سے کاٹتے ہین کہا یہ لوگ
امیرون کی خوشامد سے جھوٹ کو سچ کرتے تھے پھر دیکھا کہ کچھ لوگ ہین کہ فرشتے اون کا
گوشت اونہین کو کھلاتے ہین اور اون کا خون اونہین کو پلاتے ہین کہا یہ غیبت کرنے والے ہین
پھر کچھ لوگ دیکھے کہ آنکھین نیلی منہ کالے اوپر کا ہونٹہ سر پر ڈالے گرزون کی مار کہاتے گدھون کی
طرح چلاتے کہا یہ لوگ شراب خوار ہین اسقدر ذلیل و خوار ہین پھر دیکھا کچھ لوگ ہین پشت مین ورم
رنگ زرد ہوا ہے تمام بدن مین درد جُدا ہے زنجیرون مین گرفتار گردن مین طوق گرانبار کہا یہ لوگ
سُود خوار ہین اس عذاب مین گرفتار ہین پھر کچھ عورتین دیکھین کہ روسیہ نیلی آنکھین بدن مین آگ کے
کپڑے ہاتھ پاؤن آگ کی زنجیرون مین جکڑے گرزون کی مار کہاتی ہین کتیون کی طرح چلاتی ہین کہا یہ شوہرون
کو اذیت پہونچاتی تہین پھر کچھ لوگ دیکھے کہ آگ کے کپڑے ہاتھ پاؤن آگ کی زنجیرون مین جکڑے
گرزون کی مار کہاتے ہین کتیون کی طرح چلاتی ہین کہا یہ شوہرون کو اذیت پہونچاتی تہین پھر کچھ لوگ
دیکھے کہ آگ کے جنگل مین قید گرزون کی صید آگ مین جل رہے ہین فرشتے گرزون سے سرسر کچل
رہے ہین کہا یہ لوگ والدین کے نافرمان ہین اسلئے اسقدر پریشان ہین غرضکہ یہ عجائب وغرائب
لاحظہ فرماتے ہوئے سدرہ المنتہیٰ تک پہونچے تو وہان پر حضرت جبرئیل نے یون عرض کیا کہ مسند

درگاہ کبریا مین فقط آپ ہی جائے
باتین خدا کی سُنئے اور اپنی سنائے

اُمت کو اپنی یا شہ دین بخشوائے
پہونچون مین اوس مقام مین کیونکر بتائے

جانا یہان سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائین پر فرشتون کے یہ وہ مقام ہے

ہیبت سے کانپنے لگے بازو مرے تمام
اللہ سے اور تم سے وہان ہوئینگے کلام

رخصت مین اس سبب سے ہوا سیّد انام
ایسی جگہہ پہ کب ہے بہلا دوسرے کا کام

جانا یہان سے آگے تمہارا ہی کام ہے
جل جائین پر فرشتون کے یہ وہ مقام ہے

الغرض حضرت وہان سے تنہا چلے یہانتک کہ براق بہی رفتار سے رہگیا پہر رفرف آیا وہ بہی عرش تک پہونچا کر غائب ہوگیا پہر وہان سے ابر نور الٰہی آغوش رحمت مین لیکر اوٹہا لیا اور قاب قوسین تک پہونچا دیا۔

قاب قوسین کی مسند پہ قدم جب آیا
ہوا ارشاد کہ کیا مرضی ہے احمدؐ پیارے
آج ہم دیکھین جتنین تم ہو دیکھو پیارے
ای محمدؐ کوئی کیا قدر تری پہچانے
صاف کہہ صاف ارادہ ترے دل کا کیا ہی
مطلب اک پاس ترے لایا ہون ای شاہ کرم
میرے مالک ہے یہ سب بندہ نوازی تیری
اپنی اُمت ہی کے بخشانیکو آیا ہون مین
بخشدے اب مرے اللہ تو اُمت میری
مژدہ یہ سبہی طرف نے تو سنا اُمت کو
تو جو بخشا تا ہی تو بخشنے والے ہم ہین
جا بخشے کر دیا مختار خدائی پیارے

تذکرہ بخشش اُمت کا وہان تب آیا
پردہ شرم کو آنکھون سے اُٹھا دو پیارے
ہو جو درپے مین ترے سب وہ کہین جانے
ای محمدؐ یہ بتا تیری تمنا کیا ہے
سنکے ارشاد خدا بولے محمدؐ اوسدم
تو جو کرتا ہے یہ توقیر خدایا میری
مطلب اک پاس تیرے اب بہی لایا ہون مین
مجہپہ کیا کیا مرے مالک ہے عنایت تیری
ہوا ارشاد کہ جا بخشدیا اُمت کو
تیری اُمت کے سوا بس اب جانے والے ہم ہین
ہم کو سب بات تری آج خوش آئی پیارے
جسے چاہو اُسے بخشا لو اسدم پیارے

کیا کوئی اب ترے مرتبہ مین بہلا دم مارے

پہر خطاب آیا کہ اے حبیب مجہسے نزدیک ہو آپ نے آگے قدم رکہا اور حجاب کبریا ٹوٹ گیا الہام ہوا کہ یا حبیب ادن منی کہتے اے حبیب میرے قریب آؤ یہ سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک خطاب پر ایک ایک قدم آگے بڑہتے تہے ہزار بار یہی خطاب ہوا یہانتک کہ مرتبہ دنی پہونچکر رتبۂ فتدلیٰ پر ترقی یاب ہوئے پہر وہان سے بہی گذر کر انیس خلوت خانہ مقام قاب قوسین او ادنیٰ ہو کر محرم اسرار ناوحی الیٰ عبدہ ما اوحیٰ کے ہوئے نہ وہان پردہ تہا نہ حجاب نہ زمان نہ مکان نہ فرشتہ نہ انسان پروردگار کو آنکہہ سے

دیکرا اور کلام اوس کا بواسطہ سنا ۵ بند

اے عقل جا کہ کام ترا کچھ یہان نہین
اے فہم ہو وداع کہ یہ تیرا مکان نہین

ہے لامکان یہ جا کہ قیاس و گمان نہین
اندیشہ تو سمجھ کہ کہان ہے کہان نہین

دروازے بند وسوسہ والتباس کے
جھکے یہان تو چھٹے ہین پانچون حواس کے

دیکہا خدا کی آنکہ سے حسن لقاے حق
تہا گوش حق وہ جبین کہ آئی صداے حق

حق اون کا محو ناز یہ محو اداے حق
حق حق یہ ہے کہ کوئی نہ تہا وان سواے حق

نکہت گلاب میں ہے جدا کب گلاب سے
شبنم کہان جدا ہے کے ملے آفتاب سے

ہنگامہ گرم دیر تلک متصل رہا
سنتا تہا وہ سنا وہ جو کہنا تہا وہ کہا

دریاے فیض وجود و عطا و کرم بہا
عجز اسطرف سے لطف اودہر سے ہزار ہا

بالکل خدا نے محرم اسرار کر دیا
دونون جہان کا آپ کو مختار کر دیا

الغرض بعد اوس کے خلعت رخصت مرحمت ہوا اور حکم ہوا ۵ مخمس

مبارک ہو اے عرش کے جانیوالے
ذرا منہ تو دکھلا دے دکھلانے والے

تمہین تو ہو قرب خدا پانے والے
مین صدقے ترے زلف لٹکا نیوالے

دلِ عاشقِ زار او لبھانے والے

سے نظرون نے تیری مجھے آج مارا
عرش کرنا روشن قدم سے دوبارا

ہوا میرا دل تیری فرقت سے پارا
پھر آنا ادہر بھی یہ گھر ہے تمہارا

میرے دل طپیدہ کے تڑپانے والے

نبیون مین تیری امامت بھی ہو گی
یہ سُنکر کہا تیری رحمت بھی ہو گی

فرشتون کی حاضر جماعت بھی ہو گی
مین تنہا نہ آؤن گا اُمت بھی ہو گی

ذرا مجھسے سُن لے او بلوانے والے

نہ اُمت کا دل مین کر دا پنے تم ڈر
وہ بندے ہین میرے تو اون کا پیمبرؐ

مین جنت مین دونگا اونہین ایک اک گھر
ہوا پھر یہ ارشاد اسے میرے دلبر

قیامت کو لانا ارے لانیوالے

تمنا ہے رضوانکی آئین کے کس دم
ادہر آئین تا اون کے چومین قدم ہم

یہ حور و ملایک مین چرچا ہے باہم
مزا جا کے دیکھو تو جنت کو اسدم

مکان اپنی امت کے بنوانے والے

ذرا نحن و اقرب تو دیکھو نشان مین

سراسر جزودی ہے ہم نے قران مین

نہین تھا پیدا کیا دو جہان مین — بلایا سو ہم نے تمہین لامکان مین

رہِ حق کے امت کے سمجھانے والے

تمہین تو ہو دونون جہان کے شہنشاہ — کھچا تیرا سیرے تصور مین نقشا

نہ لانا کسیطرح کا دل مین خدشا — کیا تم کو رخصت اور اُمت کو بخشا

مدینے کے تشریف لیجانے والے

تری یاد سے باعث عمر جاوید — کھلے ہین ترے دل پہ وحدت کے سب بھید

ترے عشق مین ہو گیا صدرت بید — تجھی سے ہی عقدہ کشائی کی اُمید

کہ ہو سبکی اولجھی کے سلجھانے والے

ابوبکرؓ عمرؓ دونون تھامے ہوے دل — اور عثمانؓ و حیدرؓ یہ کہتے تھے شامل

قران سے یہ آواز آتی تھی مائل — ہزارون تڑپتے ہین لاکھون ہین بسمل

تمہین پر تمہاری قسم کھانے والے

غرضکہ آنحضرت وہان سے رخصت ہو کر خلوت خانہ نبوت کاشانہ مین تشریف لائے بستر استراحت اوسیطرح گرم پایا صبح کو سب حال یارون سے بیان فرمایا بخشش اُمت کا مژدہ سنایا سب کے دلون کو خوشی سے شل گل کھلایا بیساختہ سب کے زبان پر آیا۔

مخمس

سنو کیون وظیفہ ہمارا محمدؐ
کہ ہے اپنے پیارے کا پیارا محمدؐ
ہماری ہے آنکھون کا تارا محمدؐ
ہمین جان و دل سے ہے پیارا محمدؐ

محمدؐ کے ہم ہین ہمارا محمدؐ

سپے رہنمائی یہ اعجاز ٹھیکو
ہر امت نے پایا پیغمبر مجھو
نبیؐ کوئی ایسا ملا ہے کسی کو
زہے فخر امت یہ رشتہ تو دیکھو

حبیب خدا اور ہمارا محمدؐ

لحد مین جب ہر دیدہ کا شوق اوٹھے
نظر آئین روے منور کے جلوے
زبان میری ہنگام پرسش نہ اٹکے
سوال نکیرین مین میرے منہ سے

خدا چاہے نکلے دوبارا محمدؐ

جب اسم مبارک وہ ہم سے سنین گے
فرشتے درود آگے پڑھتے چلین گے
تمام انبیا سنہ ہمارا کہین گے
بروز جزا ہم یہ کہتے پھرین گے

کہان ہے کہان ہے ہمارا محمدؐ

مین پہونچونگا نزدیک عرش برین جب
پکارونگا اسطرح ہوکر مودب
یہان ہین محمدؐ شہنشاہ یثرب
فرشتون سے اوسوقت فرمائیگا رب

بلالو یہ کس نے پکارا محمدؐ

مجھے لینے آئے گا ہر ایک عرشی
عنایت سے پھر دیکھکر شکل میری

میں جاؤں گا پڑھتا ہوا نعت عالی
جو پوچھیگا خالق تو اُمت ہے کس کی

پکڑ لوں گا دامن تمہارا محمدؐ

کہ آفتوں سے بچا لو
نہ [illegible] گرد جلد آؤ

میری سانس سینے میں اٹکی ہے دیکھو
خبر لو بہت جلد میری کہ مجھ کو

تمہاری جدائی نے مارا محمدؐ

یہ دل صدمۂ ہجر کبتک سہے گا
ہر اک موئے تن میرا کب تک گہیئے گا

جگر خون ہو ہو کے کب تک بہے گا
جو آنکھوں میں آئے تو کب تک رہے گا

یہ پردہ ہمارا تمہارا محمدؐ

کیا تیغ فرقت نے گھایل سنبھالو
نہ ٹالو اسے اب نہ ٹالو نہ ٹالو

خبر رشک کی جلد بہر خدا لو
مدینے میں بسمل کو اپنے بلا لو

نہ کب تک بہرے مارا مارا محمدؐ

تمت تمام شد کار سن نظام شد

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید نظام الدین صاحب نظام گلشن آبادی مصاحب
اعلیٰ نواب بہادر مرحوم والی جاورہ مصنفہ نسخۂ اعقل و شعور ہے کہ

نہ محو ہوں میں جو عشق نبیؐ میں تو کیا ہوا — خود ہے خدا بھی عاشق زار محمدیؐ
حسرت ہے رات دن مری پشت غبار کو — ہو فرش راہ شہر و دیار محمدیؐ
میں کعبہ شریف سمجھکر کروں طواف — آنکھوں سے دیکھلوں جو مزار محمدیؐ
چھیڑا ہے آج حضرت بسمل نے خیر سے — در پردہ ساز نغمہ تار محمدیؐ
حیران ہوں میں صفائے غزلہائے نعت سے — ہے صفحہ صفحہ آئینہ دار محمدیؐ
ہر شعر پر ہے وجد دل اہل حال کو — پیش نظر ہے نقش و نگار

مطبوع طبع ہے سن ہجری جو ہر طبع
لکھدو نظام - باغ و بہار محمدیؐ
۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ از جناب سید رشید حسن صاحب رشید رامپوری مقیم جاورہ پسر مولف

حضرت والا کی تالیفات سے — دفتر نعت نبی ہے دلپذیر
مصرع تاریخ ہجری ہے رشید — چھپ گیا واہ اب کلام بے نظیر
۱۳۱۹ھ

قطعہ تاریخ از جناب مولوی سید حمید حسن صاحب بسمل رامپوری حال مقیم جاورہ ملک مالوہ محلہ مغل پورہ تلمیذ حضرت آسنخ دہلوی مدظلہ العالی

کہہ کے اشعار نعت ہر شب و روز — دل سے شام و پگاہ لکھہ بسمل
ہیں وہ سلطان انبیا لاریب — اون کو شاہوں کا شاہ کہہ بسمل
عرش پر کفش پائے احمدؐ کو — غیرت مہر و ماہ کہہ بسمل
منتخب ہوں جو نعت کے اشعار — اون کو بے اشتباہ لکھہ بسمل

سن ہجری کی جانفزا تاریخ
خوب دفتر ہے واہ۔ لکھہ بسمل
۱۳۱۹ھ

فہرست کتب موجودہ الٰہی پریس آگرہ

د خواجہ بزرگ معروف
ن جنت در حالات
معین الدین چشتی رحمۃ
علیہ قیمت ۳ر
رق میلاد شریف
راج معروف بہ میلاد
الانام ۳ر
ستہ غفار ۳ر
د شریف جدید ۰۲ر
د شریف شہید ۰۲ر
رر جلی قلم ۴ر
د شریف بہاریہ ۱۰ر
ین میلاد پنجتن ۰۲ر
د عزیزی یہ میلاد بڑی
ند کتابوں سے منتخب
کے چھاپا گیا ہے ۴ر
ر ایمان ۴ر
ت الرحیم ۶ر
د سعید ۳ر
شہادتین ۸ر

جام کوثر معروف بہ آئینہ سفر ۱ر
بہار خلد از تصنیف مولوی صاحب ۴ر
فضائل غوثیہ ۱ر
اعجاز غوثیہ ۲ر
مناقب غوثیہ ۵ر
کرامات غوثیہ ۱۰ر
کرامات غوثیہ تتمہ دوم و دوم
و چہارم فی حصہ ۱۰ر
گلدستہ کرامات ۶ر
مجموعہ معجزات ۵ر
میلاد محمدی ۵ر
میلاد محمدی معروف بہ
حصول سعدی حصہ اول ۴ر
حصہ دوم ۰۲ر
گلدستہ جنت ۲ر
روضۂ جنت نوید جنت ۱ر
جذبۂ عشق مع خمسہ قصہ
حضرت بلال رحمت اللہ علیہ
معجزہ شق القمر ۰ر
دفتر نعت حصہ اول ۴ر

معجزہ آل نبی ۰ر
معجزہ ہرنی و شترنی ۰ر
مجموعہ معجزات ۵ر
نجم الضیا ۴ر
بہار ولادت مع کار کابل ۱ر
مجموعہ وفات نامہ ۳ر
میلاد سرور انبیا معروف بہ
تبصرۃ الاصفیا ۵ر
انتخاب عرشی ۲ر
قندیل عرش ۱ر
گلدستہ معراج ۱ر
باغ رسول ۱۰ر
بہار جنت ۱۲ر
ناصر العاشقین ۱ر
میلاد کحل البصر خیر البشر ۳ر
حدیث قدسی کامل ۹ر
معراج نبوی خورد ۱ر
مسدس کریما ۸ر
مولود گلشن جنت عرف
میلاد محمدی ۴ر

فیضان عشق ۳ر
آثار محشر ۳ر
زاد عقبیٰ ۱۰ر
روایت بسم اللہ ۰ر
معجزہ انگشتری ۲ر
ظہور قدرت ۱ر
بوستان رسول ۱۱ر
نوید بلاغت ۲ر
حرزۂ میلاد ۱ر
صبح ازل شام ابد ۰۲ر
رحلت بتول ۰ر
راحت القلوب ۰۳ر
شوکت میلاد ۱ر
فضائل میلاد ۱ر
سند شفاعت ۱ر
قصۂ حضرت بلال ۰ر
قصۂ حلیمہ دائی ۰ر
نور نامہ کلاں ۰ر
انوار محمدی ۵ر
گلستان شہادت ۸ر

ماہی گیر ناگری ۴/	اشتہار فروخت کتب ناٹک	قتل نظیر ۸/

کتب ناٹک مفصلہ ذیل جو آجکل تھیٹریکل کمپنیون مین کھیلے جاتے ہین ہمارے کارخانہ مین موجود ہین جن صاحبون کو خریداری منظور ہو بارسال قیمت مقررہ یا بذریعہ ویلیوپی ایبل طلب فرمائین فوراً روانہ ہونگے

نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبداللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف حافظ محمد عبداللہ صاحب	قیمت	نمبر	کتب ناٹک تالیف و تصنیف مرزا نظیر بیگ صاحب	قیمت
۱	ظلم اظلم	۴/	۲۵	زہرہ بہرام ناگری	۶/	۱	ہریسچندر ناٹک نظیر اردو	۴/
۲	سیف سلیمانی	۴/	۲۶	صنوبر شمشاد	۳/	۲	الہ دین چراغ عجیب	۴/
۳	بزم فیروز جشن پرستان	۴/	۲۷	محمود شاہ	۴/	۳	رام لیلہ ناٹک	۶/
۴	بزم فرخ حافظ	۴/	۲۸	نقش سلیمانی	۴/	۴	نل دمن ہر دو حصہ	۸/
۵	علی بابا	۴/	۲۹	پورن بھگت	۳/	۵	بین شہزادی	۴/
۶	فریب فتنہ	۳/	۳۰	شیرین فرہاد	۴/	۶	جدید ناٹک حقیقت راے	۶/
۷	پولیس ڈراما	۵/	۳۱	انجام محبت	۳/	۷	بلبل بیمار	۴/
۸	بینظیر بدر منیر	۴/	۳۲	پسندیدہ جہان	۶/	۸	ماہی گیر	۴/
۹	گل بکاولی	۴/	۳۳	گنجینہ محبت ہر دو حصہ	۱۲/	۹	کرشن اوتار	۳/
۱۰	خدادوست	۴/	۳۴	چندرا حور خورشید نور	۲/	۱۰	نیرنگ عشق	/
۱۱	بزم سلیمان	۳/	۳۵	نیرنگ الفت	۳/	۱۱	تائید خدا	/
۱۲	خون عاشق جانباز	۵/	۳۶	ہیر رانجھا	۳/	۱۲	چندر بدن	۲
۱۳	فتنہ خانم	۴/	۳۷	ہوائی مجلس	۲/	۱۳	فسانہ عجائب	۲
۱۴	اندر سبھا امانت	۳/	۳۸	ضیائے عالم نورجہان	۴/	۱۴	سروش سخن	۲
۱۵	رحم داور	۳/	۳۹	نور الدین جشن افروز	۱/	۱۵	چندراولی	۵
۱۶	زہرہ بہرام	۴/	۴۰	پولیس ناصح	۴/	۱۶	ابوالحسن خوش قسمت	۵
۱۷	ستم ہامان	۴/	۴۱	چنبیلی گلاب	۱/	۱۷	آفتاب اجودھیا	۵
۱۸	حاتم طائی	۴/	۴۲	فریب محبت	۱/	۱۸	نئی طرز گل وزریہ	۶
۱۹	لیلیٰ مجنون	۴/	۴۳	اندھیر نگری	۱/	۱۹	کرشن اوتار ناگری	۶
۲۰	شکنتلا ناگری	۶/	۴۴	چنیان بنیان	۱/	۲۰	ستم عشق و الفت	۴
۲۱	״ اردو	۶/	۴۵	کیسر جعفر	۱/	۲۱	ہیملٹ	۸
۲۲	طلسم ہوش ربا مؤلفہ نصیب خان	۶/	۴۶	ہرشچندر ناٹک ناگری نظیر	۶/	۲۲	رومیو جولیٹ	۸
۲۳	جام جہان نما	۸/	۴۷	چترا نگاولی	۶/	۲۳	بھول بھلیان	۸
۲۴	چندراولی ناگری	۶/	۴۸	رام لیلہ ناٹک ناگری	۶/	۲۴	آئینہ دل فروش	۱۸

المشتہر محمد چھبو خان و محمد حسین خان مالک مطبع الٰہی محلہ کمبوہ ٹولہ آگرہ